تقریظ

مفتی اعظم پاکستان
علامہ ابو البرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ

طہارت اور نفلی و فرض نمازوں کے احکام و مسائل
پر مشتمل ایک نایاب تالیف

# نورِ شریعت

مصنف

حضرت علامہ مولانا ابو المحامد حافظ
نور محمد علیہ الرحمہ

تقریظ
مفتی اعظم پاکستان
علامہ ابو البرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ

تصدیق
محدث اعظم پاکستان
حضرت مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ الرحمہ

والضحیٰ پبلی کیشنز
سستا ہوٹل داتا دربار مارکیٹ لاہور
0300-7259263,0315-4959263

| | |
|---|---|
| کتاب | نورِ شریعت |
| مصنف | مولانا ابو المحامد حافظ نور محمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ |
| تصدیق | محدث اعظم پاکستان ابو الفضل محمد سردار احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ |
| تقریظ | مولانا ابو البرکات سید احمد صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ |
| تصحیح | محمد میثم عباس قادری رضوی |
| لیگل ایڈوائزر | محمد صدیق الحسنات ڈوگر؛ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ |
| تاریخ اِشاعت | 20 جون 2013ء |
| تعداد | 1100 |
| قیمت | 200 روپے |

## ملنے کے پتے

مکتبہ فیضانِ مدینہ؛ مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد 0346-6021452، 0312-6561574

مکتبہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز؛ فیصل آباد، لاہور
**دار الاسلام**؛ اُردو بازار، لاہور
مکتبہ بہارِ شریعت؛ دربار مارکیٹ، لاہور
مکتبہ شمس وقمر، بھاٹی چوک، لاہور
مکتبہ غوثیہ ہول سیل، کراچی
رضا بک شاپ، گجرات
اسلامک بُک کارپوریشن، راول پنڈی
مکتبہ زین العابدین، لاہور
مکتبہ قادریہ؛ لاہور، گجرات، کراچی، گوجراں والا
مکتبہ اہل سنت، فیصل آباد، لاہور، خانیوال
مکتبہ امام احمد رضا، لاہور، راول پنڈی
نظامیہ کتاب گھر، اردو بازار، لاہور
ہجویری بک شاپ؛ گنج بخش روڈ. لاہور
ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی
احمد بک کارپوریشن راولپنڈی
علامہ فضل حق پبلی کیشنز، لاہور

# فہرست

# تصدیق

استاذُ العلماء حضرت مولانا مولوی ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب دامت برکاتہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُهٗ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡم۔

مُحبّ ومحترم مولانا مولوی ابوالمحامد حافظ قاری نور محمد صاحب دامت برکاتہ کی کتاب ''نورِشریعت'' کو میں نے بعض مقامات سے دیکھا۔ مسائلِ نماز میں مطابق مذہب حنفیہ صحیح وصواب پایا۔ دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ عزوجل مصنف جلیل کو اجرِ جزیل عطا فرمائے اور ہر ایک اہلِ سنت کو اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے اور اس کو اپنے مطالعہ میں رکھنے سے تاقیامت نفعِ کثیر پہنچائے اور مقبول ہر خاص وعام فرمائے۔ آمین!

فقیر قادری ابوالفضل محمد سردار احمد لائل پور

# تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا مولوی ابوالبرکات سید احمد صاحب

لازالت اشجارُ علومہٖ مُثمِرَۃً

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ۔

فقیر نے کتاب مسمی بہ ''نورِ شریعت'' مصنفہ اخی الاخص مولانا مولوی ابوالحامد حافظ نور محمد صاحب زید علمہ فاضل حزب الاحناف شیخوپوری مختلف مقامات سے دیکھا۔ مسائل نماز میں مطابق مذہب حنفیہ پر مشتمل پایا۔ عوام کے لیے ضروری مسائل زبانی یاد کرنے کے لیے نہایت مفید ہے۔ مولانا نے عوام کی خاطر نہایت سلیس اور آسان اردو میں کتاب مرتب فرما کر عوام الناس اور خصوصاً دیندار بچوں پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس کو ہر مسلمان اپنے مطالعہ میں رکھے اور گھر میں پڑھ کر سنائے۔ مولیٰ تعالیٰ مولانا کی محنت قبول فرمائے اور کتاب کو مقبول ہر خاص و عام بنائے۔

**فقط**

فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد عفی عنہ

ناظم دارالعلوم حنفیہ مرکزی انجمن حزب الاحناف

دہلی دروازہ محلہ چنگڑاں، لاہور پاکستان

۱۳۷۰ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَرۡسَلَ اِلَیۡنَا رَسُوۡلَہٗ بِالۡقُرۡاٰنِ۔ وَ هَدٰنَا بِہٖ اِلٰی عَقَائِدِ الۡاِیۡمَانِ۔ وَ اَظۡهَرَ هٰذَ الدِّیۡنَ الۡقَوِیۡمَ عَلٰی سَائِرِ الۡاَدۡیَانِ وَ اَفۡرَضَ عَلَیۡنَا خَمۡسَ صَلَوٰتٍ مِّنۡ لَّدُنِ نُزُوۡلِ الۡقُرۡاٰنِ اِلٰی یَوۡمِ الۡمِیۡزَانِ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الۡاَتَمَّانِ فِیۡ کُلِّ حِیۡنٍ وَّ اٰنٍ عَلٰی سَیِّدِ الۡاِنۡسِ وَالۡجَآنِّ الَّذِیۡ جَعَلَہُ اللّٰہُ مُطَّلِعًا عَلَی الۡغُیُوۡبِ فَعَلِمَ مَا یَکُوۡنُ وَمَا کَانَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ جَمِیۡعِ مَنۡ تَبِعَهُمۡ بِاِحۡسَانٍ وَاجۡعَلۡنَا مِنۡهُمۡ یَارَحۡمٰنُ یَامَنَّانُ۔

امابعد! فقیر درگاہِ الٰہی سنی حنفی قادری کڑیالوی شیخوپوری چک نمبر ۱۹ باغانوالہ ابوالحامد حافظ نور محمد غفر اللہ لَہٗ وَلِوَالِدَیۡہِ۔ خادمِ اہل السنت والجماعت عرض کرتا ہے کہ زمانہ کی حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ سلطنت خداداد پاکستان کی مکمل استقامت وترقی اسلام وعمل شرعی کرنے اور مسلمان بھائیوں کی سہولت کے لیے صحیح صحیح مسائل جس کا نام نورِ شریعت رکھا گیا ہے۔ جو زمانۂ موجودہ میں بالکل بے نظیر اور

مسلمانوں کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ باوجود سخت مجبوری توکلاً علی اللہ مقصد کو شروع کیا ہے جو حوالۂ قرآن مجید وحدیث شریف وغیرہ معتبر کتب فقہ ہدیہ ناظرین ہے۔

برادرانِ اہل السنت والجماعت! اس کتاب کو پڑھنے سے مسائل نماز آپ لوگوں کو بالتفصیل معلوم ہوں گے۔ کمترین کی اللہ جل مجدہ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم اور حضور محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے وسیلہ سے اس کتاب کو مقبول فرمائے اور ہم کُل مسلمانوں کو اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمادے۔ آمین!

فقیر کے لیے خیر وعافیت دارین ایمان ومذہب اہل السنت والجماعت پر خاتمہ کی دعا فرمادیں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ۔ اَھْلِ السُّنَّتِ وَالْجَمَاعَۃِ بِالْخَیْرِ وَالْاِیْمَانِ وَ اَمِتْنَا عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ اَھْلِ السُّنَّتِ وَالْجَمَاعَۃِ بِالْخَاتِمَۃِ عَلَی الْاِیْمَانِ وَارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ اَجْمَعِیْنَ۔ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسلم۔

❁❁❁❁

# تمہید نماز کا بیان

## مسلمان بہن بھائیوں کو نماز پڑھنے کا شرعی حکم

فرمانِ رب العالمین:

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾

(پارہ:۲۱، سورۂ روم، آیت:۳۱)

ترجمہ: ''نماز کو قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔''
(مشرکین پانچ وقتہ فرض نمازوں اور اسلام کے بالکل منکر ہیں نہ مومنین ۱۲)

ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (پارہ ۲، سورۂ البقرہ، آیت:۱۵۳)

## ان آیاتِ کریمہ کی تشریح حدیثوں سے

حضور علیہ السلام نے ایک روز نماز کا بیان فرمایا:

فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّ بُرْهَانًا وَّ نَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ مَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّ كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ

قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ اُبَيِّ بِنْ خَلَف رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِی فِی الشُّعْبِ۔

ترجمہ: ”حضور علیہ السلام نے فرمایا: جس نے نماز پر محافظت کی۔ اسے پڑھتا رہا تو نماز اس کے لیے نور اور برہان ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن نجات پائے گا۔ اور جس نے اس کی محافظت نہ کی اسے چھوڑ دیا نہ اس کے لیے نور اور نہ برہان ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ہمراہ ہوگا۔“

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ۔

ترجمہ: ”جس نے (پانچ وقتہ فرض) نماز کو (فرض نہ) جان کر چھوڑ دیا وہ کافر ہوگیا۔“

## مسلمان بہن بھائیوں کو نماز پڑھنے کا درسِ عبرت

اے بے نماز دل سے سیاہی کو دور کر | فرضِ خدا ہے عبادت سے دل کو نور کر
نیت باندھ کر جب کھڑا ہو تو نماز کو | دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھا سجدے کو حضور کر
قیامت کے دن اول پوچھ ہوگی نماز کی | عذابِ جہنم ہوگا بے نماز کو نہ غرور کر
اَسی حقبے جہنم میں داخل ہوں گے بے نماز | ہر حقبہ ہے ستر ہزار برس کو، شعور کر
فرض و واجب اور سنت پر عمل کرتا ہو | اصل ہدیہ مومن نور سے نماز کو منظور کر

## مسلمان پانچ وقتہ فرض نمازوں کے ذریعہ سے اپنے بدنوں کو پاک رکھیں

بے نمازا غافلا دل دی سیاہی دُور کر | مَن کے حکم رحمان دا دل نُوں نُور نُور کر
بدن اپنے نوں پاک رکھ پڑھ پنج وقت نماز | اللہ رسول نوں رکھ راضی سجدہ وچ دربار کر
جو شراب حرام چھڈ بندگی نوں نہ داغ لا | عمل اپنا صاف رکھ نور دا دیدار کر

## مسلمان بہن بھائیوں کو پانچ وقتہ نماز پڑھنے کی ترغیب

بے نمازا بھائی جوڑی رب نال جوڑ    چھوڑ غفلت بیبا مکھ کعبے نوں موڑ

پنج فرض نمازاں    رب دیندا آوازاں
پڑھ نال نیازاں    رب دا حکم نہ چھوڑ
رکھ اللہ نوں راضی    جیہڑا کل دا قاضی
رہو رضا پر راضی    مرضی مولا دی لوڑ
ہو جا نیک بپاری    شیطان کیوں مت ماری
لا لائے اللہ نال یاری    کل بدیاں چھوڑ
عمر غفلت وچ جاوے    قبر نت بلاوے
تینوں شرم نہ آوے    بیٹھوں بیڑی نوں بوڑ
بن کے مسلم بھائی    عمر سگی گنوائی
بدیاں لاج لگائی    کیتا حق دا جوڑ
کیتی دنیا پیاری    چھڈی اللہ دی یاری
ہو گئے پکے شراری    بن گئے ضدی کروڑ
قیامت آنی ضرور    چھڈ فخر غرور
آکھے نور ظہور    دامن شرع دا نہ چھوڑ
بانگا بانگ الاوے    دل مسجد الاوے
ایہو رب نوں بھاوے    تیرے عملاں دی لوڑ
نام مسلم سداویں    مسجد مول نہ آویں

ٹھگ ایتھوں صداویں چھڈ ایہ اجوڑ
مومن رب دا بردا قدم مسجد دھردا
منکر دور دل ڈردا بیٹھا بیڑی نوں بوڑ
مر کر سب ڈر جاناں وِیراں ہتھیں دفناناں
بیٹھ مٹی دباناں خالی قبراں دے روڑ
آکھاں سوہنیاں وِیراں جاناں وانگ فقیراں
لا کر کفن دیاں لیراں واسا قبر دا لوڑ
نورؔ عرضاں کردا حق دسنوں نہ ڈردا
یاد مولا نوں کردا اس نوں مولا دی لوڑ

## مسلم بہن بھائیوں کو سمجھوتہ شرعی

غافل نہ رہنا اے میری بہنوں نماز سے ہوتی ہیں ساری مشکلیں آساں نماز سے
اس سے ناراض ہوں نہ کیوں اللہ اور رسول رکھتا نہیں جو واسطہ انساں نماز سے
بہنوں قضا نہ کرنا ہرگز نماز کو اعضا تمہارے ہوں گے درخشاں نماز سے
محشر میں کام آوے گی تمہارے یہ نماز پاؤ گی تم مرتبہ اعلیٰ نماز سے
وقت، نماز چھوڑ دو سب کام کاج تم ہووے گا تازہ تمہارا ایمان نماز سے
کیوں دل چراتی پھرتی ہو حُکمِ رسول سے ہوتا نہیں ہے بیبیو نقصاں نماز سے
کیا ہی ظہورؔ آ کے دکھایا نماز نے حاصل کیے ہیں ہزاروں فیضاں نماز سے

## مسلمان ماؤں بہنوں کو صحیح تسلی

جنت دلاوے گی اے بیبیو نماز اللہ سے ملاوے گی اے بیبیو نماز

مرنے کے بعد قبر میں تنہا نہ ہوگی تم — ہمدرد بن کے آوے گی اے بیبیو نماز
جب خدا کے فضل سے جنت میں جاؤ گی تم — تاج سر پہنائے گی اے بیبیو نماز
گرمیٔ روزِ محشر کا کیوں فکر کرتی ہو تم — پنکھا تمہیں بلاوے گی اے بیبیو نماز

## ایمان کا بیان

مولا کریم فرماتا ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ٗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾

(پارہ:۳،سورہ بقرہ،آیت:۲۸۵)

ترجمہ: ''ایمان لایا رسول اس پر جو اُتارا گیا اس پر اس کے رب کی طرف سے۔ اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو (یہ کہتے ہوئے کہ) ہم نہیں فرق کرتے اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور ہم نے مانا۔ تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیرے ہی طرف پھرنا ہے۔''

## ایمان کے پانچ اصولوں کو یاد رکھیں

۱- اللہ پر ایمان لانا۔ یہ اس طرح پر تصدیق واعتقاد کرے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک ونظیر نہیں اس کے تمام ناموں اور صفتوں پر ایمان

لائے کہ وہ حق ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

۲- فرشتوں پر ایمان لانا۔ یہ اس طرح پر یقین کرے کہ وہ موجود ہیں معصوم ہیں پاک ہیں اللہ کے اور رسولوں کے درمیان واسطہ ہیں ان تک احکامِ الٰہی پہنچانے کے لیے۔

۳- آسمانی کتابوں پر ایمان لانا۔ جو اللہ تعالیٰ نے کتابیں اپنے رسولوں پر اتاریں وہ حق ہیں۔ قرآن مجید بدل نہیں سکتا محفوظ ہے۔

۴- کُل رسولوں پر ایمان لانا۔ یہ اس طرح پر اپنا عقیدہ ایمانی قائم کرے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ گناہوں سے پاک ہیں معصوم ہیں۔ تمام مخلوق سے افضل ہیں، وحی کے امین ہیں اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں۔ اس نے اپنے بندوں کی طرف ہدایت کے لیے بھیجا۔

۵- روزِ قیامت پر ایمان لانا۔ یقیناً نقشہ قیامت کا قائم ہوگا کہ دن قیامت کے مرنے کے بعد زندہ اٹھنے پر ایمان لانا، یہ اس طرح پر ہے کہ ہر ایک کلمہ گو اہل السنت والجماعت یہ عقیدہ رکھے کہ بحکمِ الٰہی قبروں سے اٹھنے کے بعد ہماری زندگی دائمی ہوگی۔

## تنبیہِ ضروری

ہر ایک ایمان دار اہل السنت والجماعت پر فرض ہے کہ وہ اپنے ایمان و عقائدِ شرعیہ کو اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام و اولیاء عُظام کی توہین وگستاخی و بے ادبی کرنے سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ ان کی بے ادبی وگستاخی اور توہین کرنے سے انسان کے دین و ایمان اور دنیا و آخرت کی دولت تباہ ہوجاتی ہے۔

## اشعار

بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگاہ ڈھوئی
تے منزل مقصود نہ پہنچا باجھ ادب دے کوئی
نبیاں ولیاں دی کرن بےادبی سنگ شیطان دے رَلدے
واجب القتل ایہ بدمذہب وچ بے ادبی مَردے

---

مسلمانوں کہیں شیطان کے پھندے میں نہ آ جانا
بچانا اپنے ایماں کو کہیں دھوکہ نہ کھا جانا

---

یہی مقصد یہی عظمت یہی گلزارِ جنت ہے
چلے آؤ مسلمانو یہی دربارِ محمد ہے

---

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

---

حُبّ مصطفیٰ اے دل جسے حاصل نہیں
لاکھ مومن ہو وہ لیکن ایمان میں کاَمل نہیں

---

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا اور زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحیٰ کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

## ایمان مُفَصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

ترجمہ: ”میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور دن قیامت پر اور اندازہ نیکی اور بدی پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ اُٹھنے پر۔“

## ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَ صِفَاتِہٖ وَ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ۔

ترجمہ: ”میں ایمان لایا اللہ پر جیسے کہ وہ ہے ساتھ اپنے ناموں کے اور اپنی صفتوں کے اور میں نے قبول کیا اس کے تمام حکموں کو اقرار کر کے زبان سے اور تصدیق کر کے دل سے۔“

## پہلا کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ترجمہ: ”نہیں کوئی معبود مگر اللہ سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔“

## دوسرا کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ط

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ بیشک حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

## تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: ''پاک ہے اللہ اور سب خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ بڑے بزرگ کی مدد کے سوا نہ ہم گناہ سے بچ سکتے ہیں۔ نہ ہم نیکی کر سکتے ہیں۔''

## چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

ترجمہ: ''نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہی ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے نہیں مرے گا کبھی بھی۔ مالک ہے بزرگی اور بخشش کا۔ اس کے ہاتھ میں نیکی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔''

## پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ

الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: ''میں اللہ سے تمام گناہوں سے معافی مانگتا ہوں کہ میرا رب ہے۔ تمام گناہوں سے جو میں نے قصداً کیا، بھول کر، چھپ کر یا کھلم کھلا اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جو میں نہیں جانتا، بیشک تُو ہی جاننے والا ہے غیبوں کا۔ اور چھپانے والا ہے عیبوں کا اور بخشنے والا ہے گناہوں کا۔ اور نہ ہم گناہ سے بچ سکتے ہیں اور نہ ہم نیکی کر سکتے ہیں مگر اللہ بڑے بزرگ کی رُو سے۔''

## چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَ اَسْلَمْتُ وَ اَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

ترجمہ: ''یا اللہ بیشک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شریک کروں تیرا کسی کو اور میں جانتا ہوں اس کو اور معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس بات سے کہ میں نہیں جانتا توبہ کرتا ہوں اس سے اور میں

بیزار ہوں کفر سے اور شرک اور جھوٹ اور غیبت اور بدعت اور
چغلی اور گالیوں اور تہمت لگانے سے اور سب گناہوں سے اور میں
اسلام لایا اور میں ایمان لایا اور میں کہتا ہوں نہیں کوئی معبود مگر
اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں اللہ کے۔''

## طہارت کا بیان

نماز کے لیے طہارت کا ہونا لازمی ہے۔ بلا طہارت نماز نہیں ہوتی۔ بلا طہارت جان بوجھ کر نماز پڑھنے کو علما شرعاً کفر لکھتے ہیں کیونکہ اس بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی توہین کی۔ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ''طہارت نصف ایمان ہے۔'' طہارت دو قسم کی ہے۔ (۱) طہارتِ وضو صغریٰ، (۲) طہارتِ غسل کبریٰ۔ جن چیزوں سے وضو فرض ہوتا ہے ان چیزوں کو حدثِ صغریٰ اور جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے ان کو حدثِ اکبر کہتے ہیں۔ ان امور کے متعلقات کا مختصر ذکر کیا جائے گا۔

### تنبیہِ ضروری شرعی

کچھ ایسے مُصطلحات ہیں جن کے سمجھنے کی نمازی کو اشد ضرورت رہتی ہے اس جگہ ذکر کیے جاتے ہیں۔

### مثلاً فرضِ اعتقادی کی تعریف

وہ حکم ہے جو بلا اختلاف دلیل قطعی سے ثابت ہو کہ اس میں قطعاً کوئی شبہ نہ ہو۔ اس کا منکر ائمۂ اہل السنت والجماعت کے نزدیک مطلقاً کافر ہے۔ مثلاً نماز کی فرضیت کہ اس کا منکر بالاتفاق و بالاجماع کافر ہے۔

## فرضِ عملی کی تعریف

وہ حکم ہے جو دلیلِ قطعی سے ثابت نہ ہو۔ مگر اجتہاداً اور شرعاً ثبوت اس کا ضروری ہے جس کے کیے بغیر مجتہد کے نزدیک عبادت قبول نہیں ہوتی۔ مثلاً چوتھائی سر کا مسح اجتہادی فرض ہے۔ نہ کرنے سے وضو نہ ہوگا انکار کرنے سے کفر لازم نہیں آتا۔ مگر فسق وگمراہی ہے۔

## واجبِ اعتقادی کی تعریف

وہ حکم ہے جو دلیل ظنی سے عبادت میں اس کی ضرورت عقیدۃً ثابت ہے۔ منکر پر کفر نہیں مگر گناہ لازم آتا ہے۔ جیسے دُعائے قنوت۔

## واجبِ عملی کی تعریف

وہ حکم ہے جو دلیلِ ظنی سے عبادت میں اس کی ضرورت عملاً ثابت ہو۔ مثلاً دعائے قنوت کو شرعاً واجب سمجھنا واجبِ اعتقادی ہے۔ اور اس کو وتروں کی تیسری رکعت میں پڑھنا واجب عملی ہے۔ نہ پڑھنے سے نماز میں نقصان آتا ہے۔ جو سجدۂ سہو ادا کرنے سے پورا ہو جاتا ہے۔ واجب کا ایک مرتبہ چھوڑنا گناہ صغیرہ اور بہت مرتبہ چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔

## سُنّتِ مؤکّدہ کی تعریف

وہ عبادت ہے کہ جس پر حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام نے ہمیشگی فرمائی ہو۔ کبھی ایک دو مرتبہ چھوڑ بھی دیا ہو۔ اس کے کرنے کی تاکید فرمادی ہو۔ اس کا چھوڑنا گناہ، کرنا ثواب اور چھوڑنے کی عادت سے مستحق عذاب ہو۔ مثلاً نمازِ صبح کی دو سنت، نمازِ ظہر کی چھ

سنت، نمازِ شام کی دو سنت، نمازِ عشاء کی دو سنت۔

## سُنّتِ غیر مُؤکدہ کی تعریف

وہ عبادت ہے کہ جس کا چھوڑنا اچھا نہ ہو حضور محمد رسول اللہ ﷺ نے اس کے کرنے پر ہمیشگی فرمائی ہو یا نہ کرنا اس کا کرنا باعثِ ثواب، نہ کرنا مستحق عذاب نہیں۔ مثلاً نماز عصر کی چار سنت، نمازِ عشاء کی چار سنت۔

## مُستحب کی تعریف

کہ جس کا کرنا شرعاً اچھا ہو۔ سید الکونین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا نے اس کو کیا ہو یا کرنے کی ترغیب فرمادی ہو۔ یا محقق علماء نے اس کو اچھا سمجھا ہو۔ اس کا کرنا باعثِ ثواب۔ نہ کرنے سے مطلقاً کچھ نہیں جیسے سر کا مسح۔

## مباح کی تعریف

جس کرنے سے ثواب نہیں کرنے سے عذاب نہیں مثلاً نماز میں بلا منہ پھیرے دونوں آنکھوں کے گوشوں سے دیکھنا۔

## حرام قطعی کی تعریف۔

جس کا حرام ہونا نصّ قطعی سے ثابت ہو۔ وہ فرض قطعی کا مقابل ہوتا ہے۔ اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنا گناہ کبیرہ اور بچنا فرض و ثواب ہے۔ مثلاً نماز میں بات کرنا۔

## مکرُوہِ تحریمی کی تعریف

جس کی ممانعت دلیل ظنّی سے ثابت ہو وہ واجب کا مقابل ہوتا ہے۔ اس کے کرنے سے عبادت میں نقصان لازم آتا ہے اگرچہ اس کا کرنا حرام سے کم رتبہ ہے۔

بہت مرتبہ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ مثلاً نماز میں کندھوں پر کپڑا لٹکانا۔

## اِساءَت کی تعریف

جس کا کرنا گناہ اور کرنے کی عادت پر مستحق عذاب ہو۔ یہ سنت مؤکدہ کا مقابل ہے جیسے نماز کے آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف نہ پڑھنا۔

## مکرُوہِ تنزیہی کی تعریف

جس کا کرنا شرعاً ممنوع ہو۔ اس کے کرنے سے عذابِ الٰہی ہو جو سنت غیر موکدہ کا مقابل ہے مثلاً ایسے میلے کپڑوں سے نماز پڑھنا جو عام مجمع میں پہن کر نہ جاتا ہو۔

## خلافِ اَولیٰ کی تعریف

وہ عمل ہے جس کا کرنا اچھا نہ تھا۔ اگر کرلیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ جیسے صرف ٹوپی یا صرف عمامہ سے نماز پڑھنا خلافِ اولیٰ ہے۔ ٹوپی اور عمامہ دونوں سے پڑھنا افضل و اولیٰ ہے۔

## اَلْاِقْتِبَاسُ مِنْ هٰذِهِ الْكُتُبِ

مثلاً قرآن مجید، بخاری، مسلم، ترمذی، دُرِ مختار، ردُّالمحتار، آیہ، شرح وقایہ، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ، طحاوی، طحطاوی، مشکوٰۃ، قدوری، کنزالدقائق، بہارِ شریعت، نورالایضاح، مالابدّ منہ، مغانی شرح کیدانی، منیہ، جوہر وغیرہ۔

## وُضُو کا بیان

ارشادِ الٰہی:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا

وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا
بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ

(پارہ:٦،سورۃ المائدۃ،آیت:٦)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جب ارادہ کرو نماز پڑھنے کا (تمہارا وضو نہ ہو) تو دھوؤ اپنے مونہوں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں کا اور دھوؤ اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک۔''

## وضو میں چار فرض ہیں

۱- منہ کو دھونا شروع پیشانی کے بال اُگنے کی انتہا سے ٹھوڑی کے نیچے تک لمبائی میں اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک منہ ہے اس حد کے اندر چمڑے کے ہر حصہ کو خوب مل کر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔

## تنبیہِ اسلامی

داڑھی کے بال اتنے گنجان ہوں کہ بالوں کی جڑوں اور چمڑے تک پانی نہیں پہنچتا تو ایسی داڑھی پر مسح فرض ہے۔

۲- دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا اگر ہاتھوں کا زیور اتنا تنگ ہو کہ نیچے پانی نہیں پہنچتا تو ان کو ہلا کر خوب مَل کر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔

۳- چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ تازہ پانی سے سر کے بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اگر ہوں تو خاص بالوں کی چوتھائی کا ایک مرتبہ مسح فرض ہے۔

۴- پاؤں کا دھونا۔ اگر گہنے اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہیں پہنچتا تو ان کو ہلا کر خوب مَل کر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔

# وضو کی سنتوں کا بیان

## وضو کی گیارہ سنتیں ہیں

۱- نیت دل سے وضو کرنا۔

۲- بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا کہ گویا اپنا سارا بدن پاک کرلیا۔

۳- دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک خوب مل کر تین تین مرتبہ دھونا۔

۴- مسواک کرنا۔ مسواک پیلو یا زیتون یا کڑوی لکڑی وغیرہ کی سیدھی بے گرہ اور چھوٹی انگلی کے برابر ایک بالشت لمبی ہو۔ اتنی موٹی نہ ہو کہ جس کا استعمال دشوار ہو۔

## مسواک کرنے کا طریقہ مسنون

مسواک کو اول تین مرتبہ پانی سے تر کر کے داہنے ہاتھ سے پکڑے۔ نرم انگلی مسواک کے نیچے درمیان کی تین انگلیاں اوپر انگوٹھا نیچے ہو۔ پہلے دائیں طرف اوپر کے دانت، پھر بائیں طرف اوپر کے دانت، پھر دائیں طرف نیچے کے دانت، پھر بائیں طرف نیچے کے دانت پر خوب ملے۔ مسواک تین مرتبہ دائیں بائیں نیچے اوپر دانتوں کو چوڑان پر استعمال کرے۔ مسواک کو ہر مرتبہ دھولیا جائے۔

## مسواک کرنے میں شرعاً ان چیزوں کی ممانعت ہے

مسواک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان سوار ہوتا ہے۔ چار انگلیوں کے ساتھ پکڑنے سے بواسیر پیدا ہوتی ہے۔ دانتوں کے لمبان میں پیٹ کے بل کرنے سے تلی بڑھتی ہے۔ مسواک کو چومنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔ بعد فارغ ہونے کے بلا

دھوئے رکھنے سے شیطان استعمال کرتا ہے۔ لٹا کر رکھنے سے دیوانگی پیدا ہوتی ہے۔ مسواک کرتے وقت میں تھوک نگلنے سے جذام و برص کی بیماری لگتی ہے۔ بعد میں چوسنے سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔

## وضو مسواک کرکے نماز پڑھنے میں بہت فائدے ہیں

جو وضو کے ساتھ مسواک کرکے نماز پڑھی جائے وہ ستر درجہ افضل ہے اس نماز پر جو وضو بے مسواک کے ساتھ پڑھی جائے۔ نمازی وضو کرکے جب نماز کو کھڑا ہوتا ہے۔ ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قرأت سنتا ہے۔ اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔ مسواک کرنے سے رحمتِ الٰہی برستی ہے۔ اور قبر بہت وسیع ہوتی ہے۔ بدن میں چستی آجاتی ہے۔ منہ کی بدبُو اور بلغم دور ہوتی ہے۔ دانت چمکدار اور قوی ہوتے ہیں۔ سر کی رگوں کو آرام آتا ہے اور دَرد دُور ہوتا ہے۔ گوشت کھاتے وقت نرم اور کھانا جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ مسواک، مسواک کرنے والے کو نبیوں کے طریقے پر چلاتی ہے۔ قرآن کریم پڑھنے والے کے منہ میں صفائی اور خوشبو پیدا ہوتی ہے اور گفتگو میں لطف آتا ہے۔ بلاناغہ مسواک کرنے سے موت کے سوا تمام مرضوں کے لیے شفا ہے۔ وضو مسواک کرکے نماز پڑھنے والے کو مرتے وقت کلمہ نصیب ہوگا۔ افیون کھانے والے کو مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہوگا۔

۵- ہر ایک عضو کو پے درپے دھونا کہ ایک خشک نہ ہونے پائے دوسرا دھولیا جائے۔

۶- پانی کے تین چلو سے تین مرتبہ کلی کرنا۔

۷- ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالنا۔

۸- سر اور کانوں کا مسح کرنا۔ یہ اس طرح پر ہے کہ انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے سوا ہاتھ کی تین انگلیوں کا سرا دوسرے ہاتھ کی تین انگلیوں کے سرے سے

ملائے۔ پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گدی تک اس طرح لے جائے کہ دونوں ہتھیلیاں سرے سے جدا رہیں۔ پھر ہتھیلیوں کے ساتھ مسح کرتا ہوا واپس لائے اور کلمے کی انگلی کے پیٹ سے کان کے پیٹ کا مسح کرے اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی پیٹھ کا مسح کرے۔ پھر داہنے ہاتھ کی انگلیوں کی پیٹھ سے داہنی طرف کی گردن کا مسح کرے۔ پھر بائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پیٹھ سے بائیں طرف کی گردن کا مسح کرے۔

۹- دونوں ہاتھ کی پیٹھ سے گلے پر حلقوم کے نیچے سے ٹھوڑی کی طرف انگلیاں ڈال کر داڑھی کا خلال کرے۔

۱۰- دونوں ہاتھوں کا خلال کرنا۔ یہ اس طرح پر ہے کہ پہلے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں پیٹھ کی طرف سے ڈال کر خلال کرے۔ پھر بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں پیٹھ کی طرف سے ڈال کر خلال کرے۔

۱۱- دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا یہ اس طرح پر ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے انگوٹھے پر ختم کرے۔ پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔

## مُسْتَحَبَّاتِ وُضُو

وضو کے ۲۸ مستحب ہیں:

۱- وضو کے لیے مٹی کا برتن یا پیتل کا آفتابہ ہو۔ یا تانبے کا لوٹا مگر قلعی دار افضل ہے۔ اس میں پانی ڈال کر پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے بلند جگہ بیٹھے۔

۲- داہنی طرف سے وضو شروع کرنا۔

۳- وضو میں درود شریف یا کلمہ شہادت پڑھنا۔

۴- وضو کا پانی پاک جگہ گرانا۔

۵- ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا۔

۶- بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۷- داہنے ہاتھ سے پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو مَل کر دھوئیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْكُفْرُ بَاطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَالْكُفْرُ ظُلْمَةٌ نَوَيْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ بِرَفْعِ الْحَدَثِ۔

ترجمہ: ''شروع کرتا ہوں اللہ بزرگ کے نام سے اور اللہ کا شکر ہے کہ میں دینِ اسلام پر ہوں۔ اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔ اسلام نور ہے اور کفر اندھیرا ہے۔ میں نیت کرتا ہوں کہ وضو کروں ناپاکی کو دور کرنے کے لیے۔''

## ضروری تنبیہِ مفید

انگوٹھی کو پھیرنا مستحب ہے جبکہ ڈھیلی ہو کہ پانی کا پہنچنا معلوم ہو۔ ورنہ پھیرنا فرض ہے۔

۸- داہنے ہاتھ سے منہ میں پانی ڈال کر کلی کریں۔ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ كَاْسًا لَا اَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ترجمہ: ''یا اللہ! پلا مجھے اپنے پیارے نبی علیہ السلام کے حوض سے ایسا جام کہ پھر میں بعد اس کے کبھی پیاسا نہ رہوں۔ یا الٰہی میری مدد فرما

قرآن شریف کی تلاوت پر اور اپنے ذکر پر اور اپنے شکر پر اور
اپنی اچھی عبادت پر۔"

۹- ناک میں دائیں ہاتھ سے پانی ڈالیں بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے صاف کریں۔ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ۔

ترجمہ: "یاالٰہی! مجھے جنت کی خوشبو سونگا اور مجھے دوزخ کی بدبو سے محفوظ رکھ۔"

۱۰- منہ کو دھوئیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔

ترجمہ: "اے اللہ! سفید کر میرا منہ جس دن سفید ہوں گے کچھ منہ اور میرا منہ کالا نہ کر جس دن کالے ہوں گے کچھ مُنہ۔"

۱۱- داہنے ہاتھ کو کہنی تک دھوئیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔

ترجمہ: "یااللہ! عطا فرما مجھے نامۂ اعمال میرا میرے داہنے ہاتھ میں اور حساب میرا آسان فرما۔

۱۲- بائیں ہاتھ کو کہنی تک دھوئیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ۔

ترجمہ: "یااللہ! نہ دینا مجھے نامۂ اعمال میرا میرے بائیں ہاتھ میں اور نہ

میری پیٹھ کے پیچھے سے۔"

۱۳- سر کا مسح کریں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلَّ عَرْشِكَ۔

ترجمہ: "یاالٰہی! حرام فرما میرے بال اور میری کھال آگ پر۔ یاالٰہی! مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے سایۂ عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہو۔"

۱۴- کانوں کا مسح کریں تو کلمہ کی انگلیاں کانوں میں داخل کریں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔

ترجمہ: "یارب! کر مجھے ان لوگوں میں سے جو سنتے ہیں بات کو تو اچھی بات کا اتباع کرتے ہیں۔"

۱۵- پھر تازہ پانی لے کر دونوں ہاتھوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کریں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: "یارب العٰلمین! میری گردن کو آزاد فرما آگ سے۔"

۱۶- داہنے پاؤں کو دھوئیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔

ترجمہ: "یاالٰہی! ثابت رکھ میرا قدم پل صراط پر جس دن پھسلیں گے

قدم۔"

۱۷- بائیں پاؤں کو دھوئیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّ سَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ۔

ترجمہ: "معاف فرما گناہ میرے اور قبول فرما کوشش میری اور تجارت میری ہلاک نہ ہو۔"

۱۸- وضو کرنے میں بلاضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔

۱۹- وضو کے لیے دوسرے وقت پر پانی بھر کر رکھ چھوڑنا۔

۲۰- وضو کے لیے پانی اپنے ہاتھ سے بھرنا۔

۲۱- معذور نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کرنا۔

۲۲- وضو کرتے وقت کپڑوں کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا۔

۲۳- اطمینان سے وضو کرنا۔

۲۴- وضو کے بعد ہر عضو کو اتنا صاف کرنا کہ پانی کی بوندیں کپڑوں پر نہ ٹپکیں خصوصاً جب مسجد میں جانا ہو تو قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہ تحریمی ہے۔

۲۵- وضو کرتے وقت ہاتھوں کو نہ جھٹکے کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے۔

۲۶- وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ الَّذِیْنَ لاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

ترجمہ: "اے اللہ! کردے مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور کردے مجھے پاک رہنے والوں میں سے اور کردے مجھے اپنے نیک

بندوں میں سے جنہیں کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں۔"

۲۷- وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر شفاءِ امراض کے لیے تین گھونٹ پئیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اسْقِنِيْ بِشِفَآئِكَ وَ دَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ وَ عَاصِمْنِيْ مِنَ الْاَهْوَالِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ۔

ترجمہ: "یا اللہ! مجھے تندرستی عطا فرما اپنی شفا سے اور میرا علاج فرما اپنی دوا سے اور مجھے محفوظ رکھ دنیا کی دہشتوں سے اور مرضوں سے، اور دردوں سے۔"

۲۸- پھر آسمان کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

ترجمہ: "پاک ہے تو یا اللہ! اور میں تیری تعریف کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔"

پھر سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ اخیر تک پڑھے اور پھر دفع دردِ سر کے لیے اپنے سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر آیۃ الکرسی خالدون تک پڑھے۔

## ایک قاعدہ کلیہ یاد رکھیں

اگر مسجد میں وضو کرے تو ہو سکے تو دو رکعت تحیۃُ الوضو اور تحیۃُ المسجد پڑھے اگر جنگل یا گھر یا کھیت وغیرہ میں کرے تو صرف دو رکعت تحیۃُ الوضو ہی پڑھے مگر صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب تک اور نمازِ عصر پڑھنے کے بعد غروبِ آفتاب تک تحیۃُ الوضو

اور تَحِیَّۃُ المسجد اور نوافل نہ پڑھے کیونکہ ان وقتوں میں نوافل مکروہ ہیں مگر قضا نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ (کُتبِ فقہ)

## مکرُوہاتِ وضو

وضو کے ۱۸ مکروہ ہیں:

۱- وضو کے لیے پلید جگہ بیٹھنا۔

۲- وضو کا پانی پلید جگہ گرانا۔

۳- پانی میں رینٹھ یا کھنگار یا تھوک وغیرہ ڈالنا۔

۴- عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔

۵- مسجد کے اندر وضو کرنا۔

۶- قبلہ کی طرف ناک جھاڑنا یا تھوکنا یا کلی کا پانی یا کھنگار پھینکنا۔

۷- وضو کے قطروں کا لوٹے وغیرہ، برتن میں گرانا۔

۸- وضو میں بلا ضرورت دنیا کی باتیں کرنا۔

۹- وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا۔

۱۰- وضو میں اتنا تھوڑا پانی خرچ کرنا کہ جس سے سنت ادا نہ ہو سکے۔

۱۱- منہ پر زور سے پانی مارنا یا منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔
گلے کا مسح کرنا۔

۱۳- بلا عذر بائیں ہاتھ سے کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔

۱۴- بلا عذر دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۱۵- مسجد کے لوٹوں میں سے اپنے لیے کوئی لوٹا مخصوص کر لینا۔

۱۶- تازے تین پانیوں سے تین مرتبہ مسح کرنا۔

۱۷- جس کپڑا سے استنجا کی جگہ کو خشک کیا گیا ہو اس سے اعضاء وضو خشک کرنا۔

۱۸- وضو کے وقت آنکھوں اور ہونٹوں کو بند کرنا۔ اگر تھوڑا سا حصہ بھی خشک رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔

## مُفسِداتِ وضو

وضو کو توڑنے والی ۲۰ چیزیں ہیں:

اتا۷- پیشاب، پاخانہ، ودی، مذی، منی، کیڑا، پتھری مرد یا عورت دونوں کے اگلے یا پچھلے راستے سے نکلیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۸- مرد یا عورت کے پچھلے راستے سے ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۹، ۱۰، ۱۱- مرد، عورت کے بدن سے خون یا پیپ یا زرد پانی نکل کر ایسی جگہ پہنچا جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے وضو ٹوٹ گیا۔

۱۲- منہ سے خون نکلا اگر خون تھوک پر غالب ہے، وضو ٹوٹ گیا۔

۱۳- منہ بھر قے، کھانے یا پانی یا صفرا کی وجہ سے کی، وضو ٹوٹ گیا۔

۱۴ تا ۱۷- بیہوشی، جنون، غشی، اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں نہیں جمتے وضو ٹوٹ گیا۔

۱۸- مباشرتِ فاحشہ مرد، عورت یا دو عورتیں یا دو مرد اپنی شرمگاہوں کو ننگی حالت میں مِلائیں بشرطیکہ درمیان کوئی پردہ نہ ہو، وضو ٹوٹ گیا۔

۱۹- قہقہہ، رکوع، سجود والی نماز میں کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۰- لیٹ کر یا کسی چیز کا سہارا لے کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

## اِقْتَبَسْتُ مِنْ هٰذِهِ الْكُتُبِ

مثلاً قرآن مجید، مسلم، بخاری، مشکوٰۃ، ہدایہ، شرح وقایہ، مراقی الفلاح، دُرِّ مختار، عالمگیری، رَدُّ المحتار، فتاویٰ رضویہ، کنز الدقائق، وظائف اشرفی، بہارِ شریعت، قدوری، نور الایضاح، برہنہ، جوہرہ، طحاوی، طحطاوی، فتاویٰ قاضی خان، مُنیہ وغیرہ۔

## بیت الخلا کا بیان

رب العٰلمین فرماتا ہے:

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۝۱۰۸ (پارہ:۱۱، سورۂ توبہ، آیت:۱۰۸)

ترجمہ: ''اس (مسجد قبا شریف) میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں پاک ہونے کو۔ اور اللہ پسند کرتا ہے پاک ہونے والوں کو۔''

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

ترجمہ: ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے یا اللہ بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث شیطانوں اور خبیث شیطانیوں سے۔''

## بیت الخلا میں بیٹھنے کا طریقہ

بیت الخلا میں پہلے بایاں پھر داہنا پاؤں رکھے۔ دونوں پاؤں کو کشادہ کر کے بیٹھے۔ جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو۔ اپنے بدن سے کپڑا نہ ہٹائے۔ نہ حاجت سے

زیادہ بدن کو کھولے۔ نہ داہنے ہاتھ سے اپنے آلۂ مخصوص کو پکڑے، نہ ڈھیلا کرے۔ نہ اِدھر اُدھر دھیان کرے نہ نجاست کو دیکھے۔ پیشاب، پاخانہ کو دُور پردہ کی جگہ میں جائے۔ مثلاً عام بیت الخلا جو گھروں، بازاروں میں بنے ہوتے ہیں، ان میں یا جنگل وغیرہ۔

## پیشاب پاخانہ پھرنا ان مقامات میں شرعاً ممنوع ہے

مثلاً کنواں، حوض، تالاب، چشمہ، ندی، گھاٹ پانی کے اندر بہتا ہو یا نہ، پکے ہوئے فصلوں یا مویشیوں کا چارہ یا چارہ کے کھیت میں، درختوں کے نیچے یا جس جگہ لوگ بیٹھتے اُٹھتے ہوں، استنجا گاہ، غسل خانہ، مسجد اور عید گاہ کے پہلو میں قبرستان، چورستہ اور راستہ میں، سوراخ میں، کشتیوں کی جگہ، تنور، بھٹی اور چولا میں، سخت زمین پر کہ چھینٹیں اڑ کر بدن پر نہ پڑیں، خود نیچی جگہ بیٹھنا (پیشاب ی دھار اونچی جگہ کرنا)۔

## شرعاً تنبیہِ لازمی

پیشاب پاخانہ کرتے وقت اپنے بدن کو پیشاب کی چھینٹوں اور نجاست سے بچانا لازمی ہے۔ کیونکہ عذابِ قبر اسی سے ہوتا ہے۔ لیٹ کر کھڑے ہو کر یا کسی کے سامنے ننگے ہو کر پیشاب پاخانہ کرنا خلافِ تہذیب بلکہ ممنوع ہے۔ سوراخ میں پیشاب کرنے سے مرض اِدھر نگ اور پاخانہ دیر تک بیٹھنے سے بواسیر پیدا ہونے کا شدید خطرہ ہے۔

## پیشاب پاخانہ کریں تو ان چیزوں کا ادب ملحوظ رہے

مثلاً قبلہ کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ۔ چاند، سورج، آسمان کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ، بلکہ شرم سے سر جھکا رہے۔ اگر بھول کر ان کی طرف مُنہ یا پیٹھ کر کے بیٹھ بھی گیا تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے۔

علاوہ اس کے امور دینی میں غور نہ کرے کہ رحمت الٰہی سے باعثِ محرومی ہے۔ بیت الخلا میں کھلا تعویذ یا جس پر کوئی آیت قرآن مجید یا کوئی دعا یا خدا اور رسول یا بزرگ کا نام ہو یا وہ انگوٹھی کہ جس میں اللہ یا رسول یا قرآن مجید یا کوئی نام شرعی کُھدا ہو۔ ساتھ لے جانا ممنوع ہے۔ بلکہ مطلقاً کلام نہ کرے۔ مثلاً السلام علیکم یا قرآن مجید یا چھینک مارنے والے کا الحمد للہ پڑھنے کے بعد یَرْحَمُكَ اللہ سے جواب دینا ممنوع ہے۔ کیونکہ دو محافظ انسان کے ساتھ رہتے ہیں۔ وہ پیشاب پاخانہ کرتے وقت علیحدہ پردہ کر لیتے ہیں۔ پھر آدمی کی کلام لکھنے کی انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ آدمی کو ننگ دیکھ کر انہیں نفرت آتی ہے۔

## عام تنبیہِ عادی

مردوں، عورتوں بچوں کی عادت ہے کہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت ناجائز باتیں کرتے ہیں یہ ناجائز و حرام بلکہ خلافِ تہذیب ہے۔

## تنبیہِ ضروری شرعاً کن کو السلام علیکم کہنا ممنوع اور کن پر السلام علیکم کا جواب دینا واجب و ضروری نہیں

مثلاً جب دو حافظ باہم دَور کرتے ہوں یا جو اشخاص قرآن مجید اور تفسیر و حدیث اور فقہ و خطبہ پڑھتے ہوں۔ وعظ خیر و برکت اور قیامِ تعظیمی و مناظرہ کرتے اور فتویٰ لکھتے ہوں۔ مؤذن اذان و مکبر تکبیر اور نمازی نماز پڑھتا اور قاضی فیصلہ دیتا ہو اور جو دعا و ذکر میں مشغول ہوں۔ اجنبی جوان عورتوں اور جو جوان عورتوں کو دیکھتے ہوں اور جو جوا کھیلتے۔ دڑا، سٹہ، شطرنج، کبوتر اڑاتے، تیتر، بٹیر لڑاتے اور تاش، پاشا، چوپڑ، بارہ کٹال کھیلتے ہوں۔ جو گانا گاتے، باجا بجاتے، سینما، تھیٹر، تماشا، رنڈیوں وغیرہ کا ناچ دیکھتے ہوں اور جو سخت غصے میں جھگڑا کرتے لڑتے گالیاں دیتے اور گندی گفتگو کرتے ہوں۔

دیوانوں اور جو بیہوش و نیند میں ہوں۔ مدّعی مدعا علیہ اور بد مذہبوں کو جس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ چکی ہو اور جو اللہ تعالیٰ اور نبیوں، ولیوں کی توہین و گستاخی کرتے، گالیاں دیتے ہوں اور جو شراب و بھنگ چرس اور حقہ پیتے ہوں اور جو پیشاب پاخانہ پھرتے یا ننگے غسل کرتے ہوں اور جو بازاروں دکانوں میں ننگے بیٹھتے ہوں۔ ان سب پر السلام علیکم کہنا شرعاً ممنوع ہے۔ اگر کوئی بھول کر ان کو سلام علیکم کہے بھی تو ان پر السلام علیکم کا جواب دینا واجب وضروری نہیں۔ (کثیر کتب فقہ)

## بیت الخلا میں کن ڈھیلوں سے استنجا کرنا جائز اور کن سے ناجائز ہے

ڈھیلوں کی شرعاً کوئی تعداد معین نہیں۔ مثلاً ڈھیلے مٹی، پتھر، ریتا، کنکر، پھٹا ہوا کپڑا سے استنجا کرنا جائز ہے۔ مگر بلاعذر پکی اینٹ، ٹھیکری، شیشہ، کوئلہ، کاغذ، مویشیوں کا چارہ، ہڈی، کھانا، گوبر، قیمتی شے، نفع دینے والا کپڑا وغیرہ سے استنجا کرنا ممنوع ہے۔

## استنجا کرنے کا طریقہ

ڈھیلوں سے مخرج نجاست کو خوب مَل کر صاف کرے کہ گندہ مادہ مٹ جانے سے بواسیر پیدا ہونے کا خطرہ نہ رہے۔ ڈھیلے طاق ہوں۔ تین، پانچ یا سات عدد اپنے ساتھ لے جائے۔

موسم گرمی میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو، دوسرا پیچھے سے آگے کو، تیسرا آگے سے پیچھے کو لے جائے کیونکہ موسم گرمی میں سرد کے خصیتین لٹکے ہوئے ڈھیلے رہتے ہیں۔ بدن وغیرہ کو نجاست لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

موسم سردی میں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو، دوسرا آگے سے پیچھے کو تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے کیونکہ موسم سردی میں مرد کے خصیتین سنگڑے ہوئے سمٹے

رہتے ہیں۔ یہ دونوں طریقے مردوں کے لیے مخصوص ہیں مگر عورت ڈھیلوں سے استنجا اسی طرح کرے جس طرح مرد گرمیوں میں کرتے ہیں۔ پاک ڈھیلوں کو داہنی طرف رکھے۔ بعد استعمال بائیں طرف پھینک دے۔ جو طرف نجاست والی ہو وہ نیچے ہو۔ جب فارغ ہو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے عضو مخصوص کو جڑ کی طرف سے سونتے کہ رُکے ہوئے قطرے خارج ہو جائیں پھر کھڑا ہو کر بدن کو چھپائے۔ پھر ٹہلنے یا زمین پر زور سے پاؤں کو مارنے یا داہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو داہنے پر زور سے دبانے یا بلندی سے نیچے اُترنے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا کھنگارنے یا بائیں کروٹ رپ لیٹے سے استنجا کی صفائی کا پُورا اطمینان ہوتا ہے۔ جب خشک ہو کر پیشاب کے قطروں کا آنا بند ہو جائے تو ڈھیلوں کو پھینک دے۔

## مکروہ طبعی کو یاد رکھیں

مستعمل ڈھیلوں کو دوبارہ استعمال کرنا ناجائز بلکہ مکروہ طبعی ہے۔

## پھر بیت الخلا سے نکل کر یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ۔

ترجمہ: "تجھ سے بخشش مانگتا ہوں یا اللہ! سب تعریف اس اللہ کی کہ جس نے دور کی مجھ سے وہ چیز جو مجھے دکھ دیتی تھی اور روک دی مجھ پر وہ چیز جو مجھے نفع دیتی تھی۔"

## طہارت خانہ میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ۔

ترجمہ: ''شروع کرتا ہوں اللہ بزرگ کے نام سے اور اس کی تعریف کے ساتھ اور اللہ کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں۔ یاالٰہی کر مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور کر مجھے طہارت کرنے والوں میں سے۔ وہ لوگ کہ جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

## پانی سے استنجا کرنے کا طریقہ

پانی کا لوٹا وغیرہ اونچا رکھے کہ بدن پر چھینٹیں نہ پڑیں۔ طہارت خانہ میں کشادہ ہو کر بیٹھے۔ مگر رمضان المبارک میں احتیاط ضروری ہے کیونکہ بدن میں پانی جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لہٰذا استنجا کرتے وقت سمٹ کر بیٹھے۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر آہستہ آہستہ صفائی کریں۔ پہلے پیشاب گاہ پھر مخرجِ نجاست کو ہو سکے تو پاک مٹی وغیرہ سے خوب کانج کو صاف کرے کہ ہاتھ اور مخرج نجاست میں گندی بو باقی نہ رہے۔ پھر رومال سے پونچھ ڈالے۔ رومال نہ ہو تو ہاتھ سے بار بار پونچھ کر خشک کر ڈالے۔ اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو شرم گاہ پر پانی چھڑک لے۔ وسوسہ دُور ہو جائے گا۔

## پھر طہارت خانہ سے نکل کر یہ دعا پڑھیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَهُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّ قَائِدًا وَ دَلِيْلًا اِلَى اللّٰهِ وَ اِلٰی جَنّٰتِ النَّعِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَ طَهِّرْ قَلْبِیْ وَ مَحِّصْ ذُنُوْبِیْ۔

ترجمہ: ''سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے پانی کو پاک کرنے والا بنایا اور اسلام کو نور اور راستہ بنانے والا اور پیشوا بنایا اللہ کی طرف اور نعمتوں والے باغوں کی طرف یا اللہ محفوظ رکھ میری شرمگاہ کو اور

پاک فرما میرے دل کو اور دُور فرما میرے گناہ کو۔"

# غسل کا بیان

قادرِ مطلق فرماتا ہے:

اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۚ (پارہ:٦، سورۂ مائدۃ، آیت:٦)

ترجمہ: "اگر تم ناپاک ہو تو غسل کرو۔"

مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ (پارہ:۱، سورۂ بقرہ، آیت:۲۲۲)

ترجمہ: "عورتوں سے مجامعت نہ کرو جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں۔"

## غسل میں تین فرض ہیں:

۱- کُلی کرنا کہ داہنے ہاتھ سے منہ میں پانی ڈال کر حلق اور زبان کی جڑ تک خوب مَل مَل کر اور غرارہ کر کے ایک مرتبہ پانی پہنچانا فرض ہے۔ مگر روزہ کی حالت میں غرارہ کرنے سے احتیاط ضروری ہے۔ کیونکہ حلق سے بدن میں پانی جانے کا خطرہ ہے۔

۲- ناک میں داہنے ہاتھ سے پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے خوب مل کر صاف کر کے انتہائی بانسے کی جگہ تک پانی پہنچانا ایک مرتبہ فرض ہے۔

۳- تمام ظاہر بدن کو سر کے بالوں سے پاؤں تک بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو بالوں کی جڑوں سے نوکوں تک خوب مل کر پانی بہائے۔ ایسا کہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔ عورت پر صرف بالوں کی جڑوں کا تر کرنا کافی ہے۔ اگر چوٹی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بلا کھولے بالوں کی جڑیں تر نہ ہوں گی

توکھول کرایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔

## غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے:

۱- منی کا اپنے محل سے کود کر شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضوِ مخصوص سے نکلنا سبب فرضیتِ غسل کا ہے اگر شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہیں ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی تو غسل فرض نہیں مگر وضو ٹوٹ گیا۔

۲- اگر منی اپنے محل سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مرد نے اپنے عضو کو مضبوط پکڑ لیا منی باہر نہیں نکلی۔ پھر بلا شہوت نکلی، غسل فرض ہے۔

۳- اگر مرد نے اپنے حشفہ کو عورت کی شرمگاہ میں آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے سے داخل کیا غسل فرض ہے۔ اگرچہ نابالغ پر غسل فرض نہیں ہوتا مگر عادی بنانے کے لیے اس کو غسل کا حکم دیا جائے گا۔ مثلاً مرد بالغ ہے لڑکی نابالغہ ہے تو مرد پر غسل فرض ہے۔ لڑکی کو عادی بنانے کے لیے غسل کا حکم دیا جائے گا اگر لڑکا نابالغ ہے لڑکی بالغہ ہے تو لڑکی پر غسل فرض ہے لڑکے کو عادی بنانے کے لیے نہانے کا حکم دیا جائے گا۔

۴- عورت کا حیض سے پاک ہونا۔

۵- عورت کا نفاس سے پاک ہونا۔

## تین غسل واجب ہیں

۱- کافر مرد یا عورت جُنبی ہے یا حیض نفاس والی کافرہ عورت مسلمان ہوئے یا اسلام لانے سے پہلے حیض نفاس سے فراغت ہو چکی ہے۔ صحیح فیصلہ شرعی یہی ہے کہ ان پر غسل واجب۔ مگر اسلام لانے سے پہلے غسل کر چکے ہیں یا کسی

طرح تمام بدن پر پانی پہنچ گیا تو صرف ناک میں پانی بانسے تک چڑھانا کُلی اور غَرارہ کرنا کافی ہوگا۔

۲- مسلمان میت کو زندہ مسلمانوں پر غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ اگر ایک نے بھی غسل دے دیا تو سب بَری الذِ مہ ہوگئے اگر کسی نے بھی غُسل نہ دیا سب گنہگار ہوں گے۔

۳- مسلمانوں کو اگر پہاڑ کی کھڈ یا جنگل یا پانی میں مسلمان مردہ ملا اس کو غسل دینا فرض ہے۔

## ایک مسئلہ یادرکھیں کہ اکثر مخلوق اس سے غافل ہے

خاوند اپنی بیوی کو اس کے مرنے کے بعد غسل نہیں دے سکتا کیونکہ مرد کا عورت کے مرجانے کے بعد علاقہ نہیں رہتا۔ مگر عورت اپنے خاوند کو اس کے مرنے کے بعد غسل دے سکتی ہے کیونکہ عورت کا علاقہ شرعاً چار مہینے دس دن تک ایامِ عدّت تک قائم ہے۔ علاوہ اس کے اگر مرد درمیان عورتوں کے یا عورت درمیان مردوں کے مرجائے تو ایسی صورت میں عورت کا مرد محرم اور مرد کی عورت محرمہ تیمّم کرائے۔ اگر محرم بھی موجود نہ ہو تو اجنبی مرد یا عورت ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر مُردے کو تیمّم کرائے مگر نظر کو بند رکھے۔

## غسل کرنے کا طریقۂ مسنون

اوّل دونوں ہاتھوں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ پانی سے دھوئے، پھر پیشاب گاہ کو دھوئے پھر مخرجِ نجاست کو خوب مَل کر صاف کرے پھر جو نجاست بدن پر لگی ہو اس کو دُور کرے۔ پھر پورا وضو کرے۔

## تنبیہ نا سمجھوں کو

پھر اگر ایسے مقام میں غسل کرتا ہے کہ غسل کا پانی پاؤں میں جمع ہو جاتا ہے تو پاؤں کو نہ دھوئے۔ بلکہ غسل کے بعد وہاں سے ہٹ کر دھوئے اگر مجبوراً ننگا غسل کرتا ہے تو مطلقاً کلام کرنا ممنوع ہے مگر عذراً۔ اگر کپڑا باندھ کر غسل کرتا ہے تو کلام کرنا درست ہے پھر تمام بدن کو تین مرتبہ پانی سے خوب مَل مَل کر دھوئے۔ نماز کے لیے بلا وجہ شرعی دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں بلکہ یہی غسل کا وضو کافی ہے۔

## پانچ دنوں میں غسل کرنا سنت ہے

۱- عیدالفطر۔
۲- عیدالاضحیٰ کے لیے۔
۳- جمعہ مبارک کے دن۔
۴- احرام کے لیے۔
۵- عرفہ کے دن۔

# مُستحب غسلوں کا بیان

## ۲۶ غسل مُستحب ہیں

۱- وقوفِ عُرفہ
۲- وقوفِ مُزدلفہ
۳- حاضری حرم شریف
۴- طوافِ بیت اللہ شریف

۵- حاضری مدینہ طیبہ
۶- تینوں جمروں کو کنکریاں مارنے
۷- دخولِ منیٰ کے لیے
۸- مجلس خیر و برکت خصوصاً میلاد شریف و وعظ کے لیے
۹- شبِ قدر
۱۰- شبِ بَراءت
۱۱- عرفہ کے دن
۱۲- مردہ کو غسل دینے کے بعد
۱۳- مجنون کو ہوش میں آنے کے بعد
۱۴- غشی سے ہوش میں آنے کے بعد
۱۵- نشہ دُور ہونے کے بعد
۱۶- گناہ سے توبہ کرنے کے بعد
۱۷- نیا کپڑا جوتا وغیرہ پہننے کے بعد
۱۸- سفر سے واپس آنے کے بعد
۱۹- استحاضہ کا خون ختم ہونے کے بعد
۲۰- نمازِ کسوف
۲۱- نمازِ خسوف
۲۲- نمازِ اِستسقاء
۲۳- خوف اندھیری کے لیے
۲۴- سخت اندھیری چلتے وقت
۲۵- بدن پر نجاست لگی ہوئی معلوم نہ ہونے کی صورت میں

۲۶- غصہ دُور ہونے کے بعد

## اَخَذْتُ مِنْ هٰذِهِ الْكُتُبِ

مثلاً قرآن مجید، بخاری، مسلم، دُرِمختار، ہدایہ، شامی، عالمگیری، رَدُّالمحتار، دارقطنی، ابوداوٗد، ترمذی، مشکوٰۃ، فتاویٰ رضویہ، شرح وقایہ، منیہ، کنزالدقائق، مالابُدَّ منہ، فتح القدیر، وظائف اشرفی، بہارِشریعت، برہنہ، نورالایضاح، جوہرہ وغیرہ۔

# پانی کابیان

اللہ کریم فرماتا ہے:

اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ (پارہ:۱۹، سورۂ فرقان، آیت:۴۸)

ترجمہ: ''ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا۔''

يُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ۔ (پارہ:۹، سورۂ انفال، آیت:۱۱)

ترجمہ: ''اللہ آسمان سے تم پر پانی اتارتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور دُور کرے تم سے پلیدی شیطان کی۔''

## کن پانیوں سے وضو اور غسل جائز اور کن سے ناجائز ہے

جن پانیوں سے وضو درست ہے ان سے غسل بھی درست ہے۔ جن سے وضو درست نہیں ان سے غسل بھی درست نہیں مثلاً بارشوں، ندیوں، چشموں، نہروں، حوضوں، سمندروں، نوؤں، دریاؤں، برفوں، اولوں کے پانیوں سے وضو اور غسل جائز ہے۔

**مسئلہ:** وہ چیزیں جو پانی پر غالب ہوں، پانی مغلوب ہو جیسے شوربا، شربت، چائے،

زعفران، گلاب، عرق ان کے علاوہ دودھ، لسی، آٹا، ستو وغیرہ رنگ جو پانی پر غالب ہوں، ان سے وضو، غسل ناجائز ہے کیونکہ ان سے میل دور نہیں ہوتی، بلکہ الٹا چکناہٹ پیدا ہوتی ہے۔

**مسئلہ:** اگر پانی میں ریتا یا چونا یا رنگ یا گیری یا صابن یا غبار یا لسی یا دودھ یا سرمہ یا آٹا وغیرہ مل گیا، جس سے رنگ یا بُو یا مزہ میں کچھ فرق آگیا مگر پانی غالب ہے۔ یہ چیزیں مغلوب ہیں۔ وضو، غسل جائز ہے۔

**مسئلہ:** بہتا ہوا پانی جو تنکا بہالے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ نجاست پڑنے سے پلید نہ ہوگا۔ جب تک نجاست پانی کے رنگ یا بو یا مزہ کو نہ بدل دے اگر نجاست سے رنگ یا بُو یا مزہ بدل گیا تو پانی پلید ہوگیا۔ اور یہ پانی اس وقت پاک ہوگا کہ جب نجاست پانی کی تہ میں بیٹھ جائے اور پانی کے اوصاف درست ہو جائیں۔ تو پانی پاک ہو جائے گا اگر پاک چیز سے مثلاً دودھ یا صابن یا لسی یا شوربا یا عرق وغیرہ سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو وضو غسل جائز ہے بشرطیکہ پانی ان چیزوں پر غالب ہو اور یہ مغلوب ہوں۔

## مسئلہ: کنویں کی نجاست کا حکم

کنویں میں جانور گرا، پھٹا پھولا نہیں اگر جانور گرنے کا وقت معلوم نہیں تو ایک دن ایک رات پہلے وقت معلوم ہونے سے کنویں پر ناپاک ہونے کا حکم ہوگا اگر پھٹ پھول گیا ہے تو تین راتیں تین دن پہلے وقت معلوم ہونے سے نجاست کا حکم ہوگا۔ پہلی صورت میں ایک رات ایک دن کی نمازیں اور دوسری صورت میں تین راتیں اور تین دن کی نمازیں پھیری جاویں۔ بشرطیکہ وضو اور غسل اس کنوئیں کے پانی سے کیا ہو اور اسی طرح کپڑے بھی دوبارہ دھوئے جائیں جو اس کنویں کے پانی سے

دھوئے ہیں۔

**مسئلہ:** نہر کی چوڑائی میں مُردہ جانور پڑا ہے۔اس پر پانی بہتا ہے جو جانور کو لگ کر بہتا ہے۔وہ تھوڑا ہے یا زیادہ ہر جگہ سے وضو غسل جائز ہے۔جب تک پانی کا رنگ یا بُو یا مزہ نہ بدلے یہی صحیح فیصلہ شرعی ہے۔

**مسئلہ:** بڑا حوض اور دہ دَردَوَہ ہوتا ہے جو دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا ہو۔اسی طرح بیس ہاتھ لمبا، پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا چار ہاتھ چوڑا ہو۔لمبائی چوڑائی کا سو ہاتھ ہو۔ اگر حوض گول ہو تو اس کی گولائی ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو۔اگر لمبائی چوڑائی میں اتنا نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو۔اس کا پانی تھوڑا ہوگا۔بلکہ ہر وہ گڑھا جو سو ہاتھ ہو۔ وہ بڑا حوض ہے۔اگر سو ہاتھ سے کم ہے تو وہ چھوٹا حوض ہے۔

## کن صورتوں میں کنوئیں کا کل پانی نکالا جائے گا

**مسئلہ:** پیشاب، بہتا ہوا خون، تاڑی، سیندی، شراب، ناپاک لکڑی، ناپاک کپڑا وغیرہ، جن جانوروں کا گوشت حلال اور حرام ہے مثلاً مرغی، بطخ، گائے، بیل، بھینس، اونٹ، بکری، ہاتھی، شیر، چیتا، کتا، ریچھ سوّر وغیرہ۔ان کی بیٹ، گوبر، مینگنیاں، پیشاب، نجاستِ غلیظہ ہے۔ان سے کوئی چیز بھی درہم کے برابر کنوئیں میں گر پڑے تو کل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ:** مُرغا، مُرغی، بلّی، چوہا، چھپکلی یا جو بھی جانور جس میں بہنے والا خون ہو۔کنوئیں میں گرنے سے مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے۔کُل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ:** آدمی کا بچہ جو زندہ پیدا ہوا حکم میں آدمی کے ہے بکری کا چھوٹا بچہ حکم میں بکری کے ہے۔

**مسئلہ:** جو جانور کبوتر سے چھوٹا ہو۔حکم میں چوہے کے ہے۔جو بکری سے چھوٹا ہو حکم

میں مرغی کے ہے۔

**مسئلہ:** کافر مُردہ اگر چہ سو مرتبہ دھویا گیا ہو۔ کنوئیں میں گر جائے یا اس کی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائے گا۔ کُل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ:** آدمی کا بچہ جو مردہ پیدا ہو۔ کنوئیں میں گر جائے پانی نجس ہو جائے گا۔ کُل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ:** اگر کنوئیں میں چھ چوہے گر کر مر جائیں تمام پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ:** سؤر کنوئیں میں گرا۔ اگر چہ نہ بھی مرے۔ پانی نجس ہو گیا۔ کُل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ:** بلّی نے چوہے کو دبوچا اور زخمی ہو گیا۔ پھر بلی کے منہ سے چھوٹ کر کنوئیں میں گرا کُل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ:** دو بلّیاں کنوئیں میں گر کر مر جائیں سب پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ:** چھوڑی ہوئی مرغی جو گندگیوں میں منہ ڈالتی ہے اس کے پاؤں یا چونچ میں نجاست لگی ہونے کا علمِ یقینی ہو۔ کنوئیں میں گرے پھر زندہ نکل آئے کُل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ:** مردار کی ہڈی جس پر گوشت یا چکناہٹ لگی ہو۔ پانی میں گر جائے پانی پلید ہو گیا مگر سؤر کی ہڈی گرنے سے اگر چہ اس پر چکناہٹ یا گوشت نہ بھی ہو۔ پانی مطلقاً ناپاک ہو گیا کُل پانی نکالا جائے۔ (درِمختار)

## کُل پانی نکالنے کا قاعدہ کلیہ

کنوئیں سے اتنا پانی نکالا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرا جائے۔ کنواں پاک ہو گیا۔ اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت۔

# کنوئیں سے پانی نکالنے کا صحیح طریقہ

## پہلا طریقہ

اوّل وہ چیز جو کوئیں میں گری ہے نکالی جائے پھر اس معیّن ڈول کے ذریعے جو شہروں اور دیہاتوں میں مستعمل ہوتا ہے کنوئیں سے اتنا پانی نکالا جائے جتنا نکالنے کا حکم ہے۔ اتنا نکالنے سے رسّی ڈول بھی ساتھ ہی پاک ہو جائے گا۔ دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں۔ علاوہ اس کے چھوٹے بڑے ڈول ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔

دو پرہیزگار مسلمان جو پانی کی چوڑائی گہرائی بتا سکتے ہیں۔ ان کے بتانے کے مطابق اتنے ڈول نکالے جائیں۔

## دوسرا طریقہ

کنواں چشمے دار ہو کہ جس کا پانی نہیں ٹوٹتا۔ اس کے پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسی سے ناپ کر فوراً سو ڈول نکالیں پھر پانی ناپیں تو جتنا پانی کم ہوا اس حساب کے مطابق پانی نکالیں۔ کنواں پاک ہو جائے گا۔ مثلاً پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی دس ہاتھ ہے۔ پھر سو ڈول نکالنے سے نو ہاتھ رہا۔ معلوم ہوا کہ سو ڈول نکالنے سے ایک ہاتھ پانی کم ہوا۔ کل پانی دس ہاتھ ہے۔ تو ایک ہزار ڈول ہوا۔

## کن صورتوں میں چالیس ڈول سے ساٹھ تک نکالے جائیں گے

**مسئلہ:** کبوتر، مرغی، بلی، خشکی کا بڑا سانپ جس میں بہنے والا خون ہو، نیولا، گوہ ان سے کوئی بھی کنوئیں میں گر کر مر جائے تو چالیس ڈول سے ساٹھ تک نکالے جائیں۔

**مسئلہ:** تین یا چار یا پانچ چوہے کنوئیں میں گر کر مر جائیں تو چالیس سے ساٹھ ڈول

تک نکالے جائیں۔

**مسئلہ:** چھوڑی ہوئی مرغی جو گندگیوں میں منہ ڈالتی ہے اور بطخ بھی اس کے جسم پر نجاست لگی ہونے کا علمِ یقینی نہ ہو کنوئیں میں گرے پھر زندہ نکل آئے تو چالیس ڈول سے ساٹھ تک نکالے جائیں۔

## کن صورتوں میں بیس ڈول سے تیس تک نکالے جائیں گے

**مسئلہ:** ایک دو چوہے خشکی کا مینڈک جس میں بہنے والا خون ہو۔ چھچھوندر، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور جس مین بہنے والا خون ہو کنوئیں میں گر کر مر جائے تو بیس ڈول سے تیس تک نکالے جائیں۔

## کن صورتوں میں صرف بیس ڈول نکالے جائیں گے

**مسئلہ:** اگر کنوئیں میں وہ جانور جس کا جوٹھا پاک ہے گر کر زندہ نکل آیا مگر اس کے جسم پر نجاست لگی ہونے کا علم یقینی نہیں مثلاً گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر، گھوڑا، چڑیا، چھچھوندر، چھپکلی، گرگٹ، تو بیس ڈول نکالے جائیں گے۔

## کن صورتوں میں کنواں پاک رہے گا

**مسئلہ:** مینگنیاں، گوبر، لید اگر چہ پلید ہوں۔ اگر کنوءیں میں گریں تو بوجہ ضرورت ان کا قلیل معاف ہے۔ اُڑنے والے جانور مثلاً کبوتر، چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرندا چیل، شکرا، باز ان کی بیٹ گر جائے۔ ان کے بدن پر خون نہ ہو۔ اگر ہو تو قابل بہنے کے نہ ہو۔ اگر خون فقہی شہید کا بدن سے علیحدہ ہو کر پانی میں مل جائے یا وہ خون قابل بہنے کے ہو مگر خشک ہو گیا ہو اور بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملے کنواں پاک رہے گا۔

**مسئلہ:** وہ جانور جس کی پیدائش پانی میں ہو کر کنوئیں میں گر کر مر جائے یا مرا ہوا

گرے اگر چہ پھول ،پھٹ جائے یا خشکی پر رہنے والا چھوٹا مینڈک گر کر مر جائے یا سڑ جائے یا جن جانوروں میں بہنے والا خون نہ ہو جیسے مچھلی، مکھی، مچھر، پِسّو کنوئیں میں گر کر مر جائے ۔مردار کی ہڈی جبکہ اس پر چکناہٹ یا گوشت نہ لگا ہو۔مردار کی رنگی ہوئی کھال گر جائے ۔بے وضو یا جس پر غسل فرض ہو۔ان کے جسم پر نجاست لگی ہونے کا علم یقینی نہ ہو۔صرف ضرورت کے لیے کنوئیں میں ڈول نکالنے کے لیے اُتریں۔بھینس کا پٹھا جو بندش کے کام آتا ہو کنوئیں میں گرے ۔اگر چہ گل گیا ہو۔جس ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو۔اس کا پھکنا گرے ان سب صورتوں میں کنواں پاک ہے۔

**مسئلہ:** وہ پڑیا جو کنواں صاف کرنے کے لیے ڈالی جاتی ہے جب تک اس کی نجاست پر علمِ یقینی نہ ہو کنواں پاک ہے۔مرغی کا انڈا جس پر ابھی رطوبت لگی ہو پانی میں گر جائے کنواں نجس نہ ہوگا۔

## کن کا جوٹھا پاک ہے

جُنبی، حیض، نفاس والی عورت، بند رہنے والی مرغی، جن جانورں کا گوشت کھایا جاتا ہو، چار پائے یا پرندے مثلاً گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر، چڑیا، شکاری جانور، پال کر تعلیم دی ہو۔نجاست میں چونچ نہ لگی ہو۔پانی میں رہنے والے جانور۔پانی میں پیدا ہوئے ہوں یا نہ۔

## کن کا جوٹھا مکروہ ہے

جو مرغی چرتی پھرتی ہو، بطخ بھی اور گندگیوں پر منہ بھی نہ ڈالتی ہوں۔گندا چارا کھانے والی گائے، شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری، چیل، کوا وغیرہ گھر میں رہنے والے جانور جیسے، بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی۔

## کن کا جوٹھا مشکوک ہے

گدھے، خچر۔

## کن کا جوٹھا ناپاک ہے

بندر، ریچھ، لنگور، سوّر، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ، لومڑ ان کے علاوہ پھاڑ کھانے والے جانور۔

# تیمّم کا بیان

مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ط (پارہ:۵،سورۃ النساء،آیت:٦)

ترجمہ: ''اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم کا کوئی پاخانہ سے آیا یا تم نے عورتوں سے جماع کیا۔ پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔ تو اپنے مونہوں اور اپنے ہاتھوں کا مسح کرو۔''

# مسائل تیمم

## تیمم کے ۱۳ مسئلے ہیں

**مسئلہ:** جس کا وضو نہ ہو مگر پانی پر قدرت نہیں وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرے۔

**مسئلہ**: ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل کرنیسے زیادہ بیمار یا دیر میں تندرست ہونے کا اندیشہ ہے تیمم کرے۔

**مسئلہ**: کنواں موجود ہو مگر رسی ڈول پر قدرت نہیں تیمم کرے۔

**مسئلہ**: پانی قریب ہے مگر پانی پر دشمن کا خوف ہے کہ مار ڈالے گا یا سانپ کاٹ کھائے گا، یا شیر پھاڑ کھائے گا، تیمم کرے۔

**مسئلہ**: سفر میں پانی میل فاصلہ دور ہے اور یقین ہو کہ میل فاصلہ کے اندر پانی نہیں ملے گا مگر میل کے زیادہ فاصلہ پر مل جائے گا، مستحب ہے کہ آخر وقت تک انتظار کرے۔

**مسئلہ**: پانی اتنا موجود ہے اگر وضو کرے گا تو جانور پیاسا رہے گا یا خود پیاس سے مر جائے گا تیمم کرے۔

**مسئلہ**: آدمی کے پاس پانی موجود ہے مگر پانی کی قیمت بازار سے زیادہ مانگتا ہے، خریدار کے پاس اتنی قیمت نہیں تیمم کرے۔

**مسئلہ**: عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی پانی پر قدرت نہیں تیمم کرے۔

**مسئلہ**: اتنی سردی ہو کہ جُنبی کو غسل کرنے سے مر جائے یا بیمار ہونے کا قوی یقین ہو۔ مگر غسل کرنے کے بعد لحاف وغیرہ اوڑھنے کے لیے کوئی چیز نہیں یا پانی تلاش کرنے سے قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی۔ یا وضو یا غسل کرنے سے نمازِ جنازہ یا عیدین چھُوٹ جائیں گی تیمم کرے۔

**مسئلہ**: امام اور بادشاہ ان دونوں کو پانی کی موجودگی میں تیمم درست نہیں کیونکہ لوگ ان کی انتظار کریں گے اس کے علاوہ پانچ وقتہ اور جمعہ فوت ہونے کے ڈر سے تیمم درست نہیں کیوں کہ جمعہ کا بدلہ ظہر اور پانچوں نمازوں کا بدلہ قضا ہے۔

**مسئلہ**: جنبی، حائضہ، میت، بے وضو یہ سب ایک جگہ ہیں کسی نے پانی دیا کہہ دیا کہ خرچ کرلو۔ وہ غسل کو کافی ہے۔ سب کو پورا نہیں آتا۔ وہ سب اپنا اپنا حصہ دے دیں تاکہ

میت کو غسل دیا جائے اور باقی تیمم کریں۔

**مسئلہ:** وضو اور غسل دونوں کی نیت سے ایک تیمم کافی ہے۔ علیحدہ علیحدہ نیت کی ضرورت نہیں۔

## تیمم میں تین فرض ہیں

۱- تیمم میں نیت بالاجماع شرط ہے۔ جو نص قطعی سے ثابت ہے۔

## تیمم کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ۔

ترجمہ: "میں نے نیت کی کہ تیمم کروں پلیدی دور کرنے کے لیے۔"

نیت کراں تیمم ٹھپاں دور کراں پلیتی
ایہ تیمم میتھے روا اللہ رحمت کیتی

۲- پھر دونوں ہاتھوں کو پاک زمین پر ایک مرتبہ مار کر تمام منہ پر سر کے بال اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لَو تک مسح کرنا کہ کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے۔ نتھنوں کے اندر مسح کرنا ضروری نہیں مگر ہونٹوں کا وہ حصہ جو منہ میں داخل ہے اس پر مسح کرنا ضروری ہے۔

**مسئلہ:** دوسری مرتبہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر کہنیوں تک اس طرح پر مسح کرنا کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چاروں انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پیٹھ پر رکھ کر انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے۔ پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کے پیٹ کو ملتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پیٹھ کو ملے۔ اسی طرح داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے مگر ایک دم

ہتھیلی اور انگلیوں کا مسح کرلیا تو تیمم ہوگیا۔

# تیمم کی سنتیں

## تیمم کی ۹ سنتیں ہیں

۱۔ بسم اللہ سے تیمم شروع کرنا۔
۲۔ دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارنا۔
۳۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کھلی رکھنا۔
۴۔ دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مار کر جھاڑنا کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا کہ آواز نہ دے۔
۵۔ پہلے منہ پھر دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک مسح کرنا۔
۶۔ منہ اور ہاتھوں کا پے در پے مسح کرنا۔
۷۔ پہلے داہنے پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا۔
۸۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا۔
۹۔ انگلیوں کا خلال کرنا اگر غبار نہیں پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ پکی اینٹ جیسی جنس پر تو خلال کرنا فرض ہے۔

## تیمم کن چیزوں سے جائز اور کن سے ناجائز

مٹی، پتھر، ریتا، چونا، سرمہ، ہڑتال، گچ، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد، جواہر، پکی اینٹ، چینی مٹی کے برتن، کھریا مٹی۔ تیمم ان چیزوں سے درست ہے۔ کیونکہ یہ جنس زمین سے ہیں۔

ان کے علاوہ چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا، جست، سکہ، قلعی، گھاس، لکڑی، گندم، جوار، باجرا، کپڑا وغیرہ جنس پر تیمم درست نہیں کیونکہ یہ جنس زمین سے نہیں ہاں اگر یہ چیزیں پاک ہوں اور ان پر غبار بھی پاک ہو تو ان پر تیمم درست ہے۔

## تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

۱- قاعدہ کلیہ۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے۔ ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

۲- مریض غسل کا تیمم کرتا ہے یا غسل اور وضو دونوں کا ایک تیمم کرتا ہے۔ پھر تندرست ہو جاتا ہے اب وضو کرنے سے نقصان نہیں ہوتا مگر غسل کرنے سے نقصان ہوتا ہے۔ وضو کر کے غسل کا تیمم کرے۔

۳- متیمم[1] پانی کے پاس سے گذرا مگر پانی کے قریب شیر یا سانپ یا دشمن ہے جن سے جان یا مال یا عزت جانے کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہیں کرے گا وہ دور چلا جائے گا یا سواری ریل یا گھوڑے سے اتر نہیں سکتا۔ اس کے روکے رکتا نہیں یا ایسا بدمزاج گھوڑا ہے اتر سکتا ہے پھر چڑھنے نہیں دے گا۔ اتنا کمزور ہے کہ اتر کر چڑھ نہیں سکتا۔ یا کنواں موجود ہے رسی ڈول نہیں ان سب صورتوں میں تیمم نہیں ٹوٹتا۔

۴- اگر پانی کے پاس سے اونگھتا ہوا گزرا پھر پانی پر صحیح اطلاع ہوگئی۔ تیمم ٹوٹ گیا۔

۵- نماز پڑھنے میں گدھے یا خچر کا جوٹھا پانی دیکھا نماز کو پورا کر کے پھر اس پانی سے وضو کرے پھر تیمم کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔

---

[1] جس نے تیمم کیا ہو۔ (میثم قادری)

۶- نماز پڑھتا تھا دور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا۔ ریتا کو پانی سمجھ کر تھوڑے فاصلے پر گیا معلوم ہوا کہ ریتا ہے نماز فاسد ہوگئی تیمم نہیں ٹوٹا۔

۷- کچھ آدمیوں نے تیمم کیا ہوا تھا کسی نے ان کو وضو کے لیے پانی لا دیا کہہ دیا کہ اس سے جس کا جی چاہے وضو کرے تمام کا تیمم ٹوٹ گیا۔ اگر نماز میں تھے تو نماز بھی فاسد ہوگئی۔

## موزوں پر مسح کرنے کا بیان

مردوں عورتوں کو موزوں پر مسح کرنا متواتر حدیثوں سے ثابت ہے جو وضو میں موزے پہنے ہوئے ہوں وہ بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے درست ہے۔ مگر جُنبی کے لیے نہیں کیونکہ اس پر غسل فرض ہے کامل وضو پر موزوں کو پہننے کا حکم ہے۔ مگر مسح کی مدت بعد بے وضو ہونے کے شروع ہوتی ہے۔

### موزوں پر مسح کی مدت شرعی

مقیم کے لیے مسح کی مدت ایک دن ایک رات ہے مسافر کے لیے تین دن تین راتیں ہیں۔

### موزوں پر مسح کرنے میں دو فرض ہیں

۱- موزوں پر مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کی مقدار ہونا۔

۲- موزوں کی پیٹھ پر مسح ہونا۔

### موزوں پر مسح کرنے کا طریقۂ مسنون

سر اور کانوں اور گردن کا مسح کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر

کے دائیں ہاتھ کی پوری تین انگلیوں کا پیٹ دائیں پاؤں کے موزہ پر اور بائیں ہاتھ کی پوری تین انگلیوں کا پیٹ بائیں پاؤں کے موزہ پر رکھ کر دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سروں سے شروع کر کے پنڈلی کی جڑ تک اس طرح لے جانا کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے خطوط موزوں کی پیٹھ پر ظاہر ہوں۔

## شرعاً سمجھوتہ بالا طمینان

اگر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پیٹھ سے موزوں پر مسح کیا یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا یا موزہ کی چوڑائی کا مسح کیا یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں یا ہتھیلی سے مسح کیا ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا۔ مگر سنت کے خلاف ہوا۔

## درسِ عبرت

ایک پاؤں کا مسح بقدرِ دو انگل کیا اور دوسرے کا بقدرِ چار انگل کیا تو مسح نہ ہوا اسی طرح موزوں کے تلے یا کروٹوں یا پنڈلی یا ٹخنوں یا ایڑی پر مسح کیا تو مسح نہ ہوا۔ بے وضو نے زخم پر پٹی باندھی بشرطیکہ دھونے سے تکلیف ہوتی ہے تو مسح درست، ورنہ نہیں۔ چھوٹی تین انگلیوں کے مقدار ٹخنہ کھلا ہو تو موزہ پر مسح درست نہیں۔ مسح اس موزہ پر درست ہے کہ جس میں ایک طرف سے دوسری طرف پانی نہ پہنچے۔

## موزوں کا مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان چیزوں سے مسح بھی ٹوٹتا ہے۔ مدت پوری ہونے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر وضو باقی ہے تو صرف پاؤں کا دھونا کافی ہے۔ موزہ اتارنے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ اگرچہ ایک ہی اتارا ہو اسی طرح اگر موزہ سے ایک پاؤں آدھے سے زیادہ باہر آیا مسح ٹوٹ گیا ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

# حیض کا بیان

مولیٰ کریم فرماتا ہے:

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾

(پارہ: ۲، سورۂ بقرہ، آیت: ۲۲۲)

ترجمہ: ''اے (محبوب) آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں۔ آپ فرمادو وہ گندی شے ہے تو حیض کے دِنوں میں عورتوں سے الگ رہو۔ اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک وہ پاک نہ ہوں۔ پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جس جگہ سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔ بیشک اللہ پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے پاک رہنے والوں کو۔''

## حیض ونفاس اور استحاضہ کا حکم

بالغہ عورتوں کو جو عادۃً خون آتا ہے۔ وہ حیض ہے کہ اس میں بدبو ہوتی ہے۔ حیض کی کم مدت تین دن تین راتیں بہتر گھنٹے بنتے ہیں۔ زیادہ مدت دس دن دس راتیں ہیں۔ ایک منٹ بھی تین دن تین راتوں سے کم اور دس دن اور دس راتوں سے زیادہ ہوا وہ حیض نہیں وہ استحاضہ ہے۔

## حیض کے چھ رنگ ہیں

(۱) کالا، (۲) سرخ، (۳) سبز، (۴) پیلا، (۵) میلا، (۶) مٹیلا۔

دفعہ شبہ کے لیے نقطہ فقہیہ: عورتوں کو جو سفید رنگ رطوبت آتی ہے وہ حیض نہیں بلکہ وہ ایک بیماری ہے۔

## نفاس کیا ہوتا ہے

نفاس وہ ہوتا ہے جو عورتوں کو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے۔

## نفاس کی مدت شرعی

چالیس دن چالیس راتیں ہیں۔ چالیس دن کے بعد یا اندر جس دن بھی نفاس بند ہو جائے۔ غسل کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے۔ مگر یاد رکھیں کہ گھٹ مدت نفاس کی کوئی حد نہیں طہر شرعی کی مدت کم از کم پندرہ دن ہے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

## حیض نفاس والی عورتوں کا حکم

مثلاً حیض نفاس والی عورتوں کو قرآن مجید پڑھنا قطعاً حرام ہے۔ ان سب کو فقہ، تفسیر، حدیث کی کتابوں کو پکڑنا، چھونا مکروہ ہے۔ مگر معلّمہ کو حیض نفاس آتا ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے ہجے کرائے جائز ہے۔ ان دنوں میں مسجد میں جانا، سجدۂ تلاوت کرنا، طوافِ بیت اللہ شریف کرنا اگرچہ مسجدِ حرام کے باہر سے ہو۔ نماز پڑھنا، روزہ رکھنا حرام ہے۔ مگر ان دِنوں کی نمازیں معاف ہیں روزوں کی قضا باقی دِنوں میں فرض ہے۔

## استحاضہ کا حکم

خونِ استحاضہ میں بدبو نہیں ہوتی بلکہ ایک بیماری ہے۔ جو رحم سے نہیں آتا بلکہ شرمگاہ میں ایک رگ کا نام عاذِلؔ ہے۔ اس کے پھٹنے سے خون آتا ہے۔ مستحاضہ کو نماز روزہ معاف نہیں نہ ایسی عورت سے وطی حرام ہے۔ استحاضہ اتنا ہوا کہ وضو کرکے فرض نماز ادا نہیں کرسکتی وہ معذور ہے۔ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرکے ایک وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

# نجاستوں کا بیان

نجاست دو قسم ہے۔ ایک کا حکم سخت اس کو غلیظہ کہتے ہیں، ایک کا حکم ہلکا ہے اس کو خفیفہ کہتے ہیں۔

## نجاستِ غلیظہ کا حکم

یہ کپڑا یا بدن پر درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ اگر بلا پاک کیے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ قصداً پڑھی تو گنہگار ہوگا۔ اگر بہ نیّتِ حقارت پڑھا تو کفر ہوگا۔ اگر نجاست بقدرِ درہم ہے تو اس کا پاک کرنا واجب ہے۔ اگر بِلا پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمہ ہوگی۔ دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ قصداً پڑھا تو گنہگار ہوگا اگر درہم سے کم ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے بِلا پاک کیے پڑھی تو خلافِ سنت ہوگی مگر دوبارہ پڑھنا بہتر ہوگا۔ درہم کی مقدارِ شرعی ہتھیلی کی گہرائی کے برابر ہوتی ہے کہ ہتھیلی کی گہرائی میں پانی ڈالا جائے تو جو گہرائی میں ٹھہر جائے اور اس گہرائی میں پانی رکے ہوئے کی مقدار درہم ہوتا ہے مثلاً پاخانہ، پیشاب، بہتا ہوا خون، پیپ، منہ بھر قے، حیض،

نفاس، استحاضہ کا خون، شہید فقیہ کا خون بدن سے علیحدہ ہوا ہوا۔ ودی، مذی، منی، گھوڑے، خچر کی لید، بھینس، گائے، بیل کا گوبر، اونٹ، بھیڑ، بکری کی مینگنیں نجاستِ غلیظہ ہے۔

کتا، شیر، لومڑ، بلی، چوہا، ہاتھی، بندر، لنگور، چیتا، بھیڑیا، گیدڑ، سوٗر کا پیشاب، پاخانہ اور جو پرندے اڑتے ہیں جیسے مرغا، مرغی، بطخ کی بیٹ، نشہ لانے والی تاڑی، سیندھی، سانپ کا پیشاب پاخانہ، جنگلی سانپ، مینڈک کا گوشت جس میں بہنے والا خون ہو، چھپکلی، گرگٹ کا خون نجاستِ غلیظہ ہے۔

گائے، بیل، بھینس، اونٹ بھیڑ، بکری، گھوڑے، گدھے، خچر اور وہ پرندے جن کا گوشت حرام ہے، شکاری ہوں یا نہ جیسے باز، بہری کا پیشاب، ہاتھی کے سونٹ کی رطوبت، شیر، کتے، چیتے کالعاب دوسرے درندوں کالعاب، نجاستِ غلیظہ ہے۔

## نجاستِ خفیفہ کا حکم

یہ کپڑا یا بدن پر چوتھائی سے کم لگی ہو تو معاف ہے۔ اس سے نماز ہو جائے گی۔ اگر پوری چوتھائی کو لگی تو بلا دھوئے نماز نہ ہوگی۔

## سمجھوتہ فقہی

نجاستِ غلیظہ نجاستِ خفیفہ میں مل گئی تو کُل کا حکم نجاستِ غلیظہ ہوگا۔ جن پرندوں کا گوشت حرام ہے شکاری ہوں یا نہ جیسے کوا، چیل، شکرا، باز، بہری، کوئل، گوہ ان کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔ چمگادڑ کی بیٹ، پیشاب دونوں پاک ہیں۔ حلال پرندے اڑنے والے جیسے کبوتر، ترمینا، مرغابی، بلبل، تیتر، طوطا، قاز، مینولہ، مور ان کی بیٹ پاک ہے ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا ہے۔ حرام جانوروں کا پتا

نجاستِ غلیظہ ہے حلال جانوروں کا پتہ نجاستِ خفیفہ ہے۔

## قاعدہ کلّیہ شرعیّہ ایمانیّہ

پیشاب کی باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کپڑا یا بدن پر پڑ جائیں تو پاک رہیں گے۔

## پانچوں فرض نمازوں اور ان کے پانچوں وقتوں کا بیان

رب العالمین فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

(پارہ ۵، سورۂ نسآء، آیت: ۱۰۳)

ترجمہ: ''بیشک نماز مسلمانوں پر فرض ہے وقت مقرر کیا ہوا۔''

لازم ہے کہ پانچ وقتہ فرض نمازوں کے وقتوں کی رعایت کی جائے۔

مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پارہ ۲۱، سورۂ روم، آیت: ۱۸،۱۷)

ترجمہ: ''پھر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو جب تم شام کرو (نمازِ مغرب وعشا) اور جس وقت تم صبح کرو (نمازِ فجر) اور اسی کی تعریف آسمانوں اور زمین میں ہے اور پچھلے پہر کو (نمازِ عصر) اور جب تمہیں دوپہر ہو (نمازِ ظہر)۔''

## مختصر ضروری تشریح

ان تینوں آیاتِ کریمہ سے پانچ وقتہ فرض نمازوں اور ان کے پانچ وقتوں کا مکمل نقشہ ثابت ہے ایمان والوں پر لازم ہے کہ وہ پانچ وقتہ فرض نمازوں مثلاً فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا کو صحیح وقتوں میں فرائض و واجبات و سنتوں وغیرہ مستحبات کے ساتھ پابندی سے پڑھیں کیونکہ دربارِ الٰہی میں نمازوں کی منظوری کا یہی ایک صحیح معیار ہے۔

## پانچ وقتہ فرض نمازوں کو پابندی کے ساتھ پڑھنے کا مکمل اعلانِ الٰہی

ارشادِ الٰہی ہے:

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ (پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۳۸)

ترجمہ: ''نگہبانی کرو سب نمازوں کی (ارکان و شرائط کے ساتھ) اور درمیانی نماز (عصر کی) اور کھڑے ہو اللہ کے حضور میں ادب سے۔''

اس سے نماز کے اندر قیام کا فرض ہونا ثابت ہوا۔ مشکوٰۃ میں ہے:

اَنْ تَعْبُدُ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔

ترجمہ: ''تُو اللہ کی عبادت کر گویا تُو اسے دیکھتا ہے پس اگر تُو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تمہیں دیکھتا ہے۔''

نتیجہ یہ ہوا کہ صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے اللہ کا خوف دل میں رکھ کر عبادت کرنا، یہی قربِ الٰہی کا درجہ ہے۔

## پانچ وقتہ فرض نمازوں کا حکم اجمالی

رب العزت فرماتا ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ

(پارہ ۱۲، سورۂ ہود رکوع ۱۰)

ترجمہ: ''نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔''

## ایک تشریح ضروری

اہل السنت پر واضح کرتا ہوں کہ دن کے کناروں سے صبح و شام مراد ہیں۔ تو زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے۔ صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں۔ اور رات کے حصوں کی نماز مغرب و عشا ہیں۔

## خلاصہ تشریح مذکور

پانچ وقتہ فرض نمازوں کو باشرائط و ارکان اور اوقاتِ صحیحہ کے ساتھ ادا کرنا، اسلام کا ستون، دین کی شوکت، مومن کی معراج، اجتماعِ تنظیم مر[illegible]، اطاعت اور دین و دنیا کی بھلائی اس پانچ وقتہ فریضۂ نماز سے وابستہ ہے۔ سفر ہو یا حضر، مفلس ہو یا امیری ہو بادشاہی ہو، فقیری ہو، آزادی ہو غلامی ہو، نوکری ہو فارغ البالی ہو غرضیکہ جب تک بدن میں جان ہے نماز کی عین فرضیت قائم ہے۔ غور کریں کہ ایک وقت نہر رحمت کے پانی میں نہانے [illegible]ن صاف ہو جاتا ہے تو پانچ وقت نہانے سے یقیناً اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔ پھر قوتِ روحانی قوی و غالب ہو جاتی ہے۔ اور قوت حیوانی مغلوب ہو کر کٹ جاتی ہے۔ تو برادرانِ اہلِ سنت اللہ تعالیٰ کے دربار میں صدق دل اور خلوصِ نیت کے ساتھ عقیدت مندی سے یہ عہد کریں کہ ہم تیری بندگی پانچ وقتہ

فریضۂ نماز سے منہ نہیں موڑیں گے اور زندگی بھر میں اس فریضہ کو ادا کرتے رہیں گے۔

بندہ آمد از برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

علاوہ اس کے نماز ریاکاری سے بھی بالکل خالی ہو۔

## اشعار

بزمین چو سجدہ کردم ز زمین ندا بر آمد
کہ مرا خراب کردی تو بہ سجدۂ ریائی
بطوافِ کعبہ رفتم بحرم رہم نہ دادند
کہ برونِ در چہ کردی کہ درونِ خانہ آئی

---

اِنفعال جرم بہتر از غرور طاعت است
مظہر اے دور از حقیقت بر نماز خود مناز

---

جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

## حکم کلیہ شرعیہ

ہر عاقل، بالغ، مسلمان مرد، مکلف پر نماز پانچ وقتہ عین فرض ہے کہ نماز کی فرضیت کا منکر بالاتفاق و بالاجماع کافر ہے جو قصداً ایک وقت بھی نماز چھوڑ دے وہ فاسق ہے۔ بلکہ جو مسلمان ہو کر نماز نہ پڑھے اسے قید کیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ توبہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔

## والدین پر اولاد کے لیے شرعاً نماز کی تربیت ضروری ہے

اولاد کی عمر جب سات برس کی ہو تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے۔ جب دس برس کی عمر ہو تو ان کے بستر ے الگ کر دیئے جائیں اور مار کر نماز پڑھائی جائے۔ مگر ہاتھ سے صرف تین مرتبہ مارا جائے نہ تین مرتبہ سے زیادہ مارا جائے نہ لکڑی وغیرہ نہ اینٹ سے۔ اسی طرح استاذ کو تعلیم علوم وغیرہ دینے کے لیے تین مرتبہ مرنے کی اجازت ہے اور بے روز کو بھی تین مرتبہ مار کر روزہ رکھوایا جائے۔

## انسان پر نماز فرض ہونے کا صحیح معیار شرعی

ادنیٰ عمر لڑکا بالغ ہونے کی مدت بارہ برس ہے اور لڑکی بالغہ ہونے کی عمر نو برس ہے اور زیادہ عمر دونوں کی پندرہ برس رکھی گئی ہے اگر اس مدت کے درمیان لڑکا لڑکی دعویٰ بالغ ہونے کا کریں تو شرعاً بلاقسم مقبول ہوگا۔ اگر لڑکا بارہ برس سے پہلے اور لڑکی نو برس سے پہلے دعویٰ بالغ ہونے کا کرے تو مقبول نہیں کیونکہ نماز باعتبار برسوں کے عین فرض ہوتی ہے اگر چہ اس وقت تک علامت بالغ ہونے کی ظاہر نہیں ہوئی۔

## وہ عذر جن کی وجہ سے نماز معاف ہے

حیض، نفاس، غشی، نسیاں، دیوانگی، نیند۔

## نمازِ فجر کا وقت

طلوعِ صبح صادق سے چوڑی چوڑی لمبی سفیدی پھیلنے اور سورج نکلنے سے پہلے تک معتبر ہے مگر اس قدر تاخیر افضل ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اجالا ہونے سے مسلمانوں کے چہروں پر اعمال صالحہ کی وجہ سے انوارِ الٰہی چمکتے

ہوئے نظر آئیں یہی فیصلہ شرعاً صحیح ہے۔

## نمازِ ظہر و جمعہ کا وقت

آفتاب ڈھلنے سے نمازِ ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے کہ ہر ایک چیز کا سایہ سوا سایہ اصلی کے دوگنا ہو جائے یہی فیصلہ فقیہہ شرعیہ ہے۔ (متون)

## نمازِ عصر کا وقت

وقتِ ظہر ختم ہونے کے بعد سوا سایہ اصلی کے دو مثل ہونے سے سورج ڈوبنے تک ہے۔ مگر دو مثل گزرنے کے بعد آفتاب زرد ہونے سے پہلے اور بادل کے دن جلدی پڑھنا افضل ہے۔ (از افاداتِ رضویہ)

## سایہ اصلی معلوم کرنے کا طریقہ

کہ ہموار زمین پر ایک گول دائرہ کھینچ کر اس میں سیدھی لکڑی وغیرہ گاڑی جائے۔ پھر جب سایہ لکڑی کے سر سے گذرا وقت ظہر کا شروع ہوا۔ مگر زوال کے بعد۔ جاڑوں میں جلدی اور گرمیوں میں دیر کر کے پڑھنا افضل ہے۔ یہی صحیح فیصلہ شرعی ہے۔ (کثیر کتبِ فقہ)

## نمازِ مغرب کا وقت

غروبِ آفتاب سے غروبِ شفق تک ہے۔ شفق وہ سفیدی ہے جو جانب مغرب سرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ مگر آفتاب غروب ہوتے ہی تیاری کر کے جلدی پڑھنا افضل ہے۔ (متون)

## نمازِ عشا اور وتر کا وقت

شفق غائب ہونے سے صبح صادق سے پہلے تک ہے مگر تہائی رات تک اور بادل کے دن جلدی پڑھنا افضل ہے۔ (درِ مختار و عالمگیری)

## قاعدہ کلیہ شرعیہ فقہیہ

طلوعِ سورج، سر پر سورج، غروب سورج، ان تینوں وقتوں میں فرض، واجب، سنت، نفل، ادا، قضا، سجدۂ تلاوت، سجدۂ سہو جائز نہیں مگر اس دن کی نمازِ عصر نہیں پڑھی تو سورج ڈوبنے سے پہلے تکبیر تحریمہ پڑھ کر پڑھ لے۔ مگر اتنی تاخیر کرنے سے وقت مکروہ تحریمہ میں پڑھی۔ جس کا پھر صحیح وقت میں دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔
(شامی، عالمگیری، وغیرہ کتب فقہ)

# پانچ وقتہ فرض نمازوں اور جمعہ کی رکعتوں کا صحیح نقشہ اسلامی

## صبح کی نماز

اول دو رکعت سنت پھر دو رکعت فرض پڑھے کُل چار رکعت ہیں۔

## ظہر کی نماز

اول چار رکعت سنت پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل پڑھے کُل بارہ رکعت ہیں۔

## عصر کی نماز

اول چار رکعت سنت پھر چار رکعت فرض کُل آٹھ رکعت ہیں۔

## مغرب کی نماز

اول تین رکعت فرض پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل پڑھے۔کُل سات رکعت ہیں۔

## عشا کی نماز

اول چار رکعت سنت پھر چار فرض پھر دو سنت پھر دو نفل پھر تین وتر پھر دو نفل پڑھے کُل سترہ رکعت ہیں۔

## جمعہ کی نماز وقتِ ظہر میں ہوتی ہے

اوّل چار رکعت سنت پھر دو رکعت فرض امام کے ساتھ پڑھیں۔اہل السنت پر واضح کرتا ہوں کہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے دیہات میں جمعہ فرض نہیں اور نہ عیدین واجب وہاں ظہر فرض اور پنجگانہ جماعت واجب۔اور شہروں اور قصبات اور بڑے بڑے پرگنے جہاں کوئی حاکم ایسا کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے پر قادر ہو۔وہاں جمعہ فرض اور عیدین واجب۔وہاں ضروریات کی چیزیں ملتی ہوں۔گلی کوچے ہوں مگر گاؤں میں لوگ نمازِ جمعہ پڑھیں تو انہیں چار رکعت ظہر بہ نیت آخرظہر

احتیاطی عین فرض کی طرح پڑھنا سخت ضروری ہے۔شہر میں بھی بعد جمعہ ظہر احتیاطی پڑھنا بہتر ہے۔مگر یہ احتیاطی نفل کی طرح پڑھیں۔پہلے قعدہ میں عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ کے بعد درود شریف پھر دعا یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک پڑھ کر تیسری رکعت کو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ سے شروع کریں۔

بہتر طریقہ یہ ہے کہ بعد جمعہ اول چار رکعت سنت پھر چار رکعت بہ نیت آخرظہر

احتیاطی پڑھیں پھر دو رکعت سات پھر دو رکعت نفل کُل اٹھارہ رکعت ہیں۔

(قرآن مجید، شامی، دُرِّ مختار، ردُّ المحتار، تفسیر احمدی مصنفہ ملاجیون، طحاوی، عالمگیری، بہارِ شریعت، طحطاوی، فتح القدیر، مرقات برہنہ، کبیری، صغیری، جواہر مجددیہ وغیرہ)

## شرائطِ نماز

نماز کی شرطیں نو ہیں:

۱- نمازی کا بدن پاک ہو۔

۲- نمازی کے کپڑے پاک ہوں۔

۳- نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہو۔

۴- مردوں کو گھٹنوں کے نیچے سے ناف تک بدن کا چھپانا۔ عورتوں کو سر سے پاؤں تک۔

۵- نمازی کا وضو ہو۔

۶- نماز میں کعبہ مکرمہ کی طرف منہ ہو۔

۷- نماز کا وقت صحیح ہو۔

۸- نیت دل سے پکا ارادہ ہو کیوں کہ اعمال نیتوں پر موقوف ہوتے ہیں۔

۹- تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہنا۔

## ارکانِ نماز

نماز کے رکن چھ ہیں:

۱- قیام کرنا نماز میں باطمینان سیدھا کھڑا ہونا کہ بدن کے تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ

پر پورے جم جائیں۔

۲- قراَت مُطلقاً ایک آیت کا پڑھنا کہ حرف صحیح مخرج سے ادا ہوں۔

۳- رکوع کرنا اپنی پیٹھ کو اتنا جھکانا کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں کہ پانی کا کٹورا بھر کر رکھا ہوا ٹھہر جائے۔

۴- سجدہ دو مرتبہ کرنا کہ زمین پر پیشانی پوری جم جائے۔

۵- قعدہَ اخیرہ نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری اَلتَّحِیَّات عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ تک پڑھ لی جائے۔

۶- نماز ختم کرنے پر اَلتَّحِیَّات کو عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ تک پڑھ کر اپنے کسی مخصوص کام سے نماز کا تمام کرنا مثلاً دونوں ہاتھ سے سر پر پگڑی باندھنا، کسی سے مصافحہ کرنا، سر پر چادر وغیرہ اوڑھنا، کپڑا پہننا۔

## واجباتِ نماز

نماز کے واجب بتیس ہیں:

۱- تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کا ہونا۔

۲- الحمد کا پڑھنا اس کی ساتوں آیتیں کہ ہر ایک مستقل واجب ہے۔ ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا بھی چھوڑنا ترکِ واجب ہے۔

۳- سورۃ کا ملانا چھوٹی سورۃ ہو یا تین چھوٹی آیتیں۔

۴- ایک آیت یا دو آیتیں چھوٹی تین آیتوں کے برابر پڑھنا۔

۵- نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت واجب ہے۔

۶- سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملانا فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں، سنت مؤکدہ اور

غیر مؤکدہ، وتروں، نفلوں کی ہر رکعت میں واجب ہے۔

۷- الحمد کا سورۃ سے پہلے پڑھنا۔

۸- ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے الحمد کا ایک مرتبہ پڑھنا۔

۹- الحمد اور سورۃ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو۔ آمین تابع الحمد ہے بسم اللہ تابع سورۃ ہے۔

۱۰- قرأت پڑھ کر متصل رکوع کرنا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو اللہ اکبر تابع رکوع ہے۔

۱۱- دونوں سجدوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو۔

۱۲- تعدیلِ ارکان۔ مثلاً رکوع، سجود، قومہ، جلسہ میں سُبْحَانَ اللہ کا مقدار باطمینان ٹھہرنا۔

۱۳- رکوع سے قومہ کو باطمینان سیدھا کھڑا ہونا کہ بدن کے تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر پورے جم جائیں۔

۱۴- جلسہ کرنا کہ دونوں سجدوں کے درمیان باطمینان سینہ کو اپنے اپنے جوڑوں پر سیدھا کھڑا کرنا۔

۱۵- قعدۂ اوّل میں اَلتَّحِیَّاتُ کو عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک پڑھنے کے مقدار بیٹھنا۔

۱۶- دونوں قعدوں میں اَلتَّحِیَّاتُ کو عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک پڑھنا۔

۱۷- وتروں کی تیسری رکعت میں دعا قنوت پڑھنا۔

۱۸- تکبیر دعا قنوت۔

۱۹- دونوں عیدوں کی چھ تکبیریں۔

۲۰- عیدین میں رکوع کی دوسری تکبیر۔

۲۱- رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔

۲۲- امام کو نمازِ فجر و شام اور عشا کے فرضوں کی پہلی دو رکعت میں قرأت بلند آواز پڑھنا۔

۲۳- باقی نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔

۲۴- رمضان شریف میں وتروں کی تینوں رکعتوں میں قرأت بلند آواز پڑھنا۔

۲۵- واجبوں فرضوں کو اپنے محل میں ادا کرنا۔

۲۶- ہر رکعت میں رکوع کا ایک مرتبہ ہونا۔

۲۷- قعدہ دوسری رکعت سے پہلے کرنا۔

۲۸- چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ بیٹھنا۔

۲۹- نماز میں آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔

۳۰- دو فرضوں یا دو واجبوں یا ایک واجب ایک فرض میں تین تسبیح کا مقدار وقفہ نہ ہونا۔

۳۱- امام جب قرأت پڑھے بلند آواز ہو یا آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔

۳۲- سوا قرأت کے تمام واجبوں میں امام کی متابعت کرنا۔

## سجدۂ سہو ادا کرنے کا طریقۂ شرعی

نماز کا کوئی واجب بھول جائے تو نماز کا قعدۂ اخیر میں اَلتَّحِیَّاتُ کو عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک پڑھ کر دائیں طرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللہ کہہ کر دو سجدے کر کے بیٹھے پھر اَلتَّحِیَّاتُ پھر درود شریف پھر دعا رَبِّ اجْعَلْنِیْ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک پڑھ کے پہلے دائیں پھر بائیں طرف السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہہ کر نماز سے فارغ ہو جائے۔

کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیت کے مقدار یا زیادہ دیر ہوئی سجدہ سہو ادا کرے۔

الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدۂ سہو کرے۔سورۃ پہلے پڑھی پھر الحمد یا الحمد اور سورۃ دونوں کے درمیان تین مرتبہ سبحان اللہ کا مقدار خاموش رہا سجدۂ سہو ادا کرے۔

اگر قعدہ اولیٰ کو بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا اگر بیٹھنے کے قریب ہے تو یاد آتے ہی وجوباً بیٹھ جائے سجدۂ سہو واجب نہیں۔اگر قریب کھڑا ہونے کے ہے تو نہ بیٹھے آخر میں سجدہ سہو ادا کرنے سے نماز ہو جائے گی۔یہ حکم امام اور منفرد دونوں کے لیے ہے اگر مقتدی ہے تو تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا پھر امام کی متابعت میں وجوباً بیٹھے گا۔اگر نہیں بیٹھے گا تو نماز مقتدی کی فاسد ہوگئی۔

**مسئلہ:** اگر قعدۂ اخیرہ کو بھول کر پانچویں رکعت کو کھڑا ہوا جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا قعدۂ اخیرہ کی طرف واپس آے تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔

**مسئلہ:** اگر عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھ کر پانچویں رکعت کو کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تو ایک رکعت اور ملائے۔چار فرض ہوں گے۔دو نفل۔اگر چھٹی رکعت نہیں ملائی تو چار رکعت فرض ہوں گے ایک رکعت باطل ہوگی۔مگر سجدۂ سہو تینوں صورتوں میں واجب ہوگا۔اگر قعدۂ اخیرہ کو بھول گیا اور کھڑے ہو کر پانچویں رکعت کو پڑھا۔پھر چھٹی رکعت کو پڑھ کر سجدۂ سہو کرے تو چھ رکعت نفل ہو جائیں گے فرض دوبارہ پڑھے۔

**مسئلہ:** جو امور شرعاً امام پر فرض واجب ہیں وہی مقتدی پر فرض واجب ہیں ان کو امام کے ساتھ ادا کرے۔

**مسئلہ:** اگر ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع یا قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو سجدۂ سہو ادا کرے۔

**مسئلہ:** اگر قعدۂ اولیٰ میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھا یا اتنا مقدار خاموش رہا تب بھی سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

**مسئلہ:** اگر امام ان نمازوں میں جن میں بلند آواز پڑھنا واجب ہے پوشیدہ پڑھا اور جن نمازوں میں پوشیدہ پڑھنا واجب ہے ان میں پکار کر پڑھا تو سجدۂ سہو لازم ہوگا۔

**مسئلہ:** اگر ایک شخص نے چار رکعت نفل شروع کیے دو رکعت پڑھ کر دو رکعت کو توڑ دیا اگر قعدۂ اول میں بقدرِ تشہد بیٹھ گیا تب تو دو رکعت قضا کرے کیونکہ نوافل قصداً شروع کرنے سے واجب ہو جاتے ہیں۔

## سجدۂ تلاوت کا بیان۔

### سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی شرطیں

سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی وہی شرطیں ہیں جو جوازِ نماز کے لیے ہیں مثلاً بدن پاک ہو، کپڑے پاک ہوں، سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی جگہ پاک ہو، سترِ عورت مردوں کا ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک عورتوں کا سر سے پاؤں تک بدن ڈھکا ہوا ہو۔ باوضو ہو، کعبہ مکہ مکرمہ کی طرف منہ ہو، وقت صحیح ہو، نیت دل سے پختہ ارادہ ہو، تکبیر تحریمہ ہو۔

### سجدۂ تلاوت

ہر مسلمان مرد، عاقل، بالغ مکلّف پر آیت سجدہ پڑھنے سننے سے واجب ہے

جاتا ہے۔ کافر، مرتد، دیوانہ، نابالغ، حیض، نفاس والی عورت پر پڑھنے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔

اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میں نیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے واسطے سجدۂ تلاوت کرنے کی اللہ اکبر کہہ کر منہ طرف کعبہ مکرمہ کے سجدہ میں جائے تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے سجدۂ تلاوت ادا ہوگیا۔ سجدۂ تلاوت میں ہاتھ اٹھانا، رکوع کرنا، دائیں بائیں سلام پھیرنا، تشہد پڑھنا واجب نہیں۔

## قرآن مجید میں سجدۂ تلاوت چودہ ہیں:

۱- آخر سورۂ اعراف میں۔
۲- سورۂ رعد میں وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ۔
۳- سورۂ نحل میں وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ۔
۴- سورۂ بنی اسرائیل: خُشُوْعًا۔
۵- سورۂ مریم: سُجَّدًا وَّبُکِیًّا۔
۶- سورۂ حج: مَا یَشَآءُ۔
۷- سورۂ فرقان: لَھُمْ سُجُدُوْا۔
۸- سورۂ نمل: رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔
۹- سورۂ سجدہ: اِنَّمَا یُؤْمِنُ۔
۱۰- سورۂ ص: حُسْنَ مَاٰبٍ۔
۱۱- سورۂ حٰم سجدۃ۔
۱۲- سورۂ نجم: فَاسْجُدُوْا۔
۱۳- سورۂ انشقاق: یَسْجُدُوْنَ۔

۱۴- سورۂ علق: وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ۔

**مسئلہ:** اگر امام نے آیتِ سجدہ پڑھی اور مقتدی نے سنی تو سجدہ مقتدی پر واجب ہے۔

**مسئلہ:** نشئی نے آیتِ سجدہ سنی یا سونے والے کو سجدہ آیت پڑھنے پر اطلاع ہوگئی تو سجدہ واجب ہوگا۔

**مسئلہ:** ایک آدمی نماز میں نہ تھا اس نے امام سے آیتِ سجدہ سنی یا جس رکعت میں داخل ہوا اس رکعت میں سنی تو سجدہ نماز سے فارغ ہوکر ادا کرے۔ اگر نماز میں امام کے سجدہ کرنے سے پہلے داخل ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ کرے۔

**مسئلہ:** اگر ایک مقام میں ایک ہی آیت سجدہ کئی مرتبہ پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہوگا

**مسئلہ:** اگر ایک ہی آیت سجدہ کئی مجلسوں میں پڑھی جائے یا بہت آیتیں سجدہ ایک ہی مجلس میں پڑھی جائیں تو ایک سجدہ کافی نہ ہوگا۔

**مسئلہ:** ایک شخص نے ایک مجلس میں آیتِ سجدہ پڑھی پھر اسی مجلس میں دوسرے آدمی سے اسی آیتِ سجدہ کو سنا تو ایک ہی سجدہ کرے گا۔ (درِ مختار رد المحتار)

**مسئلہ:** ایک شخص آیتِ سجدہ پڑھ کر اسی مجلس میں کھانا کھانے لگا یا تین پانچ قدم چلا یا درس و تدریس یا خرید و فروخت میں مشغول ہوا۔ اسی جگہ اسی آیتِ سجدہ کو پڑھنے لگا تو اس شخص پر دو سجدے واجب ہوں گے۔ کیونکہ اس شخص کی مجلس بدل گئی اور تبدیلی تین یا زیادہ قدم چلنے میں حقیقۃً ہوگی اور باقی صورتوں میں حکماً۔

**مسئلہ:** ایک آدمی نے ایک ہی آیتِ سجدہ کو آتے بھی پڑھا اور جاتے بھی مگر سننے والوں نے ایک ہی مجلس میں سنا تو پڑھنے والے پر دو سجدے ہوں گے اور سننے والوں پر ایک کیونکہ پڑھنے والے پر بوجہ تبدیلی مکان دو سجدے واجب اور سننے والوں پر بوجہ اتحاد مکان ایک سجدہ واجب ہوگا۔

**مسئلہ:** تلاوت کرنے والا ایک آیت سجدہ کو چھوڑ کر باقی ساری سورۃ پڑھے تو یہ فعل

مکروہ ہے۔علاوہ اس کے تلاوت کرنے والاا گرآیت سجدہ کو آہستہ پڑھے تو افضل ہے۔

**مسئلہ:** تانا تننا۔نہر یا دریا یا حوض میں تیرنا درخت کی ایک شاخ سے دوسری شاخ پر جانا،ہل جوتنا،دائیں چلانا،چکی کے بیل کے پیچھے پھرنا،عورت کا بچہ کو دودھ پلانا،ان سب صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے جتنی مرتبہ پڑھے گا یا سنے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے۔(غنیہ،درمختار)

یہی حکم کولھو کے بیل کے پیچھے چلنے کا ہونا چاہیے۔

## نماز کی سنتوں کا بیان

نماز کی سنتیں پچاس ہیں:

۱- اذان کا پڑھنا

۲- دونوں ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا۔

۳- دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔

۴- دونوں ہتھیلیوں اور انگلیوں کا پیٹ قبلہ رُو ہونا۔

۵- وقت تکبیر تحریمہ سر کو نہ جھکانا۔

۶- تکبیر تحریمہ پڑھنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا۔

۷- تکبیر دعا قنوت۔

۸- اور تکبیر عیدین میں مردوں کا کانوں تک ہاتھ اٹھانا اور عورتوں کا مونڈھوں تک۔

۹- امام کا تکبیر تحریمہ اور اٹھتے بیٹھتے تکبیروں میں بلند آواز اللہ اکبر کہنا۔

۱۰- امام کا اللہ اکبر کہنا۔

۱۱- اور السلام علیکم و رحمۃ اللہ بلند آواز کہنا۔

۱۲- سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ۔

۱۳- اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

۱۴- مرد کا تکبیر تحریمہ پڑھ کر ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی کی پیٹھ پر بچھانا، عورت بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پیٹھ پر داہنی ہتھیلی رکھے۔

۱۵- پھر سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ

۱۶- پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

۱۷- پھر بِسْمِ اللّٰہِ

۱۸- پھر اَلْحَمْد ختم ہونے پر آمین

۱۹- ان چاروں کو آہستہ پڑھنا۔

۲۰- رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم تین مرتبہ پڑھنا۔

۲۱- رکوع میں دونوں گھٹنوں کو مضبوط پکڑنا۔

۲۲- دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھنا۔

۲۳- عورتوں کا رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا انگلیاں ملائی رکھنا۔

۲۴- رکوع میں ٹانگوں کا سیدھا رکھنا۔

۲۵- اللہ اکبر پڑھ کر رکوع کرنا۔

۲۶- اللہ اکبر کی رے پر جزم پڑھنا۔

۲۷- رکوع میں پیٹھ کو خوب بچھانا کھجوڑا اپنی اپنی جگہ پر پورے جم جائیں اور کٹورا پانی کا بھر کر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔

۲۸- عورتین رکوع میں اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور گھٹنوں پر زور

دیں۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں پاؤں جھکے ہوں۔

۲۹- سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین مرتبہ پڑھنا۔

۳۰- امام کا رکوع سے اٹھ کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا۔

۳۱- مقتدی کا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا۔

۳۲- اکیلا ہو تو دونوں کا کہنا۔

۳۳- سجدے میں جانا۔

۳۴- سجدے سے اٹھنا۔

۳۵- سجدے میں دونوں ہاتھوں کا زمین پر اکٹھا رکھنا۔

۳۶- سجدے میں جاتے ہوئے پہلے زمین پر دونوں گھٹنوں کا بلاعذر اکٹھا رکھنا۔

۳۷- پھر دونوں ہاتھ

۳۸- پھر ناک

۳۹- پھر پیشانی رکھنا

۴۰- پھر الٹا، اول پیشانی

۴۱- پھر ناک

۴۲- پھر دونوں ہاتھ

۴۳- پھر بلاعذر دونوں گھٹنے اکٹھے اٹھانا

۴۴- مردوں کا دونوں ہاتھ زمین اور رانوں کو پیٹ سے علیحدہ رکھنا۔ عورتوں کا ملا کر۔

۴۵- مردوں کا اَلتَّحِیَّاتُ میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا داہنا پاؤں کھڑا کرنا ایڑی اوپر رکھنا۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا اور قبلہ رُو ہونا سنت اور دونوں پاؤں کی بلا چھوٹی انگلیوں اور انگوٹھے کے تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دونوں انگوٹھوں کا باطن، قیام و سجدہ

دونوں صورتوں میں زمین وغیرہ شی کی سطح ظاہری پر تکمیل عمل نماز کے لیے لگنا فرض یاد رکھیں اگر سنت ادا نہ ہوئی تو نماز ناقص۔ واجب ادا نہ ہوا تو سجدۂ سہو سے تکمیل نماز اگر فرض ادا نہ ہوا تو نماز نہ ہوگی۔

۴۶- عورتوں کا دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال کر بیٹھنا سنت۔

۴۷- سجدے میں مردوں کا دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا اور پیٹ کو رانوں سے اور کلائیاں زمین پر بلا عذر شرعی نہ لگانا نہ بچھانا۔

۴۸- عورتوں کا سمٹ کر سجدہ کرنا۔ بازوؤں کو پہلوؤں سے ملائیں۔ پیٹ کو رانوں پنڈلیوں دونوں اور پنڈلیاں زمین سے۔

۴۹- دونوں سجدوں کے درمیان تشہد کی طرح بیٹھنا کہ بایاں قدم بچھانا، داہنا کھڑا کرنا، ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا، سجدے میں انگلیوں کا قبلہ رو ہونا اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھنا۔

۵۰- جب دونوں سجدے کر لے تو دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا۔

## سنیوں حنفیوں کے لیے قاعدہ کلیہ شرعیہ

چار فرضوں، تین فرضوں، دو فرضوں، تین وتروں، چار سنت مؤکدہ، دو سنت مؤکدہ، دو نفلوں کی دوسری، تیسری، چوتھی رکعت میں ثنا، اعوذ نہ پڑھنا اور دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھنا داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رو کرنا یہ مردوں کے لیے مخصوص ہے۔ عورتوں کا دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا۔ داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا اور بایاں بائیں پر انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔ نہ کھلی ہوں نہ ملی ہوئی۔ انگلیوں کے کنارے

دونوں گھٹنوں کی ہڈیوں کے کنارے پر رکھنا۔

یاد رکھیں سنت مؤکدہ یہ ہیں:

دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے، چار رکعت نمازِ ظہر سے پہلے، دو بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشا کے بعد، چار جمعہ سے پہلے، چار جمعہ کے بعد پڑھے۔ پھر کل بائیس رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔ (غنیہ وعامہ کتب فقہ)

## سنّتِ فجر پڑھنے کا صحیح فیصلہ شرعی

نمازِ نفل اور سنتِ فجر گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ سنتِ فجر کی پہلی رکعت میں قُلْ یَاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ الکافرون چوتھائی قرآن مجید کے برابر اور قل ھو اللہ تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ اگر صبح کو سو گیا حتیٰ کہ سورج نکل آیا تو زوال سے پہلے فرض اور سنت دونوں کو قضا پڑھنا ضروری ہے۔ زوال کے بعد بھی اگر سنت کو قضا پڑھے تو جائز اور موجبِ ثواب ہے۔ اگر کوئی گھر میں سنت فجر پڑھ کر نہیں آیا اور دیکھے کہ جماعت کھڑی ہوگئی ہے اور اس کو یقین ہے کہ سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جاؤں گا مگر جن صفوں میں جماعت کھڑی ہے ان میں شامل ہو کر نہ پڑھے۔ کیونکہ سنت جماعت میں شامل ہو کر اور پاس کھڑے ہو کر پڑھنا مکروہ ہے۔ مسجد کے اندر جماعت ہو تو باہر پڑھ لے باہر ہو تو اندر پڑھ لے۔ مگر حجرہ یا مسجد کے ستون وغیرہ کسی چیز کی آڑ میں پڑھے اور اگر یہ خوف ہو کہ سنتیں پڑھ کر شریک جماعت نہ ہو سکوں گا تو سنت چھوڑ دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور جب تک سورج نہ نکلے ہو سکے تو درود شریف و وظائف وغیرہ ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور سنتوں کو سورج ایک دو نیزے نکلنے کے بعد پڑھے۔ اگر مجبوراً کوئی کام پڑھائی، سفر، کھیتی، سوداگری، نوکری وغیرہ کا ہو تو چلا جائے جیسے بھی ممکن ہو سنت فجر

ترک نہ کرے پڑھ لے حضور محمد مصطفی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ سنت فجر نہ چھوڑو اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آپڑیں کیونکہ سنت فجر دنیاو مافیہا سے بہتر ہیں۔

## سب سنتوں سے قوی تر سنت فجر ہیں

جمہور علمائے اہل السنت سنتِ فجر کو واجب کہتے ہیں اور سنتِ فجر کی مشروعیت کا اگر کوئی شبہۃً انکار بوجہ جہالت کرے تو خوفِ کفر ہے اور اگر دانستہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی یہی وجہ ہے کہ یہ سنتیں بلا عذر شرعی نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہیں۔ نہ سواری پر نہ چلتی گاڑی پر ان کا حکم مثلِ وتر ہے۔

## اصح حکم شرعی یہ ہے

کہ سنتِ فجر کے بعد ظہر کی پہلی چار سنتوں کا مرتبہ ہے، پھر مغرب کی سنتیں پھر عشا کی، حدیث میں خاص ان کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جو انہیں ترک کرے گا اسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔

(درِ مختار، ردالمحتار، مسلم، ترمذی، فتح القدیر، ابوداؤد وغیرہ)

## سنیوں حنفیوں کے لیے شرعی سمجھوتہ

اگر جماعت ظہر کھڑی ہوگئی اور کوئی آکر پہلی چار سنتیں چھوڑ کر جماعت میں شامل ہوگیا تو سنتوں کو فرضوں کے بعد پڑھے۔ اول دو رکعت سنت ادا کرے پھر چار رکعت سنت پڑھے۔ جمعہ وظہر کی سنتیں پڑھنے میں خطبہ یا جماعت شروع ہوگئی تو چار رکعت پوری کرلے۔ حضور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعت پر محافظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام فرمادے گا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات فرماتے ہیں کہ جو شخص آفتاب ڈھلنے کے بعد نمازِ ظہر سے

پہلے چار رکعتیں پڑھے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، بہارِ شریعت، کنزالدقائق وغیرہ)

## سنتِ غیر مؤکدہ پڑھنے کا صحیح طریقہ مسنون

نمازِ عصر، نمازِ عشا کی چار سنتوں کی دوسری رکعت کا قعدۂ اوّل کو اَلتَّحِیَّاتُ سے عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پھر درود شریف پھر یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک پڑھ کر پھر تیسری رکعت کو سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ سے شروع کر کے نماز کو پورا کرے یہی فیصلہ مفتیٰ بہ ہے اور اکثر لوگ ان سنتوں کو اس طریقے پر پڑھنے سے بالکل غافل ہیں۔

## نمازِ عصر کی سنتوں پر تفریع

حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص نمازِ عصر کی پہلی چار سنتیں پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرمادے گا۔ علاوہ اس کے حضور علیہ السلام نے مجمع صحابہ میں جس میں حضور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ فرمایا کہ جو شخص عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے گا اسے آگ نہ چھوئے گی۔

## سنتِ مغرب کے فضائل

رزین نے مکحول سے روایت کی۔ فرماتے ہیں کہ جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔ اس کی نماز دفترِ علیین میں لکھی جاتی ہے۔ اور انہیں کی روایت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ مغرب کی سنتوں کو جلدی پڑھو کہ وہ فرضوں کے ساتھ دفترِ اعمال میں پیش ہوتی ہیں۔

## نمازِ اوّابین

حدیثِ ترمذی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے۔ ان کے درمیان کوئی بُری کلام نہ کرے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر ثواب لکھا جائے گا۔

حدیث طبرانی میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگر چہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

## نمازِ اوّابین پڑھنے کا طریقہ

نمازِ اوابین میں چھ رکعتیں ہیں۔ ہر ایک رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین تین مرتبہ پڑھیں۔

## نمازِ غوثیہ

جو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی بہجۃ الاسرار میں اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہم حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ:

بعد نمازِ مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل هو الله احد پڑھے سلام کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گیارہ بار درود وسلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے:

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔

ترجمہ: "اے اللہ کے رسول اے اللہ کے نبی میری فریاد کو پہنچئے اور مدد کیجیے۔ میری حاجت پوری ہونے میں اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔"

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر یہ کہے:

يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ وَ يَا كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِيْ وَ اَمُدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ۔

ترجمہ: "اے جن و انس کے فریاد رس اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ، میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجیے میری حاجت پورا ہونے میں اے حاجتوں کو پورا کرنے والے۔"

## نمازِ عشا کی سنتیں پڑھنے کا طریقہ

نمازِ عشا کی پہلی چار سنتیں صحیح محبت اور سچی عقیدت مندی کے ساتھ پڑھنا بہت ہی افضل و ثواب ہے اور ایمان والوں کے لیے محبت و عشق کے ساتھ پڑھنا ایک رکن ایمان ہے۔ (طبرانی، کبیر، عمدۃ الرعایہ شرح وقایہ وغیرہ)

**مسئلہ:** اگر کسی نے چار رکعت سنتِ عصر یا چار رکعت سنتِ عشا یا چار رکعت نفل کو قصداً شروع کیا تو توڑ دینے سے چاروں کی قضا واجب ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

## ایک نقطۂ فقہی یاد رکھیں

امام السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں اپنے دائیں بائیں فرشتوں اور اپنے مقتدیوں اور ان کے فرشتوں کی بھی نیت کرے اور مقتدی اپنے دائیں بائیں فرشتوں اور سب نمازیوں اور اپنے امام اور ان کے فرشتوں کی بھی نیت کرے۔ اگر امام سامنے ہو تو

دونوں طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے۔ اگر نمازی اکیلا ہو تو صرف اپنے دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے۔ امام کا السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے بعد داہنی طرف بیٹھ کر دعا مانگنا افضل ہے۔ مگر مقتدیوں کے سامنے بھی منہ کر کے دعا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ سامنے کوئی نماز نہ پڑھتا ہو۔

## مُستحبّاتِ نماز

### نماز کے مستحب سولہ ہیں

۱- نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کا انگوٹھا دونوں کانوں تک پہنچانا۔
۲- حالتِ قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا۔
۳- قیام کے وقت دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ رکھنا۔
۴- رکوع کرتے وقت اپنے دونوں پاؤں پر نظر رکھنا۔
۵- سجدوں میں ناک کو دیکھنا۔
۶- قعدہ میں گود کو دیکھنا۔
۷- رکوع سجود میں پانچ پانچ مرتبہ تسبیح پڑھنا۔
۸- پہلی مرتبہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہتے ہوئے داہنے کندھے کو دیکھنا دوسری مرتبہ بائیں کندھے کو۔
۹- وقتِ تکبیر تحریمہ مَردوں کا دونوں ہاتھ بلا عذر کپڑوں سے باہر نکالنا۔
۱۰- عورتوں کا کپڑوں کے اندر رکھنا۔
۱۱- جمائی آوے تو منہ کو بند کرنا نہ رُکے تو ہونٹوں کو دانتوں کے نیچے دبانا اس پر بھی نہ رُکے تو داہنا ہاتھ سیدھا یا بایاں الٹا منہ پر رکھے۔ اس پر بھی نہ رُکے تو

قیام میں بائیں ہاتھ کی پیٹھ سے منہ ڈھانکنا کیوں کہ جمائی آنے والی ہو تو منہ کو کھول دیتی ہے۔ شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے اور شیطان قہقہہ کرتا ہے اور جو منہ سے نکلتا ہے وہ شیطان کا تھوک ہوتا ہے۔

## عقیدۃً جمائی روکنے کا مجرب طریقہ

جب جمائی آئے تو مومن اپنے دل میں عقیدۂ ایمانی قائم کرے کہ کُل انبیاء علیہم السلام جمائی سے محفوظ ہیں نبیوں کو جمائی نہیں آتی تھی۔ جمائی فوراً رک جائے گی۔

۱۲- جس طرح بھی ہو سکے کھانسی کو روکھنا۔

۱۳- جماعت کے انتظار میں صف بنا کر بیٹھو علیحدہ علیحدہ یا حلقہ بنا کر دنیا کی گفتگو کے لیے نہ بیٹھو۔ بلکہ بیٹھ کر تکبیر سنو۔ مکبر جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے تو امام اور مقتدی سب کا کھڑا ہونا مستحب ہے اول سے کھڑا ہونا خلافِ سنت ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

۱۴- مکبّر جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ پڑھے تو نماز کا شروع کرنا مگر تکبیر ختم ہونے پر شروع کرنا افضل ہے۔

۱۵- مقتدی کا نماز کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔

۱۶- بلا کسی شی کے زمین پر سجدہ کرنا۔ (ہدایہ، شرح وقایہ، کنزالدقائق، بہارِ شریعت وغیرہ)

# مکروہاتِ نماز

## نماز کے مکروہ ستر (۷۰) ہیں

۱- نماز میں کپڑوں یا داڑھی یا بدن سے کھیلنا، کپڑا سمیٹنا مونڈھوں یا سر پر کپڑا

کے کناروں کو لٹکانا۔

۲- نماز میں کرتہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالنا بلکہ پیچھے کی طرف پھینک دینا یا آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھانا یا دامن سمیٹنا۔

۳- نماز میں سخت پیشاب یا پاخانہ یا ہوا کا غلبہ ہونا اسے روک کر نماز پڑھنا۔

۴- سر پر جوڑا باندھا ہوا اور نماز پڑھنا اگر جوڑا باندھا تو نماز فاسد ہوگئی۔

۵- نماز میں سجدہ کی جگہ سے ایک مرتبہ کنکریاں یا مٹی یا گھاس ہٹانا درست دوسری مرتبہ ہٹانا مکروہ تحریمہ۔

۶- انگلیوں کا چٹکانا ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔

۷- نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا۔

۸- نماز میں ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا۔

۹- تشہد یا دونوں سجدوں میں بلا عذر کتے کی مثل بیٹھنا کہ گھٹنوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرینوں کے بَل بیٹھنا۔

۱۰- مرد کا سجدے میں کلائیاں بچھانا۔

۱۱- آدمی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا اگرچہ وہ فاصلہ پر ہو اگر دونوں کے درمیان پردہ یا پیٹھ پیچھے ہو تو جائز ہے۔

۱۲- کپڑے میں ایسا لپٹنا کہ ہاتھوں کا باہر نہ ہونا۔

۱۳- پگڑی کو بلا پیچوں کے باندھنا۔

۱۴- ناک اور منہ دونوں کو چھپانا۔

۱۵- بلا ضرورت کھنکھارنا۔

۱۶- نماز میں قصداً جمائی لینا۔

۱۷- ایسے کپڑوں کو پہن کر نماز پڑھنا کہ جن پر جانداروں کی تصویریں ہوں یا

نمازی کے آگے یا پیچھے یا سر پر یا دائیں یا بائیں یا پیٹھ پیچھے یا محل سجدہ میں۔

۱۸- قرآن مجید الٹا پڑھنا۔

۱۹- کسی واجب کا چھوڑنا مثلاً رکوع، سجود میں بلا عذر پیٹھ کا سیدھا نہ کرنا اسی طرح قومہ جلسہ میں سیدھا ہونے سے پہلے سجدہ کرنا۔

۲۰- امام کا کسی کی خاطر نماز میں قرأت کا بڑھانا۔

۲۱- صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھنا باوجودیہ کہ کرتہ چادر وغیرہ موجود ہے۔

۲۲- صف میں شامل ہونے سے پہلے اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر پھر صف میں داخل ہونا۔

۲۳- زمین چھینی ہوئی یا پرایا کھیت یا جس زمین میں کھیتی موجود ہو یا جتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا۔

۲۴- جب نمازی اور قبر کے درمیان کوئی شی نہ ہو تو قبر کے سامنے نماز پڑھنا۔

۲۵- کعبہ مکرمہ کی چھت پر مطلقاً اور مسجد کی چھت پر بلا عذر نماز پڑھنا مکروہ تحریمہ ہے۔

۲۶- کفار کے بت خانہ میں نماز پڑھنا۔

۲۷- رکوع سجود میں تین مرتبہ سے کم تسبیح پڑھنا۔

۲۸- الٹا کپڑا پہنکر نماز پڑھنا انگرکھا کے بند نہ باندھنا یہ سب مکروہ تحریمہ ہیں۔

۲۹- منہ میں کوئی شے رکھ کر نماز پڑھنا کہ قرأت سے مانع ہو۔ اگر قرأت سے مانع ہو کہ آواز بھی نہ نکلے یا ایسے الفاظ ہوں کہ قرآن مجید کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہے۔

۳۰- کام کاج والے کپڑوں سے نماز پڑھنا۔

۳۱- ننگے سر نماز پڑھنا۔

۳۲- نماز میں پیشانی وغیرہ سے پسینہ ہاتھ وغیرہ سے دور کرنا۔

۳۳- نماز میں انگلیوں پر آیتوں یا سورتوں یا تسبیحوں کا گننا۔

۳۴- سجدہ میں دونوں پاؤں کو کسی شے سے ڈھکنا یا دائیں یا بائیں پاؤں پر بلا عذر شرعی زور ڈالنا۔

۳۵- نماز میں چار زانوں بیٹھنا۔

۳۶- نماز میں انگڑائی لینا یا کھانسنا یا تھوکنا یا صف میں تنہا کھڑا ہونا کہ قیام قعود وغیرہ فعلوں کو باقی نمازیوں کے خلاف کرنا۔

۳۷- مقتدی کا صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا جبکہ صف میں جگہ موجود ہو اگر صف میں جگہ نہ وجود ہو تو کچھ حرج نہیں مگر درمیان صف میں سے کسی کو کھینچ کر اپنے ساتھ مِلا کر امام کے پیچھے کھڑا ہونا افضل ہے۔

۳۸- فرضوں کی ایک رکعت میں ایک آیت یا ایک سورۃ کو بار بار پڑھنا۔

۳۹- بلا عذرِ شرعی سجدہ کو جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے زمین پر ہاتھوں کا رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کا اٹھانا۔

۴۰- رکوع میں سر کا پیٹھ سے اونچا یا نیچا کرنا۔

۴۱- نماز مین بسم اللہ، اعوذ، ثنا، آمین بلند آواز پڑھنا۔

۴۲- نماز میں بلا عذرِ شرعی دیوار یا لاٹھی وغیرہ پر سہارا پکڑنا مگر عذر ہو تو فرضوں، واجبوں، سنتوں میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا بِلا حرج جائز ہے۔

۴۳- نماز میں کرتہ کی آستین بچھا کر اس پر سجدہ کرنا کہ چہرہ پر مٹی وغیرہ نہ لگے۔

۴۴- نماز میں دائیں بائیں طرف جھکنا جھومنا۔

۴۵- بلا عذر امام کا محراب میں تنہا کھڑا ہونا۔

۴۶- نماز میں بلا عذر آنکھوں کا بند کرنا مگر خضوع خشوع کے لیے کرے تو جائز ہے۔

۴۷- نماز میں سجدہ وغیرہ میں انگلیوں کا پھیرنا۔

۴۸- اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں کا اٹھانا۔

۴۹- بلاعذر امام کا دروں میں کھڑا ہونا۔

۵۰- نماز میں تنہا امام کا بلند جگہ کھڑا ہونا مقتدیوں کا نیچے یا امام کا نیچے کھڑا ہونا اور مقتدیوں کا بلند جگہ پر۔

۵۱- مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے اپنے لیے خاص جگہ مقرر کرنا۔

۵۲- بلاخوفِ دشمن تلوار، رائفل، کمان، پستول، پیٹی وغیرہ ہتھیار لگائے ہوئے نماز پڑھنا۔

۵۳- سامنے نجاست، پاخانہ، مردار وغیرہ ہو ایسی جگہ نماز پڑھنا۔

۵۴- بلاعذر ہاتھ سے مکھی پسواڑانا۔

۵۵- ہاتھ میں سامان وغیرہ لیے ہوئے نماز پڑھنا۔

۵۶- سامنے کھیل، تماشا خلافِ شرع کام وغیرہ ہو جو دل کو نماز پڑھنے سے ہٹا رکھے ایسی جگہ نماز پڑھنا۔

۵۷- جلتی ہوئی آگ کے سامنے نماز پڑھنا۔

۵۸- نماز پڑھتے میں اپنے بدن کو دامن یا آستین سے ہوا پہنچانا مکروہ ہے۔

(عالمگیری)

۵۹- عام لوگوں کا راستہ۔

۶۰- کوڑا وغیرہ ڈالنے کی جگہ۔

۶۱- مذبح گاہ۔

۶۲- قبرستان۔

۶۳- غسل خانہ۔

۶۴- نالا۔

۶۵- ڈنگروں کی جگہ۔

۶۶- اونٹ وغیرہ باندھنے کی جگہ۔

۶۷- پاخانہ کی چھت۔

۶۸- اصطبل۔

۶۹- حمام خانہ

۷۰- جنگل میں بلاسترہ جبکہ لوگوں کا آگے سے گزرنے کا خوف ہو ان جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے مگر مقبرہ میں جو جگہ نماز پڑھنے کے لیے مقرر ہو -اس میں قبر نہ ہو وہاں نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے۔ (کتب عامہ)

## مفسداتِ نماز

### نماز کو توڑنے والی چونتیس چیزیں ہیں

۱- نماز میں مطلقاً کلام کرنا قصداً ہو یا بھول کر قلیل ہو یا کثیر مُفسدِ نماز ہے۔

۲- اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دینا یا اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا، جس کا لقمہ لیا ہو وہ نماز میں ہو یا نہ۔

۳- نماز میں عملِ کثیر کرنا جیسے دونوں ہاتھوں سے عمامہ باندھنا یا تہبند، کرتہ پہننا یا پاجامہ یا پیشاب پاخانہ کی وجہ سے بے وضو ہونا۔

۴- قرآن مجید کو دیکھ کر یا غلط پڑھنا۔

۵- نماز میں قلم دوات کاغذ پاس ہے لکھنا شروع کر دینا۔

۶- ناپاک جگہ سجدہ کرنا۔

۷- قبلۂ اقدس کی طرف سے سینہ پھیرنا۔

۸- نماز میں جنون یا بے ہوشی کا آنا۔

۹- نماز میں کسی کو طمانچہ یا کَوڑا یا لاٹھی وغیرہ مارنا۔

۱۰- نماز میں شیطان کا نام سن کر اس پر لعنت بھیجنا۔

۱۱- رکوع سجود والی نماز میں قہقہہ کرنا کہ آس پاس والے سن لیں۔

۱۲- امام کے آگے کھڑا ہونا۔

۱۳- نماز میں کسی سے مصافحہ کرنا۔

۱۴- نماز میں بُری خبر موت یا قتل یا ڈاکا وغیرہ چوری کی سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا۔

۱۵- نماز مین اچھی خبر شادی یا کفار کے ملک کو فتح کرنے یا فرزند پیدا ہونے کی خبر سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھنا۔

۱۶- نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یا اذان کا جواب دیا یا چھینک مارنے والے نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھا تو سننے والے نے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا۔

۱۷- نماز میں اللہ تعالیٰ کا نام مبارک سن کر جَلَّ جَلَالُہٗ کہنا یا سیدنا محمد مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نامِ مبارک سن کر درود شریف پڑھنا۔

۱۸- نماز میں قرآن مجید پڑھ کر کسی چیز پر دم کرنا۔

۱۹- نماز میں دانتوں کے اندر کھانے کی چیز چنے کی مقدار یا زیادہ اس کا کھانا یا پانی پینا یا خون نکلا اور تھوک پر خون کا غالب ہونا یا کچھ کھانا۔

۲۰- فرضوں میں سے کوئی فرض چھوڑنا۔

۲۱- عورتوں نماز میں تھی بچہ نے اس کا دودھ پیا۔

۲۲- نماز میں کھنکارنا کہ جس سے حروف پیدا ہوں جیسے اُف اُف اُخ اُخ یاقِ اس کا معنی ہے نگاہ رکھ۔

۲۳- وقتِ تکبیرِ تحریمہ عورت کے برابر کھڑا ہونا۔

۲۴- نماز میں ڈاڑھی کو تیل لگانا یا کنگھا کرنا یا سرمہ ڈالنا یا عورت کا دنداسہ ملنا۔

۲۵- نماز پڑھتے ہوئے گھوڑے وغیرہ گدھے پر سوار ہونا۔

۲۶- نماز میں دونوں پاؤں کو اُٹھانا نماز نہ ہوگی بلکہ صرف انگلی کی نوک کا زمین پر لگنا جب بھی نماز نہ ہوگی، اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہیں۔

۲۷- نماز پڑھتے ہوئے ایک رکن میں تین مرتبہ کھجلانا یا لکڑی چیرنا پھاڑنا۔

۲۸- نماز میں خدا سے وہ شے مانگنا جو بندوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنِیْ "یا اللہ مجھے طعام دے۔" اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ "یا اللہ مجھے عورت دے۔" (عالمگیری)

۲۹- نماز پڑھتے پڑھتے گھوڑے کے منہ میں لگام دینا یا اس پر کاٹھی کسنا یا کلہاڑی مارنا نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

۳۰- بلاوضو نماز پڑھنا۔

۳۱- نماز میں بدن کے کسی ایک عضو کا چوتھا حصہ ننگا ہونا۔

۳۲- وقتِ دیگر میں نمازِ عشا پڑھنا وقت عشا میں نماز دیگر وغیرہ شام پڑھنا۔

۳۳- صاحِ ترتیب کو نمازِ وقتی پڑھتے ہوئے نماز قضا کا یاد آنا بشرطیکہ وقت میں اتنی گنجائش ہو کہ نمازِ قضا پڑھ کر وقتی پڑھ سکتا ہو۔

۳۴- عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا۔

## نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بیان

نمازی کے سامنے سجدہ کی جگہ سے گزرنے والا مرد ہو یا عورت گدھا ہو یا کتا، بیل ہو یا گائے، اونٹ ہو یا بکری، بھینس ہو یا ہاتھی، بندر ہو یا ریچھ، بلی ہو یا چوہا، گوہ ہو یا نیولا وغیرہ نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

۱- اگر گزرنے والا جانتا ہے کہ اپنے بھائی نمازی کے سامنے سے گزرنے کا کتنا بڑا گناہ ہے تو اسی جگہ سو سال کھڑا رہنے کو ایک قدم بھی گزرنے سے بہتر سمجھتا۔

۲- اگر گزرنے والا جانتا کہ اپنے بھائی نمازی کے سامنے سے گزرنے کا کتنا بڑا گناہ ہے تو اسی جگہ زمین میں دھنس جانے کو آگے گزرنے سے بہتر سمجھتا۔

۳- کھلا میدان یا بڑی مسجد میں نمازی کے قیام کی حالت میں جتنی دور تک نظر پھیلائے وہ تمام سجدہ کی جگہ ہے اس حصہ کے درمیان نمازی کے سامنے سے گزرنا ممنوع ہے۔

## قاعدہ کُلّیہ فِقہیّہ شرعیّہ

امام یا اکیلا آدمی کا سترہ گاڑنا بہتر ہے۔ سترہ بمقدار ایک یا تین ہاتھ اونچا ہو۔ امام کا سترہ وہی مقتدی کا سترہ ہے۔

# امامت کا بیان

## امامت کے لیے چھ شرطیں ہیں

مسلمان سنی، عاقل، بالغ، مرد ہونا، قرأت کا واقف ہونا، صحیح سلامت ہونا۔

متقی پرہیزگار لوگ لکھے پڑھے جو الفاظوں کا صحیح مخرج جانتے ہوں۔ وہ اذان پڑھیں اور الفاظوں کا صحیح مخرج جاننے والے لوگ۔ اچھا قرآن مجید پڑھنے والے قاری امامت کریں۔ علاوہ اس کے مستحق امامت کا وہ شخص ہے جو نماز وطہارت کے احکام سب سے زیادہ جانتا ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو علمِ قرأت وعلمِ تجوید زیادہ جانتا ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو اخلاق کا زیادہ اچھا ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو

زیادہ تہجد گزار خوبصورت ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو شریف خاندان کا ہو۔ اس درجہ میں برابر ہوں تو جس کی آواز اچھی ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو سید صحیح النسب ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو دولت مند حلال کرب کر کے کھاتا ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو اپنا لباس زیادہ ستھرا رکھتا ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو احکامِ شرعی جاننے میں شرعاً صحیح ترجیح رکھتا ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو قرعہ ڈالا جائے پھر جس کے نام قرعہ نکلے وہ امامت کرے یا جس کو جماعت عدل و انصاف کے ساتھ منتخب کرے وہ امام ہوگا۔

اگر جماعت میں بھی خود غرضی سے اختلاف ہو تو جس طرف جماعت کے زیادہ لوگ خلوصِ دل سے دین کا کام خالصاً لوَجہِ اللہ کرنے والے ہوں تو وہ بالاتفاق جس کو متعین کریں۔ وہ امام ہوسکتا ہے۔ اگر کسی کے گھر میں اجتماع ہو تو اول بادشاہ امامت کا زیادہ حق دار ہے پھر امیر پھر قاضی پھر صاحب خانہ۔

(درمختار، ردالمحتار، عالمگیری وغیرہ)

## ان کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے

مثلاً فاسق معلن جو علانیہ فسق کرے۔ شرابی، زانی، لوطی، جواریہ، بے نمازی، سود کھانے والا، سود دینے والا، سود کی دستاویز لکھنے والا، اس کی شہادت دینے والا، جھوٹی شہادت دینے والا، داڑھی منڈانے والا، یا مٹھی بھر حد شرعی سے زیادہ کتروانے والا، کم تولنے والا وغیرہ، گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا، یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا وہ فاسق جو چھپ کر فسق کرتا ہو اس کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے مگر وہ مکروہ تنزیہی ہے۔ جتنی نمازیں فاسق معلن کے پیچھے پڑھی ہیں ان کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

(ردالمحتار و درمختار وغیرہ)

خنثیٰ اور وہابی غیر مقلد، وہابی دیوبندی، مرزائی قادیانی، مرزائی لاہوری،

رافضی، خارجی، قدریہ، مُرجیہ، دہریہ، چکڑالوی، نیچری، مشرقی خاکساری، مودودی کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز جائز نہیں اس لیے کہ یہ فرقے ضروریاتِ دین وفقہ کے منکر ہیں۔ ان سب بے دین فرقوں کے پیچھے نماز اصلاً نہیں ہوتی۔

## ان کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے

غلام، دہقانی، ولدُ الزنا، کوڑھی، فالج اور برص کی بیماری والا جس کی برص ظاہر ہو، بے وقوف جو فرضوں، واجبوں، سنتوں وغیرہ معاملاتِ خرید وفروخت کو صحیح طور پر ادا کرنے میں دھوکا کھاتا ہو امرد، نابالغ، اگر پڑھی تو درست ہے مگر خلافِ اَولیٰ ہوگی۔ یہ اس وقت ہے جبکہ مقتدیوں سے افضل واعلیٰ نہ ہوں۔

(درِ مختار، بہارِ شریعت وغیرہ)

# جماعت کا بیان

ربّ العالمین فرماتا ہے:

وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ (پارہ ۱، سورۃ البقرہ، آیت: ۴۳)

ترجمہ: "اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے۔"

غور کریں کہ اس آیت کریمہ سے رکوع کی فرضیت اور نماز باجماعت پڑھنے کی صحیح ترغیب ثابت ہوئی۔

## سب مسلمان ایک ہی صف میں اکٹھے کھڑے ہیں

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

## مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

**مسئلہ:** سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے۔ پھر مسجد نبوی، پھر مسجد بیت المقدس، پھر مسجد قبا اور پھر جامع مسجد پھر مسجدِ محلہ، پھر مسجد شارع۔ (کتب فقہ)

**مسئلہ:** مسجد محلہ میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے۔ اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو بلکہ مسجدِ محلہ میں جماعت نہ ہوئی تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھے وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔ (صغیری وغیرہ)

اگر در خانہ صدا محراب داری
نماز آں بہ کہ در مسجد گزاری

**مسئلہ:** مرد کی مسجد میں نماز گھر اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ ہے کیوں کہ مسجدوں کا ثواب مسجدوں ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ جامع مسجد میں پانچ سو نماز کا ثواب ملتا ہے۔ بیت المقدس کی مسجد میں پانچ ہزار، نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ مدینہ منورہ کی مسجد میں پچاس ہزار نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ مکہ معظمہ کی مسجد بیت الحرام میں ایک لاکھ نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ حقیقت میں مسجد نبوی کا درجہ بیت المقدس کی مسجد سے زیادہ ہے اور ظاہر میں بیت المقدس کی مسجد کا ثواب زیادہ ہے۔

**مسئلہ:** مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جا سکتا اور تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں اگرچہ جماعت ہو چکی ہے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہاں اگر واقف نے شرط کر

دی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہو تو جلا سکتے ہیں اگر چہ شب بھر کی ہو۔ (عالمگیری)

**مسئلہ:** چراغ سے کتب بینی اور درس تدریس تہائی رات تک مطلقاً کر سکتا ہے۔ اگر چہ جماعت ہو چکی ہو اور اس کے بعد اجازت نہیں مگر جہاں اس کے بعد تک جلنے کی عادت ہو۔ (عالمگیری)

اسی طرح اسٹیشنوں سراؤں کی مسجدوں میں۔ (درِمختار ردالمحتار وغیرہ)

## جماعت سُنّت مؤکّدہ ہے

نماز باجماعت پڑھنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے عورتوں پر نہیں۔ نمازِ جمعہ مردوں پر فرض ہے عورتوں پر نہیں۔ نمازِ عیدین مردوں پر واجب ہے عورتوں پر نہیں۔ عورتیں صرف عورتوں کی امامت کر سکتی ہیں۔ عورت اگر امام ہو تو درمیان صف کے کھڑی ہو۔ حدیث میں ہے کہ نماز باجماعت پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ افضل ہے۔ (ترمذی نسائی)

چالیس دن نماز باجماعت پڑھنا تکبیر اولیٰ کا پانا اس کے لیے دو آزادیاں لکھی جاتی ہیں۔ ایک دوزخ سے دوسری نفاق سے۔ جو آدمی چالیس راتیں نماز باجماعت پڑھے گا اور عشا کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہونے دے گا تو مولیٰ تعالیٰ اس کو دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔

## جماعتِ ثانی بالاتفاق و بالاجماع بلا کراہت جائز ہے

اگر مسجد محلہ ایسی ہے کہ جس میں امام اور مؤذن اور نمازی مقرر ہیں تو ایسی صورت میں جماعتِ ثانی محراب سے علیحدہ ہو کر بلا اذان بالاتفاق و بالاجماع بلا کراہت

جائز ہے۔ دوسری اذان کے ساتھ ایسی مسجد میں جماعتِ ثانی مکروہ تحریمہ ہے۔
(شامی، عالمگیری، ردّ المحتار وغیرہ)

## ایسی مسجد جو شارع عام میں ہے

کہ جس میں نہ امام مقرر ہے نہ مؤذن نہ نمازی بلکہ لوگ جوق در جوق آتے اور نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں تو ایسی مسجد میں دوسری اذان کے ساتھ جماعت ثانی بلا کراہت جائز ہے۔

## صفوں کی فضیلت باعتبار نزولِ رحمت

پہلی صف افضل ہے پھر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی پھر پانچویں علیٰ ہذا القیاس حضور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفوں کو ترتیب دیتے ہیں۔ حضور محمد مصطفی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو صف کو ملائے گا اللہ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا اللہ اسے قطع کرے گا۔
(ابن ماجہ، مسلم، نسائی، ابوداؤد وغیرہ)

تو برائے وصل کردن آمدی
نہ برائے فصل کردن آمدی

## طریقۂ شرع پر صفوں کا مرتب کرنا

اگر دو آدمی ہوں تو امام بائیں طرف اور مقتدی دائیں طرف کھڑے ہو، اگر تین آدمی ہوں تو دو پیچھے اور امام آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ اگر بہت آدمی ہوں پہلی صف مردوں کی کریں اور ان کے پیچھے نابالغ بچوں کی اور پاؤں میں بلاعذر شرعی چار انگلیوں کا فاصلہ کریں۔ کُل کلمہ گو باہم اخوتِ اسلامی کو حکمِ شرعی سمجھ کر مونڈھوں سے

مونڈھوں کو ملا کر صفوں کو مرتب کریں۔ یہ باہم مسلمانوں کے دلوں میں مضبوط محبتِ اسلامی اور باعثِ رحمتِ الٰہی ہے۔ (ابو داؤد، نسائی، طبرانی وغیرہ کتبِ فقہ)

علاوہ اس کے زمانۂ موجودہ میں جوان عورتوں کو مسجدوں میں نماز کے لیے آنا بالکل ممنوع ہے۔ کیونکہ خوفِ فتنہ ہے۔ مگر بوڑھی عورتیں نماز فجر و مغرب وعشا کے لیے آسکتی ہیں اور ظہر وعصر و جمعہ وعیدین کی نماز کے لیے ان کو بھی مسجدوں میں آنا ممنوع ہے۔ (فتح القدیر، کنز الدقائق، بحر الرائق وغیرہ)

## فیصلہ مفتیٰ بہ یہ ہے

عورتیں بوڑھی ہوں یا جوان رات ہو یا دن نماز کے لیے باہر نہ نکلیں۔ کیونکہ زمانہ فتنہ وفساد کا ہے اور قیامت کا زمانہ بھی قریب ہے۔

(شرح وقایہ، عنایہ، کفایہ، درمختار وغیرہ)

## پانچ وقتہ نماز باجماعت نہ پڑھنے والوں کا صحیح عذر

۱- وہ مریض جسکو مسجد تک جانے میں تکلیف ہو۔

۲- وہ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔

۳- اپاہج۔

۴- وہ جس پر فالج گرا ہو۔

۵- اتنا بوڑھا کہ جس کا مسجد تک جانا دشوار ہو۔

۶- اندھا اگرچہ اس کے لیے کوئی ایسا آدمی ہو جو اس کا ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔

۷- سخت بارش کا ہونا۔

۸- راستہ میں سخت کیچڑ کا ہونا۔
۹- سخت اندھیری ہے۔
۱۰- سخت سردی ہے۔
۱۱- سخت آندھی کا چلنا۔
۱۲- مال یا کھانا تلف ہونے کا صحیح اندیشہ ہے۔
۱۳- قرض خواہ کا تکلیف دینے کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔
۱۴- ظالم کا اتنا خوف ہے کہ وہ تکلیف دے گا یا مار ڈالے گا۔
۱۵- سخت پیشاب۔
۱۶- پاخانہ کا غلبہ۔
۱۷- ریاح کی شدید حاجت ہے۔
۱۸- کھانا حاضر ہو بھوک غالب ہو۔
۱۹- قافلہ چلے جانے کا خوف ہو۔
۲۰- مریض کی بیمار پرسی کرنا کہ جماعت میں شامل ہونے کے لیے اس کو تکلیف ہو گی اور وہ گھبرائے گا۔ (درِ مختار، بہارِ شریعت وغیرہ)

## جس کی کئی رکعتیں رہ گئی ہوں

جس شخص کی کوئی رکعت یا کئی رکعتیں جماعت سے رہ جائیں اور وہ بعد میں شریک ہوا ہو اسے لائق ہے کہ امام کے نماز ختم کرنے اور دونوں طرف سلام پھیر دینے پر خود سلام نہ پھیرے۔ بلکہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر کھڑا ہو جائے اور اپنی نماز کو اس طرح پورا کرے جیسے کہ اس کی رکعتیں رہ گئی تھیں مثلاً اگر صرف پہلی رکعت رہ گئی ہے تو اٹھ کر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پھر کوئی سورۃ یا آیت

پڑھ کر نماز کو پورا کرے۔ اگر چار رکعت والی نماز ہو تو امام کے ساتھ، آخری رکعت ملی ہو تو باقی نماز اس طرح ادا کرے۔ امام کے سلام پھیرنے پر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کھڑا ہو جائے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع کرے اور پھر دو سجدے کرے پھر اَلتَّحِیَّاتُ کو عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھے اور کھڑا ہو جائے۔ یہ حساب میں دو رکعتیں ہوں گی۔ اب تیسری رکعت شروع ہو گی اس میں صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور کوئی سورت یا آیت پڑھ کر رکعت پوری کر کے چوتھی کو کھڑا ہو جائے۔ پھر صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھے یہ آخری رکعت ہو گی پھر اَلتَّحِیَّاتُ (کو) عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پھر درود پھر دعا یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر کر نماز پوری کرے۔

**مسئلہ:** اسی طرح سے تین رکعت والی نمازِ مغرب باجماعت ادا کریں۔ اگر امام کے ساتھ آخری رکعت ملی تو امام کے سلام پھیرنے پر کھڑے ہو جائیں اور اپنی باقی نماز کو پورا کریں۔ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور کوئی سورۃ ملائیں یہ دوسری رکعت ہو گی۔ مگر ترتیب میں پہلی اس لیے اَلتَّحِیَّاتُ (کو) عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھیں پھر تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں اور اس میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اور کوئی سورۃ پڑھیں پھر رکوع سجود کے بعد اَلتَّحِیَّاتُ کو عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پھر درود اور دعا یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک پڑھ کر دونوں طرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحمۃ اللّٰہ کہیں۔

**مسئلہ:** اگر امام مقیم ہے تو مقتدی کی ایک یا دو یا تین یا چار رکعت ہیں تو وہ اس طریقۂ مذکور کی طرح نماز کو ادا کرے۔ (عامہ کتب)

# مدرک، لاحق، مسبوق لاحق، مسبوق مقتدیوں کا بیان

## مدرک

وہ شخص ہوتا ہے کہ جو اول رکعت سے آخیر نماز ختم ہوئے تک امام کے ساتھ شریک رہا اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔

## لاحق

وہ شخص ہوتا ہے کہ جس نے امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی پھر اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہوگئیں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع سجود چھوٹ گیا یا نماز میں بے وضو ہوگیا یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی یا سو گیا تو امام ایک یا دو رکعتیں پڑھ گیا۔ پھر جاگا تو وہ اپنی فوت شدہ رکعتوں کو بلا قرأت پڑھ کر امام کے ساتھ شریک ہوجائے پھر امام جب اپنی نماز پوری کر کے سلام پھیرے گا۔ تو وہ ذرہ ٹھہر کر کھڑا ہو کر نماز شروع کرے وہ اول ثنا پھر اعوذ باللہ پھر بسم اللہ پھر الحمد للہ پھر کوئی سورۃ یا آیت ملا کر باقاعدہ نماز کو پورا کرے۔

## مسبوق

وہ شخص ہوتا ہے کہ جو امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شریک ہوا ہو اور آخر نماز ختم کرنے تک شریک رہا۔ پھر امام کے نماز پورا کر کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز پوری کرے۔ جیسے تنہا پڑھتا ہے۔ اول سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ۔ اَعُوْذُ بِاللهِ۔ بِسْمِ اللهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلهِ اور کوئی سورۃ ملا کر بالترتیب ادا کرے۔

## لاحق مسبوق

وہ شخص ہوتا ہے کہ جس کی کچھ رکعتیں شروع کی نہ ملیں پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہوگیا تو حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے۔ مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا پھر دو رکعتوں میں سو گیا۔ تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتا رہا بغیر قرأت پڑھے صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورہَ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے اس میں متابعت کرے پھر وہ فوت شدہ نماز کو باقرأت پڑھے۔ (درِمختار وغیرہ)

# نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

نمازِ میں جس کا وضو ٹوٹ جائے امام ہو یا منفرد اگرچہ قعدہَ آخیرہ میں بے وضو ہو پھر سے تازہ وضو کر کے نماز کو پڑھنا افضل ہے۔

# احکامِ مسجد کا بیان

مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

(پارہ: ۱۰، سورہ توبہ، آیت: ۱۸)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور دن قیامت پر ایمان لائے اور نماز قائم کی اور دی زکوٰۃ اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو بے شک وہ راہ پانے والوں میں سے ہوں گے۔"

## آدابِ مسجد

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے دایاں پاؤں رکھیں یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

ترجمہ: یا مولیٰ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے باہر نکلتے ہوئے پہلے بایاں پاؤں نکالیں یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

ترجمہ: یارب بے شک میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

### مسجد میں شرعاً ان چیزوں کی ممانعت

جس کے منہ سے کچے لہسن، پیاز، مولی، یا حقہ بیڑی، سگریٹ، شراب، بھنگ، چرس وغیرہ کی بدبو آرہی ہو مسجد میں نہ آئے۔ ایسے ہی جس کے جسم پر بدبودار زخم ہو یا جس کے کپڑوں سے گندی بو آتی ہو، پلید گارا، مٹی کا تیل، مردار، بدبودار گوشت کا لانا، مسجد کی چھت پر جماع کرنا، جنبی، حیض ونفاس والی عورت کا گزرنا حرام ہے۔ کیونکہ ان کی بدبو سے فرشتوں اور متقی پرہیز گاروں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ جو فتنوں اور عذابِ الٰہی کا باعث بنتا ہے۔ علاوہ اس کے مسجد کو بچوں، پاگلوں، دیوانوں، مرض فالج، سام وابرص، کوڑھی، جھگڑوں شور اور بلند آوازوں سے محفوظ رکھو۔ اور جو لوگ مسجدوں میں دنیاوی باتیں کرتے ہیں ان کو روکو نہ رکیں تو ان کے پاس نہ بیٹھو۔ تاکہ تم عذابِ الٰہی سے محفوظ

رہو۔ بلکہ مسجدوں میں خرید وفروخت کرنے والوں کو روکو کہ وہ مسجدوں میں خرید وفروخت نہ کریں۔ نہ رکیں تو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں نفع نہ کرے۔ مسجدوں میں ناپاک تیل و بتیاں وغیرہ نہ جلاؤ۔ مسجدوں کا بھرا ہوا پانی جھاڑو و تیل وغیرہ غرض مسجدوں کی کوئی چیز بھی گھروں وغیرہ جگہوں پر استعمال میں نہ لاؤ۔ اور نہ ہی ایسی چیزوں کو فروخت کر کے اپنی غرض کو پورا کرو بلکہ مسجدوں کا وقف قرآن مجید و چراغ گھروں میں بلا ضرورت شرعی لے جانا ممنوع و ناجائز ہے۔

## مسجدوں میں سوال کرنا حرام ہے

بلکہ سخی لوگوں پر لازم ہے کہ وہ یتیموں، بیواؤں، مسکینوں، غریبوں، محتاجوں، فقیروں کو مسجدوں کے دروازے پر کھڑے ہو کر زکوٰۃ، صدقات خیرات کریں۔ علاوہ اس کے مسجدوں، مدرسوں، خانقاہوں، تالابوں پر جو چبوترے نمازوں کے لیے بنا لیتے ہیں۔ ان کے آداب واحکام کا وہی حکم ہے جو عیدگاہوں کا ہے۔

## اَلْاِقْتِبَاسُ مِنْ هٰذِهِ الْكُتُبِ

قرآن مجید، بخاری، مسلم، وظائف اشرفی، بہارِ شریعت، مُنیہ، ہدایہ، قدوری، دار قطنی، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی، کنزالدقائق، دیلمی، طبرانی، متون، درِّمختار، ردّالمحتار، تنویرالابصار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ، مراقی الفلاح، شرح وقایہ، ابن ماجہ، طحطاوی، طحاوی، خانیہ، ہندیۃ، غنیہ، نور الایضاح، غایۃ الاوطا، مالابُدّ منہ، فتح القدیر، بزازیۃ، قاضی خان، کنزالعمال، کبیر، کتاب الفردوس، فتاویٰ صوفیہ، حلیہ، قنیۃ، خزانۃ والفقہ، جوہرہ، برہنہ وغیرہ۔

# اذان کا بیان

قادر کریم فرماتا ہے:

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۳۳﴾

ترجمہ: اس سے اچھی کس کی بات جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ بیشک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

(پارہ: ۲۴ سورۂ حٰم سجدہ، آیت: ۳۳)

## اعلان واضح شرعی

اذان شرعاً مسلمانوں کے لیے خاص اعلان ہے کہ مسجد میں عبادت الٰہی کے لیے حاضر ہوں۔ تاکہ پوری تیاری سے وقت پر نماز باجماعت ادا کرسکیں۔ مؤذن صالح مسلمان مرد، عاقل، بالغ، مکلف، عالم، صحیح وقتوں کو پہچاننے والا، معتبر عمدہ اخلاق ہو، مؤذن بلند آواز صحیح الفاظ پڑھنے والا ہو۔

## سنت مؤکدہ ہے

کہ مسجد سے باہر بلند مقام یا منبر ہو اس پر کھڑا ہو کر کانوں میں انگلیاں دے کر اذان پڑھے۔ مسجد میں اذان پڑھنا مکروہ ہے۔

(شامی، عالمگیری، فتح القدیر، غایۃ البیان، خلاصہ، طحطاوی علی المراقی، بہارِ شریعت)

# مسجد میں تکبیر

## شرعاً مکمل تنبیہ

مؤذن کے الفاظ اگر غلط ہوں تو اذان کا لوٹانا واجب ہے۔ ورنہ غلطی کا وبال قوم پر پڑے گا۔ کلمات اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر دونوں مل کر ایک کلمہ ہیں۔ دونوں کو پڑھ کر سکتہ کرے۔ سکتہ چھوڑنا مکروہ ہے۔ سکتہ کی اتنی مقدار ہے کہ مؤذن کے الفاظ سننے والا پورا جواب دے سکے۔ مؤذن دائیں بائیں منہ پھیرے نہ سینہ۔ جس نے بارہ سال اللہ کے لیے اذان پڑھی۔ جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔ مؤذن کی اذان کے بدلے ہر دن ساٹھ نیکی، تکبیر کے بدلے تیس لکھی جاتی ہے جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔ کیونکہ حقوق العباد کا تلف کرنا حرام ہے۔ مستحب ہے کہ وقتِ اقامت مکبّر کے سوا تمام نمازی بیٹھ جائیں۔ اس وقت اُٹھیں جب حَیَّ علی الفلاح پر پہنچے ورنہ خلافِ سنت ہوگا۔ (کتبِ فقہ)

فرائض پنج وقتہ و جمعہ کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنت موکدہ، غیر موکدہ، اشراق، چاشت، زوال، استسقا، کسوف، خسوف، اوابین، تسبیح وغیرہ نوافل میں اذان نہیں، خنثی، فاسق، اگرچہ عالم ہوں جنبی، کافر، ناسمجھ بچہ، عورت، دیوانہ، صحیح حروف وغلط الفاظوں میں فرق نہ کرنے والا، نشئی، پاگل، غشی والا ان سب کی اذان مکروہ ہے۔ ان کی اذان دوبارہ پڑھی جائے۔ (درِمختار، وغیرہ کتب فقہ)

## شیطان جب اذان سنتا ہے

اتنا دور بھاگتا ہے جتنا روحا مدینہ منورہ سے چھتیس میل فاصلہ دور ہے اذان

وقت سے پہلے درست نہیں ورنہ دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ کلمات قواعدِ موسیقی پر گانا مثلاً اللہ آکبر، یا اللہ اکبار یا آللہ اکبر حرام ہے۔ ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے۔ (درِمختار)

اگر مؤذن عالم فقیہی بھی ہو امام بھی تو اچھا ہے۔ (درِمختار، بہارِشریعت)

اذان واقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے۔ مگر نمازِ مغرب میں وقفہ تین چھوٹی آیتوں یا بڑی آیت کے برابر ہو۔ باقی نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرنا کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں وہ آجائیں۔ تیاری کر کے جماعت میں مل جائیں۔ مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت مکروہ آجائے۔ علاوہ اس کے اگر لوگوں کو اذان کہنے کا ثواب معلوم ہوتا تو باہم تلواریں چلتیں۔

## قضا نمازوں اور مسافروں کے لیے

اذان و اقامت دونوں جائز ہیں۔ جو مجبوراً جنگلوں، کھیتوں، گھروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان کو مسجدِ محلہ کی اذان کی آواز کافی ہے۔ مؤذن مثل خون آلودہ اس شہید کے ہے جب مرے گا قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔

## جس قوم میں صبح کو

اذان ہوتی ہے۔ وہ شام تک عذابِ الٰہی سے محفوظ رہتی ہے۔

## جس میں شام کو اذان ہوتی ہے

وہ صبح تک عذابِ الٰہی سے محفوظ رہتی ہے۔

## مُؤَذِّنُون

میدانِ حشر میں جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے۔ بلند آواز سے اذان پڑھتے ہوئے آئیں گے۔ آگے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں۔ جواب ملے گا یہ سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے موذِنون ہیں۔ لوگ خوف میں ہوں گے۔ ان کو خوف نہ ہوگا۔ لوگ غم میں ہوں گے۔ انہیں غم نہ ہوگا۔ جب اذان ہوتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اذان وتکبیر کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ مقبول ہوتی ہے۔ بلا اُجرت اذان دینے والے کو دن قیامت کے ''جنت کے'' دروازے پر کھڑا کر کے کہا جائے گا۔ جس کی تو چاہے سفارش کر، مرگی والا، غضبناک، غمگین، غصے والا، بدخلق آدمی ان کے فائدہ کے لیے ان کے کان میں اذان وتکبیر دونوں کہی جائیں۔ آفات کے وقت، آگ بھڑکتے وقت، شدت لڑائی کے وقت، بعد دفنِ میت، جن کی سرکشی کے وقت اذان کہنا مستحب ہے۔ مسافر جب سفر کو سدھارے اس کے پیچھے اذان (اور) تکبیر دونوں کہی جائیں۔ جنگل میں جب مسافر راستہ بھول جائے اذان تکبیر پڑھے راستہ مل جائے گا۔ مؤذن جب اذان پڑھے سننے والے واجباً کلام کرنا چھوڑ دیں۔ بلکہ قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ بھی اور اسی طرح اذان سننے والے جواب میں کلمے کہیں جیسے مؤذن کہتا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ مغفرت ہو جائے گی۔ خطبہ کی اذان ثانی خطیب کے سامنے پڑھے اور مقتدی خاموشی سے واجباً سنیں۔ اس اذان کا جواب مقتدیوں کو بالکل جائز نہیں۔ کیونکہ خطیب جب منبر پر آجاتا ہے تو مقتدیوں کو خاموش رہنا واجب ہے۔ بلکہ خطبہ کی اذان کے بعد دعا بھی نہیں مانگنی چاہیے۔

کلمہ اذان: اَللّٰہُ اَکْبَرْ۔ (چار مرتبہ)

جواب: اَللّٰہُ اَکْبَرْ۔ جَلَّ جَلَالُہٗ (چار مرتبہ)

ترجمہ: "اللہ سب سے بڑا ہے اس کی بزرگی بلند ہے۔"

کلمہ اذان: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (دو مرتبہ)

جواب: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ (دو مرتبہ)

ترجمہ: "میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک حضور محمد مصطفی علیہ السلام اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

کلمہ اذان: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دو مرتبہ)

جواب: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دو مرتبہ)

ترجمہ: "میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضور محمد مصطفی علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔"

کلمہ اذان: حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ۔ (دو مرتبہ)

جواب: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ (دو مرتبہ)

ترجمہ: "آؤ نماز کی طرف۔ اللہ بڑے بزرگ کی مدد کے سوا نہ ہم گناہ سے بچ سکتے ہیں اور نہ ہم نیکی کر سکتے ہیں۔"

کلمہ اذان: حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ (دو مرتبہ)

جواب: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ (دو مرتبہ)

ترجمہ: "آؤ نجات کی طرف۔ اللہ بڑے بزرگ کی مدد کے سوا ہم گناہ سے بچ سکتے ہیں اور نہ ہم نیکی کر سکتے ہیں۔"

صبح کی اذان میں دو مرتبہ زیادہ پڑھیں:

کلمہ اذان: اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ (دو مرتبہ)

جواب: صَدَّقْتَ وَ بَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ۔ (دو مرتبہ)

ترجمہ: "نماز نیند سے بہتر ہے۔ تو نے سچ کہا اور تو نے نیکی کی اور تو نے حق کی بات کہی۔"

تکبیر میں دو مرتبہ زیادہ پڑھیں:

کلمہ اذان: قد قامت الصلوٰۃ۔ (دو مرتبہ)

جواب: اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ۔ (دو مرتبہ)

ترجمہ: "بیشک نماز قائم ہوگئی۔ اللہ اس کو ہمیشہ قائم رکھے۔ جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں۔" (عالمگیری وغیرہ)

کلمہ اذان: اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (دو مرتبہ)

جواب: اَللّٰهُ اَكْبَرُ جَلَّ شَانُهٗ۔ (دو مرتبہ)

ترجمہ: "اللہ سب سے بڑا ہے بڑی ہے شان اس کی۔"

کلمہ اذان: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (ایک مرتبہ)

جواب: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (ایک مرتبہ)

ترجمہ: "نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔"

## اذان پڑھنے کا طریقہ مسنون

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

جب اذان ختم ہوتو موذن اور سننے والے اول بسم اللہ پھر عقیدۃً دعا کے اول آخر درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب بھی دعا کریں اول آخر درود شریف پڑھ کر دعا کریں تو وہ بفضلہٖ تعالیٰ منظور ہوگی۔ اس طریقہ پر اب یہ دعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَا ۨالْوَسِیْلَۃِ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا ۨالَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

اٰمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ۔ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔

ترجمہ: ''شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے۔ یا اللہ درود بھیج سردار ہمارے سیدنا محمد مصطفی علیہ السلام پر اور سردار ہمارے سیدنا محمد مصطفی علیہ السلام کی آل پر وار برکت اور سلامتی نازل فرما۔ یا الٰہی مالک اس کامل اعلان اور نماز قائم کی ہوئی کے۔ عطا فرما حضور محمد مصطفی علیہ السلام کو وسیلہ اور رتبہ اور درجہ بلند اور کھڑا فرما حضور علیہ السلام کو مقام محمود میں کہ جس کا تو نے آپ سے وعدہ فرمایا تھا اور عطا فرما

ہم کو شفاعت حضور کی دن قیامت کے۔ تحقیق تو نہیں خلاف کرتا
وعدوں کا۔ یا اللہ دعا قبول فرما۔ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اپنی ساری
مخلوق سے بہتر سیدنا محمد مصطفی علیہ السلام پر اور آپ کی آل پر اور آپ
کے تمام اصحاب پر برکت نازل فرما اور سلام۔ تو مہربانیوں والا
ہے اے مہربان رحمت والے۔ اور سب خوبیاں اللہ کو جو مالک
سارے جہانوں کا۔"

## اذان میں انگوٹھے چومنے کا بیان

### شرعاً اذان سننے والوں کو درسِ عبرت

اذان سننے والوں کو لائق ہے کہ مؤذن کی زبان سے جو الفاظ سنتے جائیں۔
طریقہ مذکور کی طرح واجباً کہتے جائیں مگر جب مؤذن کہے:
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ۔
تو سننے والے جواب میں صلی اللہ علیك یا رسول اللہ پڑھیں پھر
مستحب یہ ہے کہ
قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ
وَالْبِصَرِ۔
ترجمہ: درود بھیجے اللہ تعالیٰ آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میری آنکھوں کی
ٹھنڈک آپ ہیں یا رسول اللہ۔ یا اللہ مجھے نفع پہنچا کانوں اور
آنکھوں سے۔
پڑھ کر اپنے دونوں انگوٹھوں پر پھونک لگا کر پھر دونوں انگوٹھوں کو چومیں

اور آنکھوں پر لگائیں۔

**مسئلہ:** حضور سیدنا محمد مصطفی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص میرا نام سن کر انگوٹھے چومے اور قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ کہے گا تو اس کی آنکھیں نہ دکھیں گی صحابہ کرام کا اس پر عمل رہا۔ عامۃ المسلمین ہر جگہ پر اس فعل کو مستحب سمجھ کر کرتے ہیں۔

## صلوٰۃ مسعودی

جلد دوم باب ہشتم اذانِ نماز میں ہے:

رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ سَمِعَ اِسْمِيْ فِي الْاَذَانِ وَوَضَعَ اِبْهَامَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَاَنَا طَالِبُهٗ فِيْ صَفُوْفِ الْقِيَامَةِ وَ قَآئِدَهٗ اِلَى الْجَنَّةِ۔

ترجمہ: "حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام سے مروی کہ جو شخص میرا نام اذان میں سنے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھے تو میں اس کو قیامت کی صفوں میں تلاش کروں گا اور اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جاؤں گا۔"

مقاصدِ حسنہ میں ہے:

قَالَ ابْنَ صَالِحٍ وَ اَنَا مَنْذُ سَمِعْتَهٗ اِسْتَعْمَلْتُهٗ فَلَمْ تَرْمَدْ عَيْنَيَّ وَاَرْجُوْا اَنَّ عَافِيَتَهُمَا تَدُوْمُ وَ اِنِّيْ اَسْلِمُ مِنَ الْعَلٰى اِنْ شَآءَ اللهُ۔

ترجمہ: "ابن صالح نے فرمایا کہ میں نے جب سے یہ سنا ہے میں نے اس پر عمل کیا۔ میری آنکھیں نہ دُکھیں اور میں امید کرتا ہوں کہ ان

شاء اللہ دونوں آنکھیں ہمیشہ تندرست رہیں گی اور اندھا ہونے سے

محفوظ رہوں گا۔"

پھر فرماتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اَشْھَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سن کر یہ کہے:

مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَ قُرَّةُ عَیْنَیَّ مُحَمَّدَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ۔

ترجمہ: "اور اپنے دونوں انگوٹھوں پر دم کر کے انگوٹھوں کو چوم لے اور آنکھوں سے لگائے۔"

لَمْ یَعْمِ وَلَمْ یَرْمُدْ۔

ترجمہ: "وہ کبھی اندھا نہ ہوگا اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دکھیں گی۔"

عمل کے لیے اتنا بتا دینا کافی ہے۔ یہ مسئلہ شامی، کنز العباد، تفسیر روح البیان، دیلمی، کتاب الفردوس، ردّ المحتار، قہستانی، بحر الرائق کا حاشیہ وغیرہ کثیر کتبِ فقہ میں موجود ہے۔

## کلمۂ حق کی دنیا میں دھوم

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر دیاں وڈیایاں
اللہ اکبر اللہ اکبر جگ وچ دھماں پایاں

اشھد ان لا الہ الا اللہ میں سچی دیاں گواہی
اشھد ان محمدا رسول اللہ سچ محبوب الٰہی

حی علی الصلوٰۃ دوڑو طرف نمازاں آؤ
حی علی الفلاح نمازاں پڑھو مراداں پاؤ

الصلوٰۃ خیر من النوم نماز اچھی ہے خوابوں
نیندر غفلت چھڈو بھائی حصے لوو ثوابوں
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر دیاں وڈیایاں
لا الٰہ الا اللہ توحید اُتے بانگ مکایاں

## جماعت قائم ہونے سے کچھ منٹ پہلے تثویب مستحسن ہے

محقق علمائے متاخرین نے تثویب کو مستحسن قرار دیا ہے تاکہ سب نمازی مسجد وغیرہ میں اکٹھے ہو کر باجماعت نماز پڑھیں۔تثویب کا معنی اذان کے بعد دوبارہ اعلان کرنا۔شرع نے اس کے لیے کوئی الفاظ مقرر نہیں فرمائے۔بلکہ جو اپنے اپنے ملک کا عرف ہو۔بلند مقام پر یا منبر پر کھڑے ہو کر اول بسم اللہ شریف پڑھ کر پھر تین مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ پھر تین مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ﷺ۔

(قرآن مجید، ہدایہ، ردالمحتار، درمختار، غنیہ، فتاوی رضویہ، مشکوۃ، عالمگیری، بہارِ شریعت، متون، مراقی الفلاح، شرح وقایہ، کنزالدقائق، بحر، صغیری، قاضی خان، طحطاوی وغیرہ)

## نماز شروع کرنے کا طریقۂ شرعی

اول پوری بسم اللہ شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ﴿۷۹﴾

(پارہ:۷،سورۂ انعام،آیت:۷۹)

ترجمہ: ''بیشک میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا کہ جس نے آسمان اور

زمین کو پیدا فرمایا ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں"۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (پارہ:۸،سورۂ انعام،آیت:۱۶۳)

ترجمہ: "بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہیں"۔

## سمجھوتہ یا رخصت

ان دونوں دعاؤں کو یا ایک کو نماز شروع کرنے سے پہلے پڑھنا مستحب ہے۔ نیت کرتا ہوں دو رکعت یا تین رکعت یا چار رکعت فرض نماز فجر یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا اللہ کے واسطے دو یا چار رکعت سنتِ متابعت حضور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا دو رکعت نفل واسطے اللہ کے اگر امام کے پیچھے پڑھے تو کہے پیچھے اس امام کے۔ اگر تنہا پڑھے تو کہے منہ طرف کعبہ مکرمہ کے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو کانوں تک پہنچا کر۔

## باقاعدہ کھڑا ہو کر قانون شرعی ہے

کہ مرد ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر عورتیں چھاتی پر رکھ کر اپنی نگاہ کو سجدہ کی جگہ میں رکھیں اور پڑھیں:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

ترجمہ: "اے اللہ! تو پاک ہے اور تو خوبیوں والا ہے اور مبارک ہے

تیرا نام۔ اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔
میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧
اٰمِيْن!

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

ترجمہ: "سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہانوں کا بہت مہربان رحمت والا۔ دن جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجتے ہیں۔ اور ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے احسان فرمایا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بھٹکے ہوؤں کا۔ یا اللہ دعا قبول فرما۔" "فرمادو (اے محبوب) اللہ وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔"
یا قرآن مجید میں سے اور سورتوں یا آیتوں کو پڑھیں۔
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ

ترجمہ: "اللہ سب سے بڑا ہے۔"
منفرد رکوع میں تین تین مرتبہ، امام پانچ مرتبہ پڑھے:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمْ

ترجمہ: "پاک ہے میرا رب بڑی بزرگی والا ہے۔"

امام پھر رکوع سے سیدھا کھڑا ہو کر پڑھے:

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔

ترجمہ: "سنی اللہ نے بات اس کی جس نے اس کی تعریف کی۔"

مقتدی پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔

ترجمہ: "یا اللہ مالک ہمارے تیرے ہی لیے سب خوبیاں ہیں۔"

منفرد دونوں پڑھے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ترجمہ: "اللہ سب سے بڑا ہے۔"

دونوں سجدوں میں امام پانچ مرتبہ منفرد تین تین مرتبہ پڑھے:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔

ترجمہ: "پاک ہے میرا رب بہت بلند۔"

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ترجمہ: "اللہ سب سے بڑا ہے۔"

پھر دوزانوں بیٹھ کر دوسری یا تیسری یا چوتھی رکعت پر التحیات پڑھے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ترجمہ: "اللہ سب سے بڑا ہے۔"

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ

عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

ترجمہ: ''سب زبانی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور بدنی اور مالی عبادتیں بھی۔ سلام تجھ پر اے (غیب کی خبر دینے والے) نبی اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندں پر۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ سیدنا محمد مصطفی علیہ السلام اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

پھر درود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ: ''یا الٰہی درود بھیج سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور محمد مصطفی علیہ السلام کی آل پر جیسا کہ درود بھیجا تُو نے سردار ہمارے حضور ابراہیم علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ یا اللہ برکت بھیج سردار ہمارے حضور محمد مصطفی علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی آل پر جیسا کہ برکت بھیجی تُو نے سردار ہمارے حضور

ابراہیم علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا۔"

پھر یہ دعا پڑھے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

ترجمہ: "یارب میرے کر مجھ کو پابند نماز کا اور میری اولاد کو بھی۔ اے رب ہمارے اور قبول فرما دعا میری اے رب ہمارے بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو کہ جس دن قائم ہو (عملوں کا) حساب۔" (پارہ ۱۳، سورۂ ابراہیم، رکوع)

پھر دونوں طرف پہلے دائیں پھر بائیں کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ۔

ترجمہ: "سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی۔"

پھر اس طریقہ پر یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَ اِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ اَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ بہت مہربان رحمت والا۔ یا الٰہی رحمت بھیج سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور مصطفی علیہ السلام کی آل پر بے شمار ہر ذرہ کے دس لاکھ۔ مرتبہ اور برکت اور سلام نازل فرما۔ یا اللہ مالک ہمارے تُو سلامت ہے اور تجھی سے سب سلامت ہیں اور تیرے ہی طرف سلامتی کا لوٹتا ہے۔ یارب ہمارے ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔ اور ہم کو سلامتی کے گھر (بہشت میں) داخل فرما اے رب ہمارے تو برکت والا ہے اور بلند ہے اے مالک بزرگی اور بخشش کے۔ یا اللہ درود بھیج سیدنا محمد مصطفی علیہ السلام پر اور سیدنا محمد مصطفی علیہ السلام کی آل پر اور سیدنا محمد مصطفی علیہ السلام کے اصحاب پر اور برکت اور سلام نازل فرما یا اللہ تُو مہربانیوں والا ہے اے۔ بہت مہربان رحمت والا اور سب تعریف اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔''

## دعا بعد نماز

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

ترجمہ: ''یا الٰہی تُو سلامت ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے، بابرکت ہے تیری ذات اے بزرگی اور بخشش کے مالک۔''

پھر پانچوں فرض نمازوں کے بعد آیۃ الکرسی عقیدۃً ایک مرتبہ پڑھے مرتے ہی داخل جنت ہو:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ (پارہ:۳،سورۂ بقرہ،آیت:۲۵۵)

ترجمہ: ''اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ آپ زندہ ہے اوروں کو قائم کرنے والا ہے۔ اس کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے۔ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے۔ مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی بلند بزرگی والا ہے۔''

نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰه۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ پاک ہے۔''

پھر ۳۳ مرتبہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

ترجمہ: "سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔"

پھر ۳۴ مرتبہ پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔"

## یہ دعا نماز کے بعد پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: "اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ یا الٰہی درود بھیج ہمارے سردار محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر اور برکت اور سلام نازل فرما۔"

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا مُّسْتَقِيْمًا وَّ فَضْلًا دَآئِمًا وَّ نَظْرًا رَّحْمَةً وَّ عَقْلًا كَامِلًا وَّ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ قَلْبًا مُّنَوَّرًا وَّ تَوْفِيْقًا اِحْسَانًا وَّ صَبْرًا جَمِيْلًا وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا وَّ لِسَانًا ذِكْرًا وَّ بَدَنًا صَابِرًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ عَمَلًا مَّقْبُوْلًا وَّ دُعَآءً مُّسْتَجَابًا وَّ لِقَآءَ اللّٰهِ نَصِيْبًا وَّ جَنَّةً فِرْدَوْسًا وَّ نَعِيْمًا مُّقِيْمًا وَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ

اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایمان مستقیم کا اور افضل ہمیشہ کا اور نظر رحمت کا اور عقل کامل کا اور علم نافع کا اور دل روشن کا اور توفیق احسان کرنے کی اور عمدہ صبر کا اور اجر بڑے کا اور ذکر کرنے والی زبان کا۔ اور بدن صبر کرنے والے کا اور رزق خراخ کا اور کوشش مذکور کا اور گناہ مغفور کا اور عمل مقبول کا اور دعا منظور کا اور دیدار اللہ کے حق کا اور جنت فردوس کا اور ہمیشہ کی نعمت کا اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے اپنی تمام مخلوق سے بہتر رسول سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب سب پر یا الٰہی تو مہربانیوں والا ہے اے بہت مہربان رحمت والا اور سب تعریف اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا ہے۔''

## نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَآ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ

تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ۔

ترجمہ: ''شروع اللہ کے نام سے. بہت مہربان رحمت والا۔ یاالٰہی درود بھیج سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر ایسا درود کہ نجات دے تُو ہم کو ساتھ اس کے تمام خوفوں اور آفتوں سے اور پوری کرے تُو ہمارے لیے ساتھ اس کے تمام حاجتیں اور پاک کرے تُو ہم کو ساتھ اس کے تمام گناہوں سے اور اونچے کرے تُو ہمارے لیے ساتھ اس کے بہت بلند درجے اور پہنچائے تُو ہم کو ساتھ اس کے پرلے سرے کی نہایتوں پر تمام نیکیوں سے زندگی میں اور بعد مرنے کے اور درود بھیجے اللہ تعالیٰ سردار ہمارے حضور محمد مصطفی علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور محمد مصطفی علیہ السلام کی آل پر اور سردار ہمارے حضور محمد مصطفی علیہ السلام کے تمام اصحاب پر اور برکتیں اور سلام نازل فرمائے یاالٰہی تو مہربانیوں والا ہے۔اے بہت مہربان رحمت والا۔اور سب تعریفیں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔''

## یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْحِكَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: ''شروع اللہ کے نام سے بہت مہربان رحمت والا یا اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جو سخاوکرم کے معدن اور علم وحکمت کا سرچشمہ ہیں اور آپ کی آل پر اور برکتیں نازل فرما اور سلام۔''

ربا بھیج ثواب توں جو میں پڑھی کلام
اوپر روح رسول دے کُل مرسل نبی تمام
بعد اونہاندے چار جو خاص نبی دے یار
بعد اولاد ازدواج اس کُل اصحاب کبار
بعد اونہاندے تابعین کُل امام ہمام
ابوحنیفہ، شافعی، مالک، احمد حنبل نام
کُل غوثاں قطباں بھیج توں ہر ولی اوتاد ابدال
کُل عالم فاضل حافظ قاری ہر ہر امّی نال
ماں باپ استاد مربیاں کُل قبیلے خویشاں
ہر غنی غریب فقیر بھیجیں کُل درویشاں
کُل مرداں مومناں عورتاں جو کجھ اہل اسلام
آدم تھیں تا اُس دم تائیں جو کجھ روح تمام

ثواب جو مینوں حاصل ہویا سبناں نوں پہنچائیں
طفیل حضرت محمد ﷺ کریں قبول دعائیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ سَآئِرِ اَهْلِ السُّنَّتِ وَالْجَمَاعَتِ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔

ترجمہ: ''یا رب درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی آل پر اور ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے تمام اصحاب پر اور تمام اہل سنت و جماعت پر اور برکتیں اور سلام نازل فرما۔ یا اللہ تو مہربانیوں والا ہے۔ اے بہت مہربان رحمت والا اور سب تعریفیں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔''

## وتر کا بیان

وتروں کی تینوں رکعتوں میں مُطلقاً قرآءت فرض ہے اور ہر ایک رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ کا ملانا واجب ہے۔

### قرآءت کا طریقہ افضل یہ ہے

کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى یا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ دوسری رکعت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور کبھی

کبھی تبرکاً اور سورتیں بھی پڑھ لے پھر قرآءت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے جیسے تکبیرِ تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

ترجمہ: ''یا اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور ہم تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں اور ہم تیری خوبی بیان کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں اور ہم تیری نافرمانی نہیں کرتے اور ہم علیحدہ ہوتے ہیں اور ہم چھوڑتے ہیں اس کو جو تیری نافرمانی کرے یا اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور ہم تیرے لیے نماز پڑھتے ہیں اور ہم سجدہ کرتے ہیں اور ہم تیری طرف دوڑتے ہیں اور ہم حاضر ہیں تیرے حضور میں اور ہم امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی اور ہم ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے بیشک تیرا عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔''

## نمازِ تہجد اور وتر کو پچھلی رات پڑھنے کا طریقۂ مسنون

جس کو پچھلی رات اُٹھنے کا یقینِ کامل ہو تو وہ رفع حاجت سے فراغت پا کر وضو

کرے۔ اگر مسجد میں کرے تو تحیۃ الوضو و تحیۃ المسجد پڑھے ورنہ تحیۃ الوضو پڑھے ہر ایک رکعت میں تین تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ پھر دو یا آٹھ یا بارہ رکعت نفل تہجد پڑھے۔ ہر ایک رکعت میں تین تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے یا پہلی رکعت میں بارہ مرتبہ دوسری میں گیارہ مرتبہ اسی طرح گھٹاتا جائے تو پھر وہ وتروں کو نمازِ تہجد کے بعد پڑھے۔ کیونکہ وتر پچھلی رات میں پڑھنے سے زیادہ باعثِ قربِ الٰہی ہوتا ہے اور ملائکۂ رحمت حاضر ہوتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ حدیث صحیح میں فرماتے ہیں کہ رب العالمین ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے۔ آسمانِ دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں۔ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا اس کی بخشش کر دوں۔ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام جب وتر میں سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ فرماتے اور تیسری مرتبہ بلند آواز سے فرماتے۔

(احمد، نسائی، دارقطنی، بہارِ شریعت وغیرہ)

اٹھ جاگ مسافر بھور بھی اب رین کہاں جو سووت ہے
جو سووت ہے سو کھووت ہے جو جاگت ہے سو پاوت ہے
جو کل کرنا ہے اج کر لے جو اج کرنا ہے اب کر لے
جو چڑیوں نے چگ کھیت لیا پچھتاون پھر کیا ہووت ہے

جس کو پچھلی رات اٹھنے کا یقین نہ ہو تو وہ وتروں کو نمازِ عشا کے ساتھ پڑھے۔

## بعد طلوع آفتاب نمازِ اشراق پڑھیں

ترمذی انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکرِ خدا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں

پڑھیں۔ (دونوں میں سورۂ والشمس ایک بار سورۂ قل ھو اللہ تین بار یا پہلی میں آیۃ الکرسی خالدون تک پڑھے۔ دوسری میں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر تک پڑھے) تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔

## پھر متصل ہی دو رکعت نماز استخارہ پڑھیں

پہلی میں قُلْ یَآ اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ دوسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔

## نمازِ صبح سے شام تک شام سے صبح تک کا استخارہ

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ۔

یہ سات سات مرتبہ پڑھیں دن رات کے ہر کام کے لیے استخارہ ہے۔

## نمازِ چاشت

مستحب ہے کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں۔ حدیث میں ہے کہ جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

جب ایک پہر دن چڑھے تو بارہ رکعتیں پڑھے۔ بہ نیتِ نفل نمازِ ضحیٰ، پہلی چارگانہ میں اوّل رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ والشمس اور دوسری رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ والیل تیسری رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ والضحیٰ اور چوتھی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ الم نشرح اور دوسرے چارگانہ کی ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص تین تین بار۔ تیسرے چارگانہ کی ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، الم نشرح ایک بار سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ بعد فراغت ان بارہ رکعتوں کے بسم اللہ درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

ترجمہ: ''یارب میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت فرما اور مجھے عافیت بخش اور مجھے روزی عطا فرما اور میری توبہ قبول فرما بیشک تو توبہ قبول فرمانے والا، رحم فرمانے والا ہے۔''

## نمازِ زوال

جب آفتاب ڈھل جائے۔ چار رکعت نفل نماز زوال پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورہ اخلاص ستر بار یا پچاس بار یا دس بار یا تین بار اور بعد فراغت درود شریف پڑھ کر سولہ مرتبہ

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ۔

ترجمہ: ''ان پر سلام مہربان رب کا فرمایا ہوا''۔

نماز مغرب نوافل اوابین یا عشا کے بعد نماز شکرانہ والدین پڑھے:

دو رکعت نمازِ نفل بہ نیت شکرانہ والدین پڑھے۔ دونوں رکعتوں میں بعد سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی ایک بار سورہ اخلاص تین بار پڑھے بعد سلام کے بسم اللہ درود شریف پڑھ کر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ یَا لَطِیْفُ اُلْطُفْ بِیْ وَلِوَالِدَیَّ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی یَا عَلِیْمُ یَا قَدِیْرُ فَاغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ: ''یارب یا مہربان مجھ پر کرم فرما اور میرے والدین پر تمام احوال میں جیسا تو چاہے اور جیسی تیری رضا یا علیم یا قدیر مجھے بخش

اور میرے والدین کو بیشک تُو ہر چیز پر قادر ہے۔"

## نمازِ استخارہ پڑھنے کا طریقہ

کہ جب کوئی کسی امر کا قد کرے تو اوّل وضو کرے پھر دو رکعت نفل پڑھے پہلی میں بعد سورہ فاتحہ، قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن دوسری میں قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدُ پڑھے۔

## تسلی بخش طریقہ یہ ہے

کہ سات مرتبہ استخارہ کرے پھر نظر کرے کہ میرے دل میں کیا گزرا ہے کہ شک اس میں خیر ہے۔ مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول آخر الحمد للہ اور درود شریف پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو جائے۔ اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے۔ تو وہ کام بہتر ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے اس سے بچے۔ (ردالمحتار)

استخارہ اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ۔ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ "ھٰذَا الْاَمْرَ" خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ "ھٰذَا الْاَمْرَ" شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ

اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ۔

ترجمہ: ''یا اللہ! میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں۔ تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تُو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تُو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تُو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ یا اللہ اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے۔ میرے دین و معیشت اور انجام کار میں اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لیے مقدر آسان فرمادے۔ پھر میرے لیے اس میں برکت فرمادے۔ اور اگر تُو جانتا ہے کہ میرے لیے یہ کام بُرا ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو مقدر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر۔''

اور اپنی حاجت ذکر کرے خواہ بجائے هٰذَا الْاَمْرَ اپنی حاجت کا نام لے یا اس کے بعد۔ (ردّالمحتار)

## نمازِ حاجت

ابوداؤد حذیفہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی امر اہم پیش آتا تو نماز پڑھتے۔ اس کے لیے دو رکعت یا چار رکعت پڑھے۔ حدیث میں ہے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق

اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے تو یہ ایسی ہیں جیسے شبِ قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔
(ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح وابن ماجہ وطبرانی وغیرہم)

عثمان بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک صاحب نابینا حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرائیں کہ مجھے عافیت بخشے۔ ارشاد فرمایا: اگر تُو چاہے تو دعا کروں اور چاہے صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی: حضور دعا فرمائیں۔ انہیں حکم فرمایا کہ وضو کر اور اچھا وضو کر دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ وَ اَتَوَسَّلُ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیۡكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحۡمَةِ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنِّیۡ تَوَجَّهۡتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ هٰذِهٖ لِتُقۡضٰی لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡهُ فِیَّ۔

ترجمہ: ”یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور وسیلہ پکڑتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں بوسیلۂ سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نبی رحمت ہیں یارسول اللہ میں حضور کے ذریعہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارہ میں متوجہ ہوتا ہوں۔ تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ یاالٰہی حضور کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔“

عثمان بن حُنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔“

## نمازِ سفر

کہ سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھ کر جائے۔ طبرانی میں

ہے کہ کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دونوں رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو بوقت ارادہ سفران کے پاس پڑھیں۔

## نماز واپسی سفر

کہ سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے صحیح مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداءً مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اس میں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔

## نمازِ حفظ الایمان

دو رکعت حفظ الایمان پڑھے۔ ہر دو رکعت میں بعد سورہ فاتحہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا سے وَالْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ تک پڑھے پھر تیسرا کلمہ پانچ پانچ مرتبہ پڑھے پھر بعد سلام۔ بسم اللہ درود شریف پڑھ کر یہ دعا حفظ الایمان پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا دَائِمًا وَّ اَسْئَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ اَسْئَلُكَ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ اَسْئَلُكَ دِیْنًا قَیِّمًا وَّ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّ اَسْئَلُكَ عَمَلًا مَقْبُوْلًا وَّ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّةٍ وَّ اَسْئَلُكَ حُسْنَ الْعَاقِبَةِ۔ وَ اَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ وَ اَسْئَلُكَ الشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ وَ اَسْئَلُكَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ۔

ترجمہ: ''یارب میں تجھ سے مانگتا ہوں ایمان باقی رہنے والا اور مانگتا

ہوں دل خوف کرنے والااور مانگتا ہوں علمِ نافع اور مانگتا ہوں یقین سچا۔ اور مانگتا ہوں دین درست اور مانگتا ہوں روزی پاکیزہ۔ اور مانگتا ہوں عملِ مقبول اور مانگتا ہوں عافیت ہر بلا سے۔ اور مانگتا ہوں انجام نیک اور مانگتا ہوں پائیداری عافیت کی اور مانگتا ہوں پوری عافیت۔ اور مانگتا ہوں شکر گزاری عافیت پر اور مانگتا ہوں بے نیازی مخلوق سے۔''

## صلوٰۃ التسبیح

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سستی کرنے والا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں۔ کیا میں تم کو بخشش نہ کروں۔ کیا میں تم کو نہ دوں۔ کیا میں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں۔ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارا گناہ بخش دے گا۔ اگلا، پچھلا، پرانا، نیا، جو بھول کر کیا، جو قصداً کیا، چھوٹا اور بڑا، پوشیدہ اور ظاہر، اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے تو ہر روز ایک مرتبہ پڑھو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ اور یہ بھی نہ کرو تو مہینہ میں ایک مرتبہ اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک مرتبہ پڑھو اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک مرتبہ اور اس کی ترکیب یہ ہے۔ جو سنن ترمذی شریف میں بروایت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ مذکور ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر کہہ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ سے غَيْرُكَ تک پڑھے پھر یہ پڑھے: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ پندرہ مرتبہ پھر اَعُوْذُ بِاللهِ پھر بِسْمِ اللهِ پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سورۃ پڑھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس مرتبہ پڑھے۔

پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسمیع و تحمید دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے۔ اسی طرح چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ تسبیح اور چاروں میں تین سو مرتبہ ہوئیں اور رکوع اور سجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔ (غنیہ وغیرہا)

## قرآن مجید پڑھنے کا بیان

رب العالمین فرماتا ہے:

فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط

ترجمہ: ''قرآن میں سے جو آسان ہو پڑھو۔'' (پارہ:۲۹،سورۂ مزمل، آیت:۲۰)

### تشریح ضروری

اس آیت کریمہ سے مطلقاً ثابت ہے کہ قرآن مجید کو جس جگہ سے چاہو یا جتنا چاہو پڑھو، امام ہو یا مفرد نماز میں ہو یا خارج نماز۔

ارشادِ الٰہی:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

ترجمہ: ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور چپ رہو اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔'' (پارہ:۹،سورۂ اعراف آیت:۲۰۴)

### تشریح شرعی

اس آیتِ مقدسہ سے بھی مطلقاً ثابت ہے کہ جب بھی قرآن مجید پڑھا جائے

اس وقت ہر ایک کلمہ گو پر سننا اور خاموش رہنا ادباً واجب ہے۔

## کثیر حدیثوں کا صحیح خلاصہ

قِرَآئَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَآئَۃٌ۔

"امام کی قراءت مقتدی کو کافی ہے کیونکہ امام قوم کا وکیل ہوتا ہے۔"

(موطا امام محمد)

**مسئلہ:** ثابت ہوا کہ ایک آیت کا بھی حفظ کرنا۔ ہر عاقل، بالغ، مسلمان، مرد، مکلف پر فرضِ عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ واجب عین ہے۔ (درِ مختار)

**مسئلہ:** کیونکہ بقدرِ ضرورت ہر عاقل، بالغ، مسلمان مرد، مکلف پر مسائلِ فقہ کا جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زیادہ سیکھنا حفظ جمیع قرآن مجید سے افضل ہے۔

(ردالمحتار)

## سفر میں اگر خوف نہ ہو بلکہ امن و قرار ہو تو سنت ہے کہ

فجر و ظہر میں سورۂ بروج یا اس کے مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشا میں اس سے چھوٹی مغرب میں قصار مفصّل یا چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو جو چاہے پڑھے۔ جمعہ و عیدین میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰكَ پڑھنا سنت ہے۔ فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین وتراویح اور وتر رمضان المبارک کی سب رکعت میں امام پر بلند آواز پڑھنا واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

## فجر وظہر میں

سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک پڑھے یہ طوال مفصل ہیں۔

## عصر وعشا میں

سورۂ بروج سے سورۂ لم یکن تک پڑھے۔ یہ قصار مفصل ہیں۔

## وتر کی پہلی رکعت میں

سَبِّحِ اسم دوسری سے قُلْ یَآ اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ یا اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد ان سب صورتوں میں امام منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

## قراءت پڑھنے کا طریقۂ شرعی

فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کریں۔ تراویح میں درمیانہ انداز میں اور نفلوں میں جلد پڑھنے کی رخصت ہے۔

**مسئلہ:** قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا بھی اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور یہ سب عبادت ہیں۔

**مسئلہ:** قرآن مجید جب ختم ہو تو تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھنا بہتر ہے۔ اگرچہ تراویح میں ہو مگر تراویح میں بسم اللہ کا ایک مرتبہ بلند آواز پڑھنا فرض ہے۔ البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے تو ایک مرتبہ سے زیادہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد نہ پڑھے۔

(غنیہ وغیرہ)

**مسئلہ:** لیٹ کر قرآن مجید پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوئے ہوں اور منہ کھلا ہو۔ اسی طرح چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جبکہ دل نہ

بٹے ورنہ مکروہ ہے۔ (غنیہ)

**مسئلہ:** غسل خانہ اور پلید جگہوں میں قرآن مجید پڑھنا خلافِ ادب و ناجائز ہے۔

(غنیہ وغیرہ)

**مسئلہ:** جب بلند آواز سے قرآنِ مجید پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جبکہ وہ مجمع بغرض سننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ اور لوگ اپنے کام میں ہوں۔ (غنیہ، فتاویٰ رضویہ)

**مسئلہ:** مجمع میں سب لوگ بلند آواز قرآن مجید پڑھیں یہ حرام ہے۔ اگر تیجوں ختموں عرسوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے اگر کچھ آدمی پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (درِمختار وغیرہ)

**مسئلہ:** بازاروں میں اور جس جگہ لوگ کام میں مشغول ہوں وہاں قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہوگا۔ اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اُس نے پڑھنا شروع کر دیا۔ اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کر دیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد پڑھنا شروع کیا تو اس پر گناہ ہوگا۔ (غنیہ)

**مسئلہ:** جہاں کوئی شخص علم پڑھا رہا ہو یا طالبِ علمِ علمِ دین کی کتابوں کا تکرار کرتے یا مطالعہ دیکھتے ہوں وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔ (غنیہ)

**مسئلہ:** قرآن مجید سننا تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔ (غنیہ)

**مسئلہ:** قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں کوئی شخص معظم دین بادشاہِ اسلام یا عالم دین یا پیر یا اُستاد یا باپ آجائے تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے۔ (غنیہ)

**مسئلہ:** قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔ (غنیہ)

**مسئلہ:** جو شخص قرآن مجید غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ وحسد پیدا نہ ہو۔ (غنیہ)

اسی طرح اگر کسی کے پاس مصحف شریف عاریت طور ہے یا کوئی قرآن مجید پڑھتا ہے اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے تو درست کر دینا واجب ہے۔

**مسئلہ:** قرآن مجید پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے حضور محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

دوسری روایت میں ہے جو قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے۔ قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔ (رواہ ابوداؤد والدارمی والنسائی)

اور قرآن مجید میں ہے کہ اندھا ہو کر اٹھے گا۔

## قِراءت میں غلطی ہو جانے کا بیان

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہو جس سے معنی بدل جاتے ہیں۔ نماز فاسد ہوگئی ورنہ نہیں۔ مثلاً ط، ت، س، ث، ص، ذ، ز، ظ، ا، ء، ع، ہ، ح، ض، ظ۔ ان حرفوں میں صحیح طور پر فرق رکھیں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی۔

## قرآن مجید میں سترہ مقام ایسے ہیں کہ اعراب پر غلطی پڑھنے سے کفر لازم آتا ہے

"زینتُ القاری" میں لکھا ہے کہ تمام قرآن مجید میں سترہ مقام ایسے ہیں کہ زبر کی جگہ اگر پیش یا زبر پڑھے اور پیش کی جگہ پر زیر یا زبر پڑھے اور زیر کی جگہ پر پیش یا زیر

پڑھے تو کفر لازم آتا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِكَ عَمَدًا عَقِیْدَۃً۔ ارادے سے یا اعتقاد رکھ کر ایسا پڑھنے والے پر متفقہ فتویٰ ہے کہ وہ ضرور کافر ہو جاتا ہے۔

## تفصیل ان مقامات کی یہ ہے

۱- سورۂ فاتحہ میں اگر اَنْعَمْتَ کی ت پر پیش پڑھے تو کافر ہو۔

۲- پارہ الم سورۂ بقرہ کے چودھویں رکوع میں اگر وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ رَبُّهٗ کی ب پر فتح پڑھے تو کافر ہو۔

۳- پارہ سیقول سورۂ بقرہ کے تینتیسویں رکوع میں اگر قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ کی و ثانی پر پیش کی جگہ زبر پڑھے تو کافر ہو۔

۴- پارہ تلك الرسل سورۂ بقرہ کے پینتیسویں رکوع میں اگر وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ کے ع پر فتح پڑھے تو کافر ہو۔

۵- پارہ چھٹا سورۂ نسا کے بائیسویں رکوع میں اگر رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ کی ذ پر فتح پڑھے تو کافر ہو۔

۶- پارہ ۱۰ سورۂ توبہ کے پہلے رکوع میں اگر اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ کے ل پر زبر پڑھے تو کافر ہو۔

۷- پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل کے دوسرے رکوع میں اگر وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ کی ذ پر فتح پڑھے تو کافر ہو۔

۸- پارہ ۱۶ سورۂ طٰهٰ کے چھٹے رکوع میں اگر وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ کی ب پر پیش پڑھے تو کافر ہو۔

۹- پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء کے چھٹے رکوع میں اگر اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی ت پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو۔

۱۰- پارہ ۲۲ سورۃ فاطر کے چوتھے رکوع میں اگر اِنَّمَا یَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا کی ہ پر پیش پڑھے تو کافر ہو۔

۱۱- پارہ ۱۹ سورۃ شعراء کے گیارھویں رکوع میں اگر لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ کی ذ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو۔

۱۲- پارہ ۲۳ سورۃ صافات کے دوسرے رکوع میں اگر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ کی ذ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو۔

۱۳- پارہ ۲۸ سورۃ حشر کے تیسرے رکوع میں اگر خَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ کی و پر فتح پڑھے تو کافر ہو۔

۱۴- پارہ ۲۹ سورۃ الحاقۃ کے پہلے رکوع میں اگر لَّا يَأْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ کے ء ثانی پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو۔

۱۵- پارہ ۲۹ سورۃ مزمل کے پہلے رکوع میں اگر فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ کے ن پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو۔

۱۶- پارہ ۲۹ سورۃ مرسلات کے دوسرے رکوع میں اگر فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ کی ظ پر فتح پڑھے تو کافر ہو۔

۱۷- پارہ ۳۰ سورۃ والنازعت کے دوسرے رکوع میں اگر اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ کی ذ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو۔

پس ہر قاری و حافظ عالم جو حروف و الفاظ کو صحیح مخرج سے ادا کرنے پر قادر ہیں۔ وہ بروقت تلاوتِ قرآن مجید کے ان مقامات کو غور سے پڑھیں ورنہ غلطی کا وبال پڑھنے والوں کی گردنوں پر ہوگا۔

# نمازِ مریض کا بیان

وہ بیمار جو کھڑا ہو کر نماز پڑھنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ بلکہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہے اور دیر کے بعد تندرست ہوگا تو بیٹھ کر رکوع، سجود کے ساتھ پڑھ لے اگر بیٹھ کر بھی رکوع، سجود کے ساتھ قدرت نہیں رکھتا تو پہلو یا پیٹھ پر لیٹ کر سر کے اشارہ سے نماز ادا کرے کیوں کہ آنکھو اور پلک اور دل کا اشارہ معتبر نہیں۔ مگر رکوع سے سجدے کے لیے زیادہ جھکے اور اپنے سامنے سجدے کے لیے کوئی چیز اونچی نہ رکھے۔ اگر رکوع سجود کے جھکنے میں فرق نہیں کرے گا تو نماز نہ ہوگی اگر اشارہ سے بھی عاجز ہے تو جب صحت پائے جب پڑھے۔ اگر بیماری کی حالت میں کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلَ اللّٰہ پڑھ کر مرے گا داخل جنت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمانے والا اور بخشنے والا قادر ہے۔ (ردالمحتار دُرِ مختار)

## جان کندن کی علامتیں اور میت کے حقوق

پاؤں کا سُست پڑ جانا، خصیتین کا کچھ جانا، ناک کا ٹیڑھا ہو جانا، دونوں کنپٹیوں کا بیٹھ جانا۔ منہ کی کھال کا تن جانا۔ علاوہ اس کے قریبی رشتہ داروں وغیرہ دوستوں پر حق ہے کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں۔ غرغرہ سے پہلے اس کے پاس کلمہ شہادت تلقین کریں۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

یا صرف کلمۂ طیبہ:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پڑھیں اس کو یہ نہ کہیں کہ تو پڑھ۔ نہ معلوم جھڑکی دیں اور انکار کر بیٹھے۔ تلقین شہادتین ایک مرتبہ بالاجماع سنت ہے۔ سورۂ یٰس سورۂ رعد وغیرہ اس کے روبرو پڑھیں۔ اس کے پاس خوشبو رکھیں اس وقت گناہوں کی توبہ مقبول ہے۔ مگر کفر و بدعقیدہ کی توبہ مقبول نہیں کیونکہ کافر و بدعقیدہ اس وقت مسلمان نہیں ہوسکتا۔ جب جان نکل جائے تو اس کے دونوں جبڑے پٹی سے باندھے سر پر گرہ دیں آنکھیں بند کر دیں۔

## روح کی قیدِ بدن سے رہائی

موت کی ہچکی آتے ہی رشتۂ دنیا ٹُوٹ گیا
روح نے بدن سے پائی رہائی قید سے قیدی چھُوٹ گیا
اشکوں میں رنگینی کیوں ہے اشک میرے رنگین ہیں کیوں
غم سے جگر کا خون ہوا یا دل کا پھپھولا پھُوٹ گیا
صبح سے سر کو دھنتا ہوں اور بیٹھا تنکے چُنتا ہوں
کوئی اندھیری رات میں آ کر خانۂ دل کو لُوٹ گیا

پھر نہایت نرمی سے آنکھیں بند کرنے والا یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَ سَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَاسْعِدْهُ بِلِقَآئِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ مِنْهُ۔

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے شروع (سپرد کرتا ہوں) اور ملت رسولِ کریم علیہ السلام کے یا اللہ آسان فرما اس پر معاملہ اس کا اور نرم فرما اس پر ذمہ اس کا اور کامیاب فرما اس کو ملاقات اپنی سے۔ اور کر اس کی

آخرت کو اچھا۔ اس کے لیے دنیا سے جس سے وہ راہی ہوا۔"
اس کے بعد اس کے ہر ایک جوڑ اور بند کو ڈھیلے کر دیں۔

## اس کا طریقہ یہ ہے

کہ اسکی دونوں کلائیاں اس کے بازوؤں کی طرف لے جائیں اور پاؤں کی طرف پھیلا دیں۔ پھر اس کے ہاتھوں کی انگلیاں ہتھیلیوں کی طرف موڑ کر سیدھی کر دیں اور پنڈلیوں کو زانوؤں کی طرف موڑ کر سیدھا کر دیں اور جن کپڑوں میں مرا ہے وہ اتار کر اور کپڑوں سے اس کے تمام بدن کو ڈھانک دیں اور اس کے پیٹ پر لوہا یا وزنی چیز رکھیں تاکہ پھول نہ جائے اور میّت کے فرائض جلدی ادا کریں مثلاً اس کا قرضہ وغیرہ جو کچھ علاج پر خرچ ہوا اور جو اس کی زندگی میں ناراض ہوں ان کو بھی راضی کریں۔

## افضل طریقہ یہ ہے

کہ موت کے وقت حیض، نفاس والی عورتیں اور جُنبی مرد، بدمذہب، کافر، تصویر و روپیہ یا کتا اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کہ جس جگہ یہ ہوتی ہیں ملائکۂ رحمت نہیں آتے کہ ملائکۂ رحمت جان نکلتے وقت اپنے اور اس کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں مگر متقی پرہیزگار اور نیکوں کا پاس بیٹھنا باعث برکت ہے۔ (درِمختار ردّالمحتار)

## قبر کی صحیح تعریف

قبر طول میں آدمی کے قد برابر کھودی جاتی ہے۔ چوڑائی میں بقدرِ نصف قد اور گہرائی میں سینہ برابر اور قبر میں لحد کا کھودنا سنت ہے نہ شق۔ لحد وہ ہوتی ہے جو قبلہ کی طرف کھودی جاتی ہے اور شق درمیان قبر کے سیدھی نہر کی مثل کھودی جاتی ہے۔ (ردّالمحتار)

## مردہ کو غسل دینے کا طریقۂ مسنون

مردہ کو غسل دینے سے پہلے قبر وکفن کی تیاری کریں۔ مرد کا کفن سنت تین کپڑے ہیں۔ دو چادریں ایک الفی جس کا گریبان مونڈھوں کی طرف ہوتا ہے۔ الفی پر کلمۂ شہادت لکھنا مستحسن ہے۔ اگر صاحب عزت ہو تو ٹوپی عمامہ بھی جائز ہے۔ اگر مرد کا کفن سنت نہ ہو سکے تو ایک تہبند ایک چادر کافی ہے۔ عورت کا کفن سنت پانچ کپڑے ہیں۔ دو چادریں، ایک پاجامہ یا تہبند، ایک سینہ بند چھاتی سے زانوؤں تک۔ ایک الفی جس کا گریبان سینہ کی طرف ہوتا ہے۔ ایک اوڑھنی مقدار ڈیڑھ گز۔ اگر عورت کا کفن سنت نہ ہو سکے تو تین کپڑے ایک پاجامہ یا تہبند، ایک چادر ایک اوڑھنی کافی ہے۔ دو دستانے یا دو کپڑے یا دو گتھیاں فیتے دار یا بندیاں دار ہوں تا کہ غسل دینے والا ایک بائیں ہاتھ پر باندھ کر استنجا کرائے اور دوسری سے غسل۔ ان کے علاوہ تین بندیاں یا تین فیتے کفن باندھنے کے لیے ہوں۔ ان کے علاوہ دو کپڑے ڈیڑھ ڈیڑھ گز کے ہوں ایک مردہ کے بدن پر رکھ کر غسل دینے کے لیے ہو اور ایک غسل دے کر بدن کو خشک کرنے کے لیے۔ علاوہ ان کے پھٹہ یا تختہ اور روئی اور صابن ولوٹا پانی وغیرہ ڈھیلے بھی ہوں۔ غسل دینے سے پہلے مردہ کو لوبان یا صندل یا ہرمل وغیرہ خوشبو کی دھونی طاق مثلاً تین یا پانچ یا سات مرتبہ دیں۔ پھر پھٹہ یا تختہ کو۔ مردہ کو سوائے غسل دینے والوں اور اس کے مددگاروں کے کوئی نہ دیکھیں۔ پھر مردہ کو شمالاً جمالاً پھٹہ یا تختہ پر لٹا دیں جس طرح قبر میں رکھنے کا دستور ہے یا جس طرح آسان ہو۔ پھر ارد گرد مردہ کو غسل دینے کی جگہ پردہ کر دیں۔

## ضروری تنبیہ مخصوص

جو میت کے زیادہ قریبی حقدار ہیں وہ غسل دیں اور کفن بھی۔ اگر وہ غسل دینا کفن پہنانا نہیں جانتے تو جو اچھی طرح اس کام کو جانتے ہوں وہ کریں۔

## غسل دینے کا صحیح طریقہ

میت کو اول ناف سے گھٹنوں تک ڈیڑھ ڈیڑھ گز دو ٹکڑوں کے ایک کپڑے سے ڈھکیں۔ پھر غسل دینے والا وضو کر کے اپنے بائیں ہاتھ پر کپڑا یا دستانہ یا گتھلی لپیٹے۔ کیوں کہ جس طرح زندہ کا سترِ عورت دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح مردہ کو بھی بے پردہ شرمگاہ پر چھُونا حرام ہے بلکہ سترِ عورت کا کوئی حصہ بھی مرد کا مرد، عورت کا عورت نہ دیکھے (یہ باعثِ پھٹکار ہے) پھر بائیں ہاتھ سے پہلے طاق ڈھیلوں مثلاً تین یا پانچ یا سات عدد کے ساتھ استنجا کرا کے پھر پانی سے استنجا کرائے پھر وہ گتھلی یا دستانہ یا کپڑا ہو پھینک دے پھر دونوں ہاتھوں کو خوب دھو کر دائیں ہاتھ پر دوسری گتھلی یا دستانہ یا کپڑا لپیٹے وضو کرائے ایک آدمی پانی وغیرہ دیتا جائے۔

## میت کو وضو کرانے کا طریقہ

روئی یا مثل روئی کے نرم کپڑا سے پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین مرتبہ دھوئے۔ پھر منہ، پھر دانتوں، پھر لبوں، پھر مسوڑوں، پھر اندر تالو، پھر نتھنوں کو نرم نرم مَل کر صاف کرے پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے پھر سر کا مسح کرے پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئے۔ یہ میت کا وضو ہوا۔ پھر باقاعدہ غسل کرائیں۔ یہ اس طرح پر ہے کہ مردہ کے سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو گلخیرو یا صابن یا ملتانی مٹی وغیرہ سے دھوئیں۔ اگر بال نہ ہوں تو دھونا ضروری ہے۔ پھر وہ پانی جو بیری کے پتوں یا اشنان

وغیرہ سے جوش دیا گیا ہو۔ اگر بیری کے پتے یا آشنان نہ ہو تو خالص پانی کافی ہے مگر گرم پانی سے غسل دینا افضل ہے پھر مردہ کو بائیں طرف کروٹ پر لٹائیں تا کہ اول دائیں طرف کروٹ پر پانی ایک مرتبہ پڑھے پھر مَل کر نہلائیں تا کہ بدن کے اس حصہ پر پانی پہنچے جو تختہ سے ملا ہوا ہے۔ پھر دائیں طرف کروٹ پر لٹا کر اس طرح پانی ڈالیں پھر سہارا دے کر بٹھائیں پھر اس کے پیٹ کو نرم نرم ملیں اگر کچھ نجاست نکلے تو دھو ڈالیں دوبارہ وضو غسل کی ضرورت نہیں پھر اس کو بائیں طرف لٹا کر غسل دیں یہ غسل تیسرا ہوا اب یہ گتھلی یا دستانہ یا کپڑا ہو پھینک دیں۔

## یہی ترکیب عورت کو غسل دینے کی ہے

مگر عورت کو غسل دینے سے پہلے پھٹہ یا تختہ پر لٹا کر پاؤں سے گلے تک کپڑا سے ڈھکیں پھر غسل کے بعد مردہ کے بدن کو دوسرے ڈیڑھ گز کپڑا سے خشک کریں۔ بال اور ناخن تراشے نہ جائیں۔ اگر چہ زیر ناف یا بغلوں اور بھوؤں کے بال ہی ہوں۔ اگر کاٹے بھی جائیں یا ناخن ٹوٹا ہوا علیحدہ کر دیا جائے وہ کفن ہی میں رکھ دیا جائے۔ بالوں اور ڈاڑھی کو کنگی نہ کریں۔ پھر دھونی دیں پھر عطر ملیں پھر مقاماتِ سجدہ مثلاً ڈاڑھی، ناک، پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنوں دونوں پاؤں پر کافور لگائیں سر اور منہ اور ماتھے اور سینہ کو بھی بلکہ تمام بدن پر خوشبو ملیں۔ پھر اول کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دیں۔ پھر کفن کو بچھائیں پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں۔

## میت کو کفن دینے کا طریقۂ مسنون

مردہ کو اول الفی، پھر چھوٹی چادر، پھر بڑی چادر، صاحبِ عزت ہو تو الفی کے

بعد ٹوپی عمامہ پہنائیں عورت کو اول پاجامہ یا تہبند، پھر سینہ بند، پھر الفی، پھر چھوٹی چادر، پھر اوڑھنی۔ پھر بڑی چادر پہنائیں۔ پھر کفن کو سر اور درمیان سینہ اور پاؤں کی طرف سے بندیوں یا فیتوں کے ساتھ باندھا جائے کیونکہ کفن کھل جانے کا خطرہ ہوتا ہے پھر دھونی دیں پھر جنازہ کو جلدی لے جائیں۔

## جنازہ کو لے جانے کی ضروری ہدایات

سنت یہ ہے کہ جنازہ کو چار آدمی اپنے کندھوں پر اٹھائیں اور چلتے وقت سرہانہ آگے کو رکھیں۔ سنت یہ ہے کہ ہر مرتبہ دس دس قدم آہستہ آہستہ چلیں پوری سنت یہ ہے کہ اول مردے کا سرہانہ داہنے پایہ کو پکڑیں اور اپنے داہنے کندھے پر رکھیں پھر اس کی داہنی پائنتی کے پایہ کو اپنے داہنے کندھے پر رکھیں پھر بایاں پایہ کو بائیں کندھے پر پھر بائیں پائنتی کو بائیں کندھے پر اور دس دس قدم آہستہ آہستہ چلیں تو کل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ نیز حدیث میں ہے جو جنازہ کے چاروں پاؤں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرما دے گا۔ (جوہرہ، عالمگیری، درِ مختار)

**مسئلہ:** اگر چھوٹا بچہ دودھ پینے والا یا ابھی دودھ چھڑایا ہو یا اس سے کچھ بڑا، اس کو اگر ایک شخص ہاتھوں پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں میں لیتے رہیں اور کوئی شخص سواری پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازہ کو ہاتھوں میں لیے ہو جب حرج نہیں ورنہ چھوٹے کھٹولے وغیرہ پر لے جائیں اور اس سے بڑا ہو تو چار پائی پر لے جائیں۔ (غنیہ، عالمگیری، کتب فقہ)

اور خلوص دل سے کلمۂ شہادت راستہ میں پڑھتے جائیں باعث رحمت الٰہی ہے۔

**مسئلہ:** اور جنازہ کے ساتھ رشتے دار پڑوسی یا صالح آدمی دوست اور عالم سنی صحیح

العقیدہ جائیں اور جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے اور جنازہ سے پہلے بیٹھنا ممنوع ہے۔

میت اگر پڑوسی ہو یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ**: جو شخص جنازہ کے ساتھ ہوا اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیے (مگر سخت مجبوری ہو تو) اور نماز کے بعد اولیائے میت سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد اولیا سے اجازت کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری)

## نماز جنازہ فرض کفایہ ہے

نماز جنازہ واجب ہونے کے لیے وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے لیے ہیں:

۱- نمازی کا بدن پاک ہو۔

۲- نمازی کے کپڑے پاک ہوں۔

۳- نمازی کا وضو ہو۔

۴- نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہو۔

۵- مردوں کو ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک سترِ عورت بدن کا چھپانا عورتوں کو سر سے پاؤں تک۔

۶- نماز میں کعبۂ مکرمہ کی طرف منہ ہو۔

۷- نماز کا وقت صحیح ہو۔

۸- نیتِ دل سے پکا ارادہ ہو کیوں کہ اعمال نیتوں پر موقوف ہوتے ہیں۔

۹- تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہنا۔

## نمازِ جنازہ گاؤں اور شہر وغیرہ کے

ہر قادر، عاقل، بالغ، مسلمان مرد، مکلف اور جس کو موت کی خبر ہوئی ہو ان پر فرض کفایہ ہے اس کی فرضیت کا جو انکار کرے کافر ہے۔ اگر ایک دو تین آدمیوں نے بھی نماز جنازہ پڑھ لی تو باقیوں سے فرضیتِ نمازِ جنازہ ساقط ہو جائے گی۔ نمازِ جنازہ بادشاہ، یا وہاں کا حاکم، ورنہ قاضی پھر امامِ جمعہ پھر امامِ محلہ بشرطیکہ وہ ولی سے افضل ہو۔ ورنہ ولی سے اَقرب پڑھائے اگر ولی اقرب بھی لائق نہ ہو تو جو احکامِ نمازِ جنازہ زیادہ جانتا ہو وہ پڑھائے۔ (درِمختار، عالمگیری وغیرہ)

## نمازِ جنازہ پڑھانے کا طریقۂ مسنون

افضل یہ ہے کہ مقتدیوں کی تین صفیں طاق ہوں۔ کیوں کہ تین صفوں سے نمازِ جنازہ پڑھنے سے میت کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اور اگر کُل سات ہی آدمی ہیں تو ایک امام ہو، اور تین پہلی صف میں، اور دو دوسری میں، ایک تیسری میں۔

(غنیہ، بہارِ شریعت وغیرہ)

پھر امام میت کے سینہ کے مقابل میں کھڑا ہو اور امام میت کی اور زندوں کی مغفرت کے لیے دعا مانگنے کی نیت کرے۔ دونوں ہاتھ ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی پر باندھے صرف پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ ہاتھ اٹھائے۔ پھر نیت کرے پھر دعائیں مذکورہ اِنِّیْ وَجَّھْتُ، اِنَّ صَلٰوتِیْ یہ دونوں یا ایک پڑھ کر کہے:

چار تکبیر نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ، ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود واسطے حضور سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے، دعا واسطے حاضر اس میت کے پیچھے اس امام کے منہ طرف کعبہ

شریف کے، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ (ترجمہ:) "اللہ سب سے بڑا ہے۔"

پھر یہ دعا پڑھے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ترجمہ: "پاک ہے تُو یا اللہ اور تُو خوبیوں والا ہے اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔"

پھر یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَ بَارَكْتَ وَ رَحِمْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى سَيِّدِنَآ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

ترجمہ: "یا اللہ! درود بھیج سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر، اور سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی آل پر، جیسے کہ تُو نے درود اور سلام بھیجا اور برکت اور مہربانی فرمائی اور رحم فرمایا سردار ہمارے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، اور سردار ہمارے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بیشک تُو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔"

مرد کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ

صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ۔ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔

ترجمہ: ''الٰہی بخش دے ہمارے زندہ کو اور ہمارے مردہ کو اور ہمارے حاضر اور ہمارے غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد اور ہماری عورتوں کو یا اللہ جسے تُو زندہ رکھے ہم سے تُو زندہ رکھے اس کو اسلام پر۔ اور جسے تُو موت دے ہم میں سے تو دے موت اس کو ایمان پر۔ یاالٰہی تُو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔''

## نابالغ لڑکے کی میت ہوتو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

ترجمہ: ''یا مولیٰ کریم (اس لڑکے کو) ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے اور کر اس کو ہمارے لیے اجر کا موجب اور ذخیرہ وقت پر کام آنے والا بنا دے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور کی گئی ہو۔''

## نابالغہ لڑکی کی میت ہوتو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا

لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً۔

ترجمہ: "یا اللہ! کر (اس لڑکی) کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی اور کر اس کو ہمارے لیے اجر کا موجب اور ذخیرہ وقت پر کام آنے والا اور کر اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والی اور وہ جس کی سفارش قبول کی گئی ہو۔"

پھر چوتھی مرتبہ سوا ہاتھ اٹھانے کے اللہ اکبر پڑھ کر دونوں طرف ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ۔ میں میت اور اپنے دائیں بائیں فرشتوں اور مقتدیوں اور ان کے فرشتوں کی بھی نیت کرے۔ اور مقتدی اپنے دائیں بائیں نمازیوں اور ان کے فرشتوں کی بھی نیت کرے۔ دونوں طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے۔ (درِمختار، ردّ المحتار وغیرہ)

پھر قُلْ هُوَ اللهُ تین تین یا پانچ پانچ یا سات سات یا گیارہ گیارہ یا بارہ بارہ مرتبہ اور آیۃ الکرسی اور سورۂ فاتحہ ایک ایک مرتبہ بلکہ قرآن مجید میں سے جتنا پڑھ سکیں پڑھ کر کسی متقی پرہیزگار آدمی کے ملک کریں۔ یا علیحدہ علیحدہ بخشیں اول حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی روح مبارک کو قرآن مجید کا ثواب ہدیہ پیش کریں۔ پھر وسیلۂ حضور علیہ السلام ایک لاکھ کئی ہزار انبیاء اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ علیہم السلام اور تمام اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کی روحوں کو قرآن مجید کا ثواب ہدیہ پیش کریں۔ پھر اپنے قریبی رشتہ دار اور میت کی روح اور تمام اہل قبور بلکہ اب سے سیدنا بنی آدم وعلی نبینا علیہما السلام تک جتنے مسلمان مرد عورتیں فوت ہو گئے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی روحوں کو قرآن مجید کا ثواب بخشیں۔

(درِمختار، ردّ المحتار وغیرہ)

## دعا بعد نماز جنازہ سنت ہے

مشکوٰۃ باب صلوٰۃ الجنازہ فصل ثانی میں ہے:

اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ۔

ترجمہ: ''جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو اس کے لیے خالص دعا مانگو۔''

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد بلا تاخیر فوراً دعا مانگنا باعثِ ثواب ہے۔

فتح القدیر کتاب الجنائز فصل صلوٰۃ الجنازہ میں ہے کہ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام نے منبر پر قیام فرما کر غزوۂ موتہ کی خبر دی اور اسی اثناء میں جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی۔

فَصَلَّ عَلَیْهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَ دَعَا لَهُ وَ قَالَ اسْتَغْفِرُوْا لَهُ۔

ترجمہ: ''پس نماز جنازہ پڑھی ان پر حضور علیہ السلام نے اور دعا فرمائی ان کے لیے اور (لوگوں سے) فرمایا کہ تم بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کرو۔''

وَدَعَا کے واؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا نمازِ جنازہ کے علاوہ تھی۔

مبسوط شمس الائمۃ سرخسی جلد دوم صفحہ ۶۷ میں روایت ہے کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک جنازے پر بعد نماز پہنچے اور فرمایا:

اِنْ سَبَقْتُمُوْنِیْ بِالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالدُّعَآءِ۔

ترجمہ: ''اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی تو دعا میں مجھ سے آگے نہ

بڑھو۔" (بلکہ آؤ میرے ساتھ مل کر دعا کرلو)

## ہدایت لازمی

پھر میت کو اٹھا کر قبرستان میں لے جائیں پھر میت کو قبر میں وہ لوگ اتاریں جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ قوی و نیک و امین ہوں کہ کوئی بات نامناسب دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔ ورنہ اور لوگ اتاریں۔ (عالمگیری وغیرہ)

جب میت کو قبر میں رکھیں تو یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْنَا عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

ترجمہ: "اللہ کے نام سے شروع ہم (اپنے بھائی کو رکھتے ہیں) اوپر ملت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے۔"

اور میت کو دائیں کروٹ پر لٹائیں، منہ قبلہ کی طرف کریں، اس وقت تینوں گرہ کھول دیں کیونکہ اس وقت کفن کھل جانے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ پھر کچی اینٹوں یا تختوں وغیرہ سے لحد کے منہ پر رکھیں پھر گارہ وغیرہ چونہ سے درجوں کو بند کریں۔

## پھر مٹی ڈالنے کا طریقۂ مسنون

میت کو لحد میں لٹانے کے بعد قاعدہ یہ ہے کہ ہر مسلمان تین مُٹھی مٹی ڈالتا ہے لیکن اکثر مسلمان اس حقیقت سے بے خبر ہیں سو اس لیے واضح کیا جاتا ہے کہ تختے وغیرہ لگانے کے بعد مستحب یہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقدس عمل ہے کہ میت کے سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ مٹی ڈالیں اور ہر مرتبہ حسب ترتیب قرآن کریم کے مندرجہ ذیل بابرکت کلمات بطور دعا پڑھیں۔

پہلی مرتبہ:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ ۔ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ۔

ترجمہ: ''اس (مٹی) سے ہم نے تم کو پیدا کیا۔'' ''یااللہ زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے کشادہ رکھ۔''

دوسری مرتبہ:

وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ ۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَآءِ لِرُوْحِهٖ:

ترجمہ: ''اور اسی مٹی سے ہم تم کو لوٹائیں گے۔'' ''یاالٰہی اس کی روح کے لیے آسمان کے دروازے کھول دے۔''

تیسری مرتبہ:

وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۔ اَللّٰهُمَّ زَوِّجْهُ مِنْ حُوْرِ الْعِيْنِ۔ (جوہرہ عالمگیری وغیرہ)

ترجمہ: ''اور اس (مٹی) سے ہم تم کو دوبارہ نکالیں گے۔'' ''یارب حور عین کو اس کی زوجہ کر۔''

پھر پھاوڑوں سے قبر پر مٹی ڈالیں مگر قبر کو اونٹ کے کوہان کی مثل ایک بالشت اونچی تیار کریں اس پر پانی چھڑکیں باعثِ رحمت ہے۔

پھر مستحب یہ ہے کہ

دفن کے بعد سورہ بقرہ کا اول، آخر پڑھیں۔ سرہانے الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَ

تک اور پائنتی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورۃ تک پڑھیں۔ (جوہرہ)

یا سورۂ یٰسٓ یا سورۂ ملك یا آیۃ الکرسی یا سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد وغیرہ پڑھ کر صاحبِ قبر کو ایصالِ ثواب کریں۔

دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے کہ جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوت قرآن مجید اور میت کے لیے دعا و استغفار کریں اور یہ دعا کریں کہ سوالِ نکیرین میں ثابت قدم رہے۔ (جوہرہ وغیرہ)

## قبر پر قرآن مجید پڑھنے کے لیے حافظوں کو مقرر کرنا جائز ہے

جبکہ پڑھنے والے اُجرت پر نہ پڑھتے ہوں کہ اجرت پر قرآن مجید پڑھنا، اور پڑھوانا ناجائز ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ قرآن مجید پڑھنے والے خالصاً لوجہ اللہ پڑھیں اور پڑھوانے والے اللہ واسطے خدمت کریں۔ اگر اجرت پر پڑھوانا چاہیں تو اپنے کام کے لیے آدمی مقرر کریں۔ پھر قرآنِ مجید پڑھنے پڑھوانے کا کام کریں۔ پھر صاحبِ قبر کی روح کو ایصالِ ثواب کریں باعثِ رحمت تخفیفِ عذاب ہے۔ (درِ مختار وغیرہ)

## ضروری سمجھوتہ

شجرہ یا عہدنامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ شریف کی طرف طاق کھود کر اس میں رکھیں۔ (بلکہ درِ مختار میں) کفن پر عہدنامہ لکھنے کو جائز رکھا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے اور میت کے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی (اپنوں وغیرہ دوستوں کو) وصیت کی تھی تو انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی

گئی۔ پھر کسی نے انہیں خواب میں دیکھا۔ حال پوچھا کہا جب میں قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے۔ فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی۔ کہا تو عذاب سے بچ گیا۔ (درِمختار، غنیہ عن التاتارخانیہ)

یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں اور سینہ پر کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ مگر غسل دینے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمۂ شہادت کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔ (بلکہ ملتانی مٹی گیرو[1] وغیرہ زعفران کے ساتھ)

## اہل السنت والجماعت کو ہدایت

قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا ہو۔ اس سے گزرنا ناجائز ہے۔ خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔
(عالمگیری، درِمختار)

**مسئلہ:** کوئی اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے۔ مگر قبروں پر گزرنا پڑے گا۔ تو وہاں تک جانا منع ہے۔ دُور ہی سے فاتحہ پڑھ کر بخش دے۔ قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے۔ ایک شخص کو حضور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے جوتے پہنے دیکھا۔ فرمایا جوتے اتار دے نہ قبر والے کو تُو ایذا دے نہ وہ تجھے۔ قبرستان میں سے ہرے درختوں اور ہرے گھاس کاٹنا نہ چاہیے (بلکہ سخت جرم و گناہ عظیم ہے) کہ ان کی تسبیح سے رحمت الٰہی برستی ہے اور میت کو انس ہوتا ہے اور کاٹنے میں میت کا حق ضائع کرتا ہے۔
(ردالمحتار، ترمذی، نسائی، بیہقی، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، بغوی، مجدد مایۂ حاضرہ، جوہرہ، درِمختار وغیرہ)

---

[1] یعنی ایک قسم کی لال مٹی۔ از میثم

## زیارتِ قبور مستحب ہے

ہر ہفتہ میں یا پیر کے دن مناسب ہے سب میں سے افضل دن جمعہ کا وقتِ صبح ہے۔اولیائے کرام کے مزاراتِ طیبہ پر سفر کر کے جانا درست ہے۔

## آج کل چودھویں صدی کے ملاں

اولیاءِ کرام کی محبت سے بالکل کورے بلکہ دشمن زیارت اولیاء کرام کے مزاراتِ طیبہ پر سفر کر کے جانے کو ناجائز وحرام کہتے ہیں۔اس کے ثبوت میں بیان کیا جاتا ہے۔ارشادِ الٰہی:

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝ (پارہ:۱۵،سورۃ کہف،آیت:۶۰)

ترجمہ: ”اور یاد کرو (اے محبوب محمد مصطفیٰ علیہ السلام) جبکہ موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں۔جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔یا چلتا رہوں گا۔“

برسوں سیدنا موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کے لیے تشریف لے گئے۔ مشائخ کی ملاقات کے لیے سفر کرنا ثابت ہوا۔

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط (پارہ:۱۳،سورۃ یوسف،آیت:۸۷)

ترجمہ: ”اے میرے بیٹو جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کی خبر لاؤ اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔“

سیدنا یعقوب علیہ السلام نے فرزندوں کو تلاشِ یوسف کے لیے حکم فرمایا۔تلاش

محبوب کے لیے سفر کرنا ثابت ہوا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ (پارہ: ۱۳، سورۂ یوسف، آیت: ۹۳)

ترجمہ: ''میرا یہ کرتا لے جاؤ اور میرے باپ کے منہ پر ڈال دو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔''

علاج کے لیے سفر ثابت ہوا۔

مشکوٰۃ کتاب العلم میں ہے:

مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبَ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ۔

ترجمہ: ''جو شخص تلاشِ علم میں نکلا وہ اللہ کے راستہ میں ہے۔''

حدیث میں ہے:

اُطْلُبُو الْعِلْمِ وَلَوْ كَانَ بِاالصِّيْنِ۔

ترجمہ: ''علم کو طلب کرو اگرچہ (ملکِ) چین میں ہو۔''

کریما میں ہے:

طلب کردنِ علم شد بر تو فرض
دگر واجب است از پیش قطع ارض

ترجمہ: ''طلب کرنا علم کا تجھ پر فرض ہے مگر اس کے لیے سفر کرنا بھی ضروری ہے۔

جب اس قدر سفر ثابت ہوئے تو مزاراتِ اولیاء کی زیارت کے لیے سفر کرنا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔ یہ حضرات طبیب روحانی ہیں اور ان کے فیوضات مختلف ہیں اور ان کے مزارات پر پہنچنے سے شانِ الٰہی نظر آتی ہے کہ اللہ والے بعد وفات بھی دنیا میں راج کرتے ہیں۔ ان سے ذوق عبادت پیدا ہوتا ہے ان کے مزارات پر دعا جلد

مقبول ہوتی ہے۔

مشکوٰۃ باب زیارت قبور میں ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔

ترجمہ: کہ "ہم نے تم کو زیارتِ قبور سے منع فرمایا تھا اب ضرور زیارت کرو کیوں کہ زیارتِ قبور آخرت یاد دلاتی ہے۔"

اس سے مطلقاً زیارتِ قبور کا جواز معلوم ہوا خواہ روزانہ ہو یا سال کے بعد خواہ تنہا تنہا زیارت کی جائے یا جمع ہو کر اب اپنی طرف سے قیدیں لگانا کہ مجمع کے ساتھ زیارت کرنا منع ہے۔ سال کے بعد عرس وغیرہ مقرر کر کے زیارت کرنا منع ہے۔ محض لغو ہے معیّن کر کے زیارت ہو یا غیر معیّن کیسے ہر طرح جائز ہے۔

عورتیں زیارت قبور کے لیے اپنی قریبی رشتہ دار محرموں کے ساتھ جائیں ورنہ جانا ممنوع ہے۔ (کثیر کتب فقہ)

شامی میں ہے:

وَ اَمَّا الْاَوْلِيَآءُ فَاِنَّهُمْ مُتَفَاوِتُوْنَ فِي الْقُرْبِ اِلَى اللهِ وَ نَفْعِ الزَّائِرِيْنَ بِحَسْبِ مَعَارِفِهِمْ وَ اَسْرَارِهِمْ۔

ترجمہ: "ولیکن اولیاء اللہ تقرب الی اللہ و زائرین کو نفع پہنچانے میں مختلف ہیں۔ بقدرِ اپنے معرفت و اسرار کے۔"

مقدمہ شامی میں ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں امام شافعی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

اِنِّيْ لَا تَبَرَّكُ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اَجِيْئُ اِلٰى قَبْرِهٖ فَاِذَا عَرَضَتْ لِيْ حَاجَةٌ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَ سَاَلْتُ اللهَ

عِنْدَ قَبْرِہٖ فَتُقْضٰی سَرِیْعًا۔

ترجمہ: "بیشک میں حضور ابو حنیفہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر پر آتا ہوں اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو میں دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور ان کی قبر کے پاس جا کر اللہ سے دعا کرتا ہوں تو جلدی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔"

## اس سے یہ امور ثابت ہوتے ہیں

زیارتِ قبور کے لیے سفر کرنا کیونکہ امام شافعی اپنے وطن فلسطین سے بغداد آتے تھے۔ امام ابو حنیفہ کی زیارتِ قبر کے لیے رضی اللہ عنہما۔ حاجتِ قبر سے برکت لینا۔ ان کی قبر کے پاس جا کر دعا کرنا۔ صاحبِ قبر کو ذریعہ حاجت روائی جاننا تو زیارتِ روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سفر کرنا بھی ضروری ہے اور زیارتِ مزارات انبیاء اللہ و اولیاء کرام ثابت ہوئی اور یہ منع نہیں تو سفر زیارتِ قبور کیوں حرام ہوگا۔ نیز دین و دنیاوی کاروبار کے لیے سفر کیا ہی جاتا ہے۔ یہ بھی ایک دینی کام کے لیے سفر ہے۔ یہ کیوں ناجائز و حرام ہو۔

## زیارتِ قبور کا طریقہ

یہ ہے کہ پائنتی کی جانب سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو کر سرہانے سے نہ آئے۔ کیوں کہ میت کے لیے باعثِ تکلیف ہے کہ میت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آتا ہے۔

## پھر یہ دعا پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ

الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّا اِنْ شَآءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ يَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ وَالْمُسْتَاخِرِيْنَ۔ نَسْئَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعُفْوَ وَالْعَافِيَةَ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ وَ يَرْحَمُنَا اللهُ وَ اِيَّاكُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّاتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ۔

ترجمہ: ”السلام علیکم اے قبروں میں رہنے والو! مسلمانو اور ایمان والو! تم ہمارے لیے اگلے ہم تمہارے لیے پچھلے اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے اگلوں اور ہمارے پچھلوں سب پر رحم فرمائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے معافی کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری بخشش فرمائے اور ہمارے اور تمہارے لیے رحمت فرمائے یا اللہ درود اور سلام بھیج سردار اور مالک ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام (غیب کی) خبر دینے والے نبی امی پر اور آپ کی بیویوں پر اور صدیقہ رضی اللہ عنہا پر اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے اہلِ بیت پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب سب پر یا مولیٰ تو مہربانیوں والا ہے بہت مہربان رحمت والا اور سب خوبیاں اللہ کو مالک سارے جہان والوں کا۔

## قبرستان میں جائے تو اتنے فاصلہ سے بیٹھے

کہ زندگی میں اس کے پاس نزدیک یا دور جتنے فاصلہ پر بیٹھ سکتا تھا۔ (ردّ المحتار)

پھر فاتحہ پڑھے الحمد شریف اور الٓمّٓ یہ مُفْلِحُوْن تک اور آیۃ الکرسی اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر سورۃ تک اور یٰسین اور تَبَارَكَ الَّذِیْ اور اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ایک ایک اور قُلْ ھُوَ اللّٰهُ بارہ یا گیارہ یا سات یا تین مرتبہ پڑھے اور ان سب کا ثواب مردوں کو پہنچائے۔ حدیث میں ہے جو گیارہ مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے تو مردوں کی گنتی برابر اسے ثواب ملے گا۔ (دُرِّ مختار و ردّ المحتار)

**مسئلہ:** نماز، حج، زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مُردوں کو پہنچا سکتا ہے ان سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی بلکہ اس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا پورا ملے۔ (فتاویٰ رضویہ)

## فاتحہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں کا بیان

بدنی اور مالی عبادت کا ثواب دوسرے مسلمان کو بخشنا جائز ہے اور پہنچتا ہے۔ جس کا ثبوت قرآن و حدیث شریف و اقوالِ فقہا سے ہے۔ قرآن کریم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے لیے دعا کرنے کا حکم دیا۔ نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہے۔

مشکوٰۃ باب افضل الصدقہ میں ہے کہ حضرت سعد نے کنواں کھدو کر فرمایا کہ

هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔

ترجمہ: "یہ سعد کی والدہ کا کنواں ہے۔"

فقہا نے ایصالِ ثواب کا حکم دیا۔ مگر بدنی عبادت میں نیابۃً جائز نہیں مثلاً کسی کی طرف سے نماز پڑھ دے۔ تو اس کی نماز ادا نہ ہوگی۔ ہاں نماز کا ثواب بخشا جا سکتا ہے۔

مشکوٰۃ باب ملاحم فصل دوم میں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی سے فرمایا:

مَنْ یَّضْمِنُ لِیْ مِنْکُمْ اَنْ یُصَلِّیَ فِیْ مَسْجِدِ الْعِشَارِ رَکْعَتَیْنِ وَ یَقُوْلُ ھٰذَا لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔

ترجمہ: ''کون ضامن ہے میرے لیے تم میں سے کہ دو رکعت مسجد عشار میں نماز پڑھے اور کہے کہ یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے۔''

اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ عبادت بدنی۔ نماز بھی کسی ایصال ثواب کی نیت سے ادا کرنا جائز ہے۔ دوسرا یہ کہ زبان سے ایصالِ ثواب کرنا کہ یااللہ اس کا ثواب فلاں کو پہنچا دے۔ بہت بہتر ہے تیسرے یہ کہ برکت کی نیت سے بزرگانِ دین کی مسجدوں میں نماز پڑھنا باعثِ ثواب ہے۔ رہی عبادتِ مال یا مالی اور بدنی کا مجموعہ جیسے کہ زکوٰۃ اور حج اس میں اگر کوئی شخص کسی سے کہہ دے کہ تم میری طرف سے زکوٰۃ دے دو تو دے سکتا ہے اور اگر صاحبِ مال کو حج کی قوت نہ رہے تو دوسرے سے حجِ بدل کروا سکتا ہے ولیکن ثواب عبادت کا پہنچتا ہے۔

تفسیر روح البیان پارہ ۷ سورۃ انعام آیت وَ ھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ میں ہے:

وَ عَنْ حَمِیْدِ الْاَعْرَجِ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَ خَتَمَہٗ ثُمَّ اٰمَنَ عَلٰی دُعَائِہٖ اَرْبَعَۃُ الٰافِ مَلِکٍ ثُمَّ لَا یَزَالُوْنَ یَدْعُوْنَ لَہٗ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ اِلَی الْمَسَاءِ اَوْ اِلَی الصَّبَاحِ۔

ترجمہ: "حضرت اعرج سے مروی ہے کہ جو شخص قرآن ختم کرے پھر دعا
مانگے تو اس کی دعا پر چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر اس
کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور مغفرت و رحمت مانگتے رہتے
ہیں شام یا صبح تک۔"

معلوم ہوا کہ ختمِ قرآن مجید کے وقت کی دعا قبول ہوتی ہے اور ایصالِ ثواب بھی دعا ہے لہٰذا اس وقت ختم پڑھنا بہتر ہے۔

اشعة اللمعات باب زیارت القبور میں "و تصدق کردہ شود ازمیت بعد رفتن او از عالم تا ہفت روز" میت کے مرنے کے بعد سات روز صدقہ کیا جاوے" اسی اشعة اللمعات میں اسی باب میں ہے "و بعض روایات آمدہ است کہ روح میت مے آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظر مے کند کہ تصدیق کنند از وے یا نہ" "جمعرات کو میت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے صدقہ لوگ کرتے ہیں یا نہیں" اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رواج ہے کہ بعد موت سات روز تک برابر خیرات کرتے ہیں اور ہمیشہ جمعرات کو فاتحہ کرتے ہیں اس کی یہ اصل ہے۔ (انوارِ ساطعہ صفحہ ۱۴۵)

اور "خزانۃ الروایات" میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے تیسرے اور ساتویں اور چالیسویں دن اور چھٹے مہینے اور سال بھر بعد صدقہ دیا۔ یہ تیجہ، شش ماہی اور برسی کی اصل ہے نووی نے کتاب الاذکار باب تلاوت قرآن میں فرمایا کہ انس بن مالک ختمِ قرآن کے وقت اپنے گھر والوں کو جمع کر کے دعا مانگتے۔ حکم ابن عتبہ فرماتے ہیں کہ ایک مجمع مجاہد و عبدہ ابن ابی لبابہ نے بلایا اور فرمایا کہ ہم نے تمہیں اس لیے بلایا ہے کہ آج ہم قرآن پاک ختم کر رہے ہیں اور ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ حضرت مجاہد سے بروایت صحیح منقول ہے کہ بندگانِ دین

ختم قرآن کے وقت مجمع کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (نووی کتاب الاذکار)

لہٰذا تیجہ و چہلم کا اجتماع سنت سلف ہے۔

دُرِّ مختار بحث قرأۃ المیت باب الدفن میں ہے:

وَفِي الْحَدِيْثِ مَنْ قَرَأَ الْاِخْلَاصَ اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهَا لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ۔

ترجمہ: ”حدیث میں ہے جو شخص گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے پھر اس کا ثواب مردوں کو بخشے تو اسکو تمام مردوں کے برابر ثواب ملے گا۔“

شامی میں اسی جگہ ہے:

وَ يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا تَيَسَّرَ لَهٗ مِنَ الْفَاتِحَةِ وَ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَ آيَةِ الْكُرْسِيِّ وَ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ وَ سُوْرَةُ يٰسِيْنَ وَ سُوْرَةُ الْمُلْكِ وَ سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ وَالْاِخْلَاصِ اِثْنَيْ عَشَرَ مَرَّةً اَوْ اِحْدٰى عَشَرَ اَوْ سَبْعًا اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَأْنَاهُ اِلٰى فُلَانٍ اَوْ اِلَيْهِمْ۔

ترجمہ: ”اور جو ممکن ہو قرآن مجید میں سے پڑھے سورہ فاتحہ و بقرہ کی اول آیت اور آیۃ الکرسی اور آمن الرسول اور سورۂ یٰسین اور سورہ ملک اور سورہ تکاثر اور سورۂ اخلاص بارہ یا گیارہ یا سات یا تین دفعہ پھر کہے یا اللہ جو کچھ میں نے پڑھا اس کا ثواب فلاں کو یا فلاں لوگوں کو پہنچا دے۔“

ان عبادات میں فاتحہ مروجہ کا پورا طریقہ بتایا گیا کہ مختلف جگہ سے قرآن پڑھنا پھر ایصالِ ثواب کی دعا کرنا اور دعا میں ہاتھ اٹھانا سنت ہے لہٰذا ہاتھ اٹھا دے غرضیکہ فاتحہ مروجہ پوری پوری ثابت ہوئی۔

فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۷۵ میں ہے:

''طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرت امامین نمایند برآں قل و فاتحہ و درود خواندن متبرک مے شود۔ وخوردن بسیار خوب است۔''

ترجمہ: ''جس کھانے پر حضرت امامین حسنین کی نیاز کریں اس پر قل اور فاتحہ اور درود پڑھنا باعثِ برکت ہے اور اس کا کھانا بہت ثواب ہے۔''

اسی فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۱۴۱ میں ہے:

''اگر مالیدہ وشیر برائے فاتحہ بزرگے بقصد ایصالِ ثواب بروح ایشاں بختہ بخورند جائز است مضائقہ نیست۔''

ترجمہ: ''اگر دودھ مالیدہ کسی بزرگ کی فاتحہ کے لیے ایصالِ ثواب کی نیت سے پکا کر کھائیں تو جائز ہے کوئی مضائقہ نہیں۔''

(فتاویٰ عزیزی اردو، صفحہ ۱۸۹، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل، پاکستان چوک کراچی)

مخالفین کے پیشوا شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی تیجہ ہوا۔ جس کو شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنے ''ملفوظات'' صفحہ ۸۰ میں اسی طرح درج فرمایا:

اور سوم کثرتِ ہجوم مردم آں قدر بود کہ بیرون از حساب است ہشتاد و یک ختم کلام اللہ بہ شمار آمدہ و زیادہ ہم شدہ باشد و کلمہ را حصر نیست۔

ترجمہ: ''تیسرے دن لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار سے باہر تھا اکیاسی (۸۱) ختم کلام اللہ شمار میں آئے اور زیادہ بھی ہوئے ہوں گے۔ کلمہ طیبہ کا تو اندازہ نہیں۔''

اس سے تیجہ کا ہونا اور اس میں ختم کلام اللہ کرانا ثابت ہے۔ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند "تحذیر الناس"، صفحہ ۲۴ پر فرماتے ہیں:

"جنید کے کسی مرید کا رنگ یکا یک متغیر ہو گیا۔ آپ نے سبب پوچھا۔ تو از روئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر کہ بعض روایات میں اس قدر کلمے کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ دی بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے سبب پوچھا: اس نے عرض کیا کہ اپنی ماں کو جنت میں دیکھتا ہوں آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۹۷ مطبوعہ ادارۃ العزیز نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ، سیالکوٹ روڈ کھوکھر کی گوجرانوالہ)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کلمۂ طیبہ ایک لاکھ پانچ ہزار بخشنے سے مردے کی بخشش کی امید ہے اور تیجہ میں چنوں پر یہی پڑھا جاتا ہے۔ ان عبارات سے فاتحہ تیجہ وغیرہ کی تمام رسموں کا جواز معلوم ہوا۔ فاتحہ میں پنج آیت پڑھنا پھر ایصالِ ثواب کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔ تیجہ کے دن قرآن خوانی، کلمہ شریف کا ختم، کھانا پکا کر نیاز کرنا سب معلوم ہو گیا۔ صرف ایک بات باقی ہے۔ کھانا سامنے رکھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس کے مختلف رواج ہیں بعض ملکوں میں تو اولاً کھانا فقراً کو کھلا دیتے ہیں پھر بعد میں ایصالِ ثواب کرتے ہیں اور عرب مبارک اور یوپی و پنجاب میں کھانا سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرتے، کھانا کھلاتے ہیں۔ دونوں طرح جائز ہے اور احادیث سے ثابت

ہے مشکوٰۃ میں بھی بہت روایات موجود ہیں کہ حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام نے کھانا ملاحظہ فرما کر صاحبِ طعام کے لیے بلکہ حکم دیا کہ دعوت کھا کر میزبان کو دعا دیتے ہیں۔ طرح مشکوٰۃ باب آداب الطعام میں ہے کہ حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

ترجمہ: ''سب تعریف اس اللہ کو کہ کھلایا ہم کو اور پلایا ہم کو اور (عقیدۃً) کیا ہم کو مسلمانوں میں سے۔''

مخالفین اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ مشکوٰۃ باب المعجزات فصل دوم میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ کھجوریں دربارِ رسالت میں لایا اور عرض کی کہ اس کے لیے دعائے برکت فرمائیں۔

فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَۃِ۔

ترجمہ: ''آپ نے ان کو پھیلایا اور دعائے برکت فرمائی۔''

مشکوٰۃ باب المعجزات فصل اول میں ہے کہ غزوہ تبوک میں لشکرِ اسلام تقریباً ایک لاکھ تھا۔ سخت بھوک لگی تو سیدنا عمر فاروق نے دربارِ رسالت میں عرض کی کہ یارسول اللہ دعا فرمائیں حضور علیہ السلام نے تمام لشکر کو حکم دیا کہ جو کچھ جس جس کے پاس ہے لاؤ کوئی مٹھی چینی کی اور مٹھی کھجور کی اور کوئی ٹکڑا روٹی کا دسترخوان پر جمع کر دیئے۔

فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِکُمْ فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِهِمْ حَتّٰی مَا تَرَکُوْا فِی الْعَسْکَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَاءُہٗ قَالَ فَکُلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَ فَضَلَتْ فَضْلَۃٌ۔

ترجمہ: "پھر حضور ﷺ نے دعائے برکت فرمائی پھر فرمایا کہ اس کو اپنے برتنوں میں رکھ لو۔ تو انہوں نے اپنے برتنوں میں رکھ لیا یہاں تک کہ شکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا مگر اس کو بھر دیا ابوہریرہ نے کہا کہ تمام لشکر نے پیٹ بھر کر کھایا اور باقی بہت بچ گیا۔"

اسی مشکوٰۃ اسی باب میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ حضرت سُلیم نے کچھ کھانا بطور ولیمہ پکایا ولیکن بہت لوگوں کو بلایا تقریباً تین سو یا ایک ہزار یا زیادہ۔

فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی تِلْكَ الْحَیْسَةِ وَ تُكَلَّمَ مَاشَاءَ اللهُ۔

ترجمہ: "تو حضور علیہ السلام کو کھانا کے حلوہ پر دست مبارک رکھ کر کچھ پڑھتے دیکھا اور سب کو بلایا گیا اور سب نے پُر ہو کر کھایا۔"

اسی مشکوٰۃ اسی باب میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ خندق کے دن کچھ تھوڑا سا کھانا پکا کر حضور علیہ السلام کی دعوت کی۔ حضور علیہ السلام ان کے مکان میں تشریف لائے۔

فَاَخْرَجْتُ لَهٗ عَجِیْنًا فَبَصَقَ فِیْهِ وَبَارَكَ۔

ترجمہ: "آپ کے سامنے میں نے آٹا گوندھا ہوا پیش کیا تو اس میں لعاب مبارک ڈالا اور دعائے برکت کی۔"

اس قسم کی بہت روایات پیش کی جاسکتی ہیں مگر میں اتنے پر اکتفا کرتا ہوں اب فاتحہ کے تمام امور ثابت ہو گئے۔

وَالحمد للہ عقلاً بھی فاتحہ میں کوئی نقص نہیں کیونکہ فاتحہ دو عبادتوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ تلاوت قرآن مجید اور صدقہ۔ اور جب یہ دونوں کام علیحدہ علیحدہ جائز ہیں

تو ان کو جمع کرنا کیونکر حرام ہوگا؟ بریانی کھانا کہیں بھی ثابت نہیں مگر حلال ہے کھاتے ہیں کیونکہ بریانی چاول، گوشت، گھی وغیرہ کا مجموعہ ہے تو جب یہ سارے اجزا حلال ہیں تو بریانی بھی حلال ہوئی۔

ثابت ہوا کہ قرآن کریم کی تلاوت اور صدقہ کا جمع کرنا شریعت نے حرام نہ کیا۔ مثلاً بکری مر رہی ہے اگر ویسے ہی مر جائے مردار و حرام ہے مگر اللہ کا نام پڑھ کر ذبح کیا حلال ہوگئی تو قرآن کریم مسلمانوں کے لیے رحمت اور شفا ہے۔

شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔

پھر اگر قرآن مجید کی تلاوت کر دینے سے کھانا حرام ہو جائے تو قرآن رحمت کہاں زحمت ہوا۔ مگر ایمان والوں کے لیے رحمت ہے کافروں کے لیے نہیں۔

وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

''ظالم تو اس سے نقصان میں رہتے ہیں۔''

کہ قرآن مجید کے پڑھے جانے سے کھانے سے محروم رہ گئے تو جس چیز کے لیے دعا کرنا ہو اس کو سامنے رکھ کر دعا کرنا چاہیے۔ کھانا سامنے رکھ کر دعا کرتے ہیں۔ جنازہ سامنے رکھ کر پڑھتے ہیں۔ میت کو سامنے رکھ کر دعا کرتے ہیں قبر کے سامنے کھڑے ہو کر دعا کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے اپنی امت کی طرف سے قربانی فرما کر بذریعہ جانور سامنے رکھ کر پڑھا۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ۔

ترجمہ: ''یا الٰہی! یہ قربانی امتِ محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی طرف سے ہے۔''

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے کعبہ مکرمہ کو سامنے رکھ کر دعا فرمائی:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا۔

ترجمہ: ''یارب ہمارے! ہم سے قبول فرما۔''

تو تلاوتِ قرآن مجید صدقہ، گیارھویں حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ، دسویں، چہلم، ششماہی، سالانہ توشہ شیخ عبدالحق، خواجہ معین الدین، خواجہ نظام الدین، داتا گنج بخش وغیرہ اور حلوا شبِ برأت اور دوسرے طریقے ایصالِ ثواب اسی قاعدے پر چلتے ہیں۔
الحمد للہ کہ مسئلہ فاتحہ دلائل عقلیہ، نقلیہ اور اقوال مخالفین سے بخوبی واضح ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

## تعزیت کا بیان

میت کے قریبی رشتہ داروں کو تسلی و تلقین صبر کرنا مسنون ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔
مسئلہ مستحب یہ ہے کہ میت کے قریبی رشتہ داروں چھوٹوں بڑوں تمام کی تعزیت کریں مگر عورت کی اس کے محرم کریں۔ تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے بعد میں مکروہ ہے۔
تعزیت کے یہ الفاظ کہیں کہ اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں چھپائے اور تم کو صبر عطا فرمائے اور مصیبت کا ثواب۔ مگر افضل یہ ہے کہ تعزیت دفن کے بعد ہو اگر میت کے رشتہ دار گھبرائیں تو ان کی تسلی کے لیے دفن سے پہلے ہی کریں۔ اگر تعزیت کرنے والا موجود نہ ہو یا اسے علم نہ ہو تو بعد میں حرج نہیں۔
مصیبت پر صبر کرنے سے دو ثواب ملتے ہیں۔ ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا۔ واویلا کرنے سے دونوں چلے جاتے ہیں۔ میت کے قریبی رشتہ دار اس کی روح کو ایصالِ ثواب و فاتحہ خوانی کے لیے بطور سوگ تین دن گھر میں بچھونا بچھا کر بیٹھیں اور فاتحہ خوانی میں شرعاً، ادباً حقہ نہ رکھیں کیونکہ جس منہ سے قرآن مجید پڑھا جائے اس منہ سے حقہ نہ پیا

جائے۔ پھر میت کی روح کو ایصالِ ثواب کیا جائے یہ بے ادبی خلافِ سنت ہے تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں۔ مگر عورت اپنے خاوند کے مر جانے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

**مسئلہ:** افضل یہ ہے کہ میت کے پڑوسی یا رشتہ دار اس کے گھر والوں کے لیے ان کے لائق دن رات کا کھانا لائیں اور انہیں کھلائیں۔ اروں کو اس سے کھانا ممنوع ہے۔ صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ ہے۔

(قرآن مجید، ابن ماجہ، جوہرہ، ردّ المحتار، عالمگیری، درِ مختار، کشف الغطاروغیرہ)

**مسئلہ:** میت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کی دعوت کریں تو یہ ناجائز و بدعتِ قبیحہ ہے کیونکہ دعوت تو خوشی کے وقت پر ہوتی ہے نہ کہ غم کے وقت۔ اور اگر اس دن فقیروں، محتاجوں کو کھلائیں تو بہتر ہے۔ (فتح القدیر)

**مسئلہ:** جن لوگوں سے قرآن مجید یا کلمۂ طیبہ پڑھوایا ہو ان کے لیے بھی کھانا تیار کرنا ناجائز ہے۔ (ردّ المحتار) جبکہ ان سے ٹھہرالیا ہو یا جو قرآن مجید وغیرہ پڑھنے پر کچھ دیتے ہیں یا وہ غنی ہوں۔

**مسئلہ:** میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بَین کر کے رونا بالاجماع حرام ہے۔ (جوہرہ)

**مسئلہ:** گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب حرام اور جاہلیت کے کام ہیں۔ (عالمگیری)

آواز سے رونا منع ہے اگر آواز سے نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں بلکہ حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام اپنے صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر روئے تھے۔ (جوہرہ)

بخاری و مسلم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں جو منہ پر طمانچہ مارے، گریبان پھاڑے، جاہلیت کا پکارنا پکارے، بین کرے وہ ہم

میں سے نہیں۔

**مسئلہ:** صحیحین میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے راوی واللفظ للمسلم فرماتے ہیں حضور علیہ السلام جو کسی کے مرنے پر سر منڈائے، بین کرے، کپڑے پھاڑے۔ میں اس سے بری ہوں۔

**مسئلہ:** بخاری و مسلم، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے راوی حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں جس پر نوحہ کیا گیا قیامت کے دن اس نوحہ کی وجہ سے اس پر عذاب ہوگا انہی صورتوں میں۔

**مسئلہ:** ابن ماجہ، ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی سیّد دو عالم محمد مصطفیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں یا ابن آدم علیہ السلام اگر تو اول صدمہ پر صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو تیرے لیے جنت کے سوا میں کسی ثواب پر راضی نہیں۔

## مسافر کی نماز کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ (پارہ:۵، سورۂ نساء، آیت:۱۰۱)

ترجمہ: ”جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ نماز میں قصر کرو۔“

### کھلی تشریح

حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز قصر ایک صدقہ ہے سو اللہ تعالیٰ نے تم پر تصدق فرمایا۔ اس کا صدقہ قبول کرو۔

**مسئلہ:** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضر و سفر دونوں میں نمازیں پڑھیں۔ حضر میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور سفر میں ظہر کی دو

رکعت پڑھیں اور اس کے بعد دو اور عصر کی دو پڑھیں اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی سفر و حضر میں برابر تین رکعتیں نماز مغرب میں قصر نہ فرماتے۔ اس کے بعد دو رکعت۔ (ترمذی)

**مسئلہ:** ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب حضور علیہ السلام نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کر دی گئیں اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑ دی گئی۔ (صحیحین)

**مسئلہ:** حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام نے سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں۔ اگر چہ ظاہراً دو رکعتیں کم کر دی گئیں مگر ثواب میں دو ہی چار رکعت کے برابر ہیں۔ (ابن ماجہ)

**مسئلہ:** وطن دو قسم ہے۔ (۱) وطنِ اصلی (۲) وطنِ اقامت۔ وطنِ اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ وطن اقامت وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کر لیا ہو۔ (عالمگیری)

**مسئلہ:** جب مسافر اپنے شہر سے تین رات دن کی راہ کے سفر کا ارادہ کرے تو چار رکعت نماز فرض کو صرف دو رکعت پڑھے اور جب اصل منزل پر پہنچے اور وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو ان دنوں میں نمازِ قصر پڑھتا رہے۔ اگر مسافر بستی والے امام کے پیچھے نماز پڑھے تو تبعاً چار رکعتیں ہی پڑھے۔ اگر مسافر بستی والوں کو نماز پڑھائے تو نماز شروع کرنے سے پہلے مقتدیوں کو یہ کہہ دے کہ میں مسافر ہوں میرے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز پوری کر لیں۔ مقتدی الحمد شریف کی مقدار خاموش رہیں پھر کھڑے ہو کر رکوع سجود کر کے باقی نماز ادا کر لیں۔

**مسئلہ:** اگر سفر کے مقام میں پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو ان دنوں میں پوری نماز پڑھے۔

**مسئلہ:** سفر میں کوسوں کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے بلکہ تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار $57\frac{3}{8}$ میل ہے۔ (فتاوی رضویہ)

**مسئلہ:** مسافر اس وقت مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرلے یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ:** وتروں، سنتوں، نفلوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواروی (یعنی خوف) کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔ (درمختار وردالمحتار)

**مسئلہ:** نیتِ اقامت صحیح ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں:

۱- چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہ ہوا۔

۲- وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو۔ جنگل یا دریا یا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہ ہوا۔

۳- پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔

۴- یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضعوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو مثلاً ایک میں دس دن اور دوسرے میں پانچ دن کا تو مقیم نہ ہوگا۔

۵- اپنا ارادہ مستقل رکھنے میں کسی کا تابع نہ ہو۔

۶- اس کی حالت اس کے ارادہ کے مخالف نہ ہو۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ:** دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکہ و منیٰ تو

مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی جنگل تو مقیم ہو گیا۔

(عالمگیری، درِ مختار)

## قضا نمازوں کو پڑھنے کا طریقۂ شرعی

جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسے ہی پڑھی جائے گی۔ مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائیں گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے۔ البتہ قضا پڑھتے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اس وقت اشارے ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔ (عالمگیری، درِ مختار)

**مسئلہ:** فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب اور سنت کی سنت کہ وہ سنتیں جن کی قضا مثلاً فجر کی سنتیں۔ جبکہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور ظہر کی پہلی چار سنتیں جبکہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ (درِ مختار، ردّ المحتار)

**مسئلہ:** قضا کے لیے کوئی وقت معیّن نہیں، عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع و غروب اور زوال کے وقت کہ ان تینوں وقتوں میں نماز جائز نہیں۔

(عالمگیری)

**مسئلہ:** پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا۔ بعض قضا مثلاً ظہر قضا ہو گئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا وتر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ:** اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضائیں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جن کی گنجائش ہو پڑھے۔ باقی میں ترتیب ساقط ہے۔ مثلاً نمازِ عشاو وتر قضا ہو گئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور اگر چھ رکعت کی گنجائش ہے تو عشاو فجر پڑھے۔ (شرح وقایہ)

**مسئلہ:** ترتیب کے لیے مطلق وقت کا اعتبار ہے مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں تو جس کی ظہر کی نماز قضا ہو گئی اور آفتاب زرد ہونے سے پہلے ظہر سے فارغ نہیں ہو سکتا مگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے دونوں پڑھ سکتا ہے اوّل ظہر پڑھے پھر عصر پڑھے۔ (ردالمحتار)

## شہید کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ (پارہ: ۲ سورۂ بقرہ، آیت: ۱۵۴)

ترجمہ: ”جو اللہ کے راستہ میں قتل کیے گئے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں خبر نہیں۔“

اور ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيلِ اللهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

(پارہ:۴،سورہ آلِ عمران، آیت:۱۷۱)

ترجمہ: ''جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے انہیں مُردہ گمان نہ کرو۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں انہیں روزی ملتی ہے۔ اللہ نے جو اپنے فضل سے انہیں دیا اس پر خوش ہیں اور جو لوگ بعد والے ابھی ان سے نہ ملے ان کو خوشخبری ہے۔ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ کی نعمت کی خوشخبری اور فضل چاہتے ہیں اور بیشک ایمان والوں کا اجر اللہ ضائع نہیں فرماتا۔''

شرعاً شہید کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ اس کو جنت کی شہادت دی جاتی ہے۔

اصطلاحِ فقہ میں کامل شہید وہ ہوتا ہے جو مسلمان مرد، عاقل، بالغ، مجاہد، ظاہر، مکلف پوری تیاری سے مسلح ہو کر کلمۂ حق بلند کرنے کو کفار کا مقابلہ کرنے کے لیے نکلے اس کو کفار یا ڈاکو یا ظلماً کسی آلۂ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفسِ قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔

شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے۔ ویسے ہی خون سمیت نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے تو جس جگہ یہ حکم پایا گیا فقہا اسے شہید کہیں گے ورنہ نہیں۔

مگر شہیدِ فقہی نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ شہید کا ثواب بھی نہ پائے صرف اس کا مطلب اتنا ہوگا کہ اس کو غسل دیا جائے کیونکہ اس نے نفع اٹھایا ہے اور نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائے۔ (عامہ کتب)

اور ایسے شہید کو زندگی ابدی اور رزقِ مخصوص وغیرہ نعمتیں عطا ہوتی ہیں۔

شہیدوں کو زندگی روح و جسم دونوں سے حاصل ہوتی ہے۔ بدن محفوظ رہتے

ہیں مٹی انہیں نقصان نہیں پہنچاتی۔ (بیضاوی ومشکوٰۃ وغیرہ)

شہادت صرف اسی کا نام نہیں کہ جہاد میں قتل کیا جائے۔ بلکہ ایک حدیث میں فرمایا: اس کے سوا سات شہادتیں اور ہیں:

۱- جو طاعون سے مَرا شہید ہے۔

۲- جو ڈوب کر مَرا شہید ہے۔

۳- جو ذات الجنب میں مَرا شہید ہے۔

۴- جو پیٹ کی بیماری میں مَرا شہید ہے۔

۵- جو جل کر مَرا شہید ہے۔

۶- جس پر دیوار وغیرہ گر پڑے اور مَر جائے شہید ہے۔

۷- عورت کا بچہ پیدا ہونے یا کنوار پن میں مَر جائے شہید ہے۔

(ابوداؤد ونسائی ومشکوٰۃ)

جن مقتولین کے زخم شہیدوں کے زخموں کے مشابہ ہوں گے شہدا میں شامل ہوں گے۔

۸- مسافرت کی موت شہادت ہے۔

۹- سل کی بیماری میں مَرا شہید ہے۔

۱۰- سواری سے گر کر یا مرگی سے مَرا شہید ہے۔

۱۱- بخار میں مَرا

۱۲- مال

۱۳- یا جان

۱۴- یا اہل

۱۵- یا کسی حق کے بچانے میں قتل کیا گیا

۱۶- عشق میں مَرا بشرطیکہ پاک دامن ہو یا چھُپایا ہو۔
۱۷- کسی درندے نے پھاڑ کھایا۔
۱۸- یا بادشاہ نے ظلماً قید کیا۔
۱۹- یا مارا گیا اور مَر گیا۔
۲۰- کسی موذی جانور کے کاٹنے سے مَرا۔
۲۱- علم دین کی طلب میں مَرا۔
۲۲- مؤذن کہ طلبِ ثواب کے لیے اذان کہتا ہوا۔
۲۳- تاجر حق گو
۲۴- جِسے سمندر کے سفر میں متلی یا قے آئی۔
۲۵- جو اپنے بال بچوں کے لیے کوشش کرے۔ ان میں امرِ الٰہی قائم کرے، انہیں حلال کھلائے۔
۲۶- جو ہر روز پچیس مرتبہ یہ پڑھے:
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔
۲۷- جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور وتر کو سفر و حضر میں کہیں ترک نہ کرے۔
۲۸- فسادِ امت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا۔ اس کو شہید کا ثواب ہے۔
۲۹- جو مرض میں آیتِ کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ چالیس مرتبہ پڑھے اور اسی مرض میں مر جائے اگر اچھا ہو گیا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔
۳۰- کفار سے مقابلہ کے لیے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔
۳۱- جو ہر رات سورہ یٰسٓ شریف پڑھے۔

۳۲- جو باطہارت سویا اور مر گیا۔

۳۳- جو حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر سو مرتبہ ہر روز درود شریف پڑھے۔

۳۴- جو سچے دِل سے یہ سوال کرے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔

۳۵- جو جمعہ کے دن مَرے بشرطیکہ ایمان وعقیدہ درست ہو اور نبیوں اور ولیوں کی توہین و بے ادبی اور گستاخی نہ کرتا ہو۔

۳۶- جو صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ تین مرتبہ پڑھ کر سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لیے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن مَرا تو شہید ہو کر مَرا اور اگر شام کو کہے تو صبح تک یہی بات ہے۔

## کعبۂ مُعَظّمہ میں نماز پڑھنے کا بیان

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ حجبی و بلال بن رباح رضی اللہ عنہم کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا گیا۔ کچھ دیر تک وہاں ٹھہرے جب باہر تشریف لائے میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ حضور علیہ السلام نے کیا کہا۔ کہا ایک ستون بائیں طرف کیا اور دو داہنی طرف اور تین پیچھے پھر نماز پڑھی اور اس زمانہ میں بیت اللہ شریف کے چھ ستون تھے۔

**مسئلہ:** کعبۂ معظمہ کے اندر ہر نماز جائز ہے۔ فرض ہو یا نفل، تنہا پڑھے یا باجماعت اگر چہ امام کا رُخ اور طرف ہو اور مقتدی کا اور طرف جبکہ مقتدی کی پیٹھ امام کے سامنے ہو تو مقتدی کی نماز نہ ہو گی اور اگر مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تو ہو جائے گی اگر کوئی چیز اگر درمیان میں حائل نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر مقتدی کا منہ امام کی کروٹ

کی طرف ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔ (جوہرہ، درِ مختار)

**مسئلہ:** کعبہ معظمہ کی چھت پر نماز پڑھی جب بھی یہی صورتیں ہیں مگر اس کی چھت پر نماز پڑھنا بلکہ چڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (تنویر الابصار)

**مسئلہ:** مسجد الحرام شریف میں کعبہ معظمہ کے گرد جماعت کی اور مقتدی کعبہ معظمہ کے چاروں طرف ہوں جب بھی جائز ہے اگرچہ مقتدی بہ نسبت امام کے کعبہ مکرمہ سے قریب زیادہ ہو بشرطیکہ یہ مقتدی جو بہ نسبت امام کے قریب زیادہ ہے ادھر نہ ہو جس طرف امام ہو بلکہ دوسری طرف ہو اور اگر اس طرف سے جس طرف امام ہے اور بہ نسبت امام کے زیادہ قریب ہے تو اس کی نماز نہ ہوئی۔ (عامہ کتب)

**مسئلہ:** امام کعبہ مقدسہ کے اندر ہے اور مقتدی باہر تو اقتداء صحیح ہے خواہ امام تنہا اندر ہو یا اس کے ساتھ بعض مقتدی بھی ہوں مگر دروازہ کھلا ہونا چاہیے کہ امام کے رکوع سجود کا حال معلوم ہوتا رہے۔ اگر دروازہ بند ہے مگر امام کی آواز آتی ہے جب بھی حرج نہیں مگر جس صورت میں امام تنہا اندر ہو کراہت ہے کہ امام تنہا بلندی پر ہوگا اور یہ مکروہ ہے۔ (درِ مختار، ردّ المحتار)

**مسئلہ:** امام باہر ہو اور مقتدی اندر جب بھی نماز صحیح ہے۔ بشرطیکہ مقتدی کی پیٹھ امام کے سامنے نہ ہو۔

## نمازِ جمعہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ

خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۝۹ (پارہ ۲۸، سورۂ جمعہ رکوع ۴)

ترجمہ: "اے ایمان والو! جب نماز کے لیے جمعہ کے دن اذان دی جائے تو ذکرِ خدا کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔"

## خطبہ کے ضروری احکام

**مسئلہ:** خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے:

۱- کہ وقت میں ہو۔

۲- اور نماز سے پہلے ہو۔

۳- اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جمعہ کے لیے شرط ہے کہ خطیب کے سوا تین مرد ہوں۔

۴- اور اتنی آواز ہو کہ پاس والے سن سکیں۔ اگر کوئی امر شرعی مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا یا تنہا پڑھا، یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضرین دُور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا تو عاقل، بالغ، مرد، مکلف ہیں تو ہو جائے گا۔

**مسئلہ:** خطبہ ذکرِ الٰہی کا نام ہے اگر یہ ایک مرتبہ الحمد للہ یا سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہا۔ اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔

**مسئلہ:** چھینک آئی اور اس پر الحمد للہ کہا یا تعجب کے طور پر سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہا تو فرض خطبہ ادا نہ ہوا۔

**مسئلہ:** خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔

**مسئلہ:** سنّت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں مل کر طوالت میں بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑوں میں۔

**مسئلہ:** خطبہ میں یہ چیزیں درست ہیں:

۱- خطیب کا پاک ہونا۔

۲- کھڑا ہونا۔

۳- خطبہ جمعہ سے پہلے خطیب کا منبر پر بیٹھنا۔

۴- سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا۔

۵- افضل یہ ہے کہ محراب منبر کی بائیں طرف ہو۔

۶- حاضرین کا امام کی طرف متوجہ ہونا۔ خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا۔

۷- اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں۔

۸- الحمد سے شروع کرنا۔

۹- اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا۔

۱۰- اللہ عزوجل کی واحدانیت۔

۱۱- اور حضور محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کی شہادت دینا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنا کم سے کم ایک آیت قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا۔

۱۲- پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت کرنا۔

۱۳- دوسرے میں حمد و ثنا و شہادت دینا۔

۱۴- اور درود کا پڑھنا اور مسلمانوں کے لیے دعا کرنا۔ دونوں خطبوں کا مختصر ہونا۔ دونوں کے درمیان بقدرِ تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔

۱۵- مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو اور خلفائے راشدین حسنین کریمین حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ عنہم کا ذکر ہو۔

# خُطبۂ اُولیٰ جمعہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ فَضَّلَ سَیِّدَنَا وَ مَوۡلٰینَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ جَمِیۡعًا ؕ وَ اَقَامَہٗ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ لِلۡمُذۡنِبِیۡنَ الۡمُتَلَوِّثِیۡنَ الۡخَطَّآئِیۡنَ الۡھَالِکِیۡنَ شَفِیۡعًا ؕ فَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ وَ بَارَکَ عَلَیۡہِ ، وَ عَلٰی کُلِّ مَنۡ ھُوَ مَحۡبُوۡبٌ وَّ مَرۡضِیٌّ لَّدَیۡہِ ؕ صَلٰوۃً تَبۡقٰی وَ تَدُوۡمُ ؕ بِدَوَامِ الۡمَلِکِ الۡحَیِّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ؕ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوۡلٰینَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ بِالۡھُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ اَرۡسَلَہٗ ، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحٰبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ؕ اَمَّا بَعۡدُ فَیَا اَیُّھَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اُوۡصِیۡکُمۡ وَ نَفۡسِیۡ بِتَقۡوَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِی السِّرِ وَالۡاِعۡلَانِ ، فَاِنَّ التَّقۡوٰی سَنَامُ ذُرَی الۡاِیۡمَانِ ؕ وَاذۡکُرُو اللّٰہَ عِنۡدَ کُلِّ شَجَرٍ وَ حَجَرٍ وَّاعۡلَمُوۡٓا اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ○ وَ اَنَّ اللّٰہَ لَیۡسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ○ وَاقۡتَفُوۡٓا اٰثَارَ سُنَنِ سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ سَلَامُہٗ عَلَیۡہِ وَ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ؕ فَاِنَّ السُّنَنَ ھِیَ الۡاَنۡوَارُ ؕ زَیِّنُوۡا

قُلُوْبَكُمْ بِحُبِّ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ ط عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ
اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ ط فَاِنَّ الْحُبَّ هُوَ الْاِيْمَانُ
كُلُّهٗ اَلَا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مُحَبَّةَ لَهٗ ط اَلَا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ
لَّا مُحَبَّةَ لَهٗ ط اَلَا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مُحَبَّةَ لَهٗ ط رَزَقَنَا اللّٰهُ
تَعَالٰى وَ اِيَّاكُمْ حُبَّ حَبِيْبِهٖ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ
عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ اَكْرَمُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ ط كَمَا
يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضٰى وَ اسْتَعْمَلَنَا وَ اِيَّاكُمْ بِسُنَّتِهٖ وَ
حَيَّانَا وَ اِيَّاكُمْ عَلٰى مَحَبَّتِهٖ وَ تَوَفَّانَا وَ اِيَّاكُمْ عَلٰى
مِلَّتِهٖ وَ حَشَرَنَا وَ اِيَّاكُمْ فِيْ زُمْرَتِهٖ وَ سَقَانَا وَ اِيَّاكُمْ
مِّنْ شَرْبَتِهٖ ط شَرَابًا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا ط سَآئِغًا لَّا نَظْمَئُا
بَعْدَهٗ اَبَدًا ط وَاَدْخَلَنَا وَ اِيَّاكُمْ فِيْ جَنَّتِهٖ بِمَنِّهٖ وَ
رَحْمَتِهٖ وَ كَرَمِهٖ وَ رَأْفَتِهٖ اِنَّهٗ هُوَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ ط
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ لَا يَبْلٰى
وَالذَّنْبُ لَا يُنْسٰى وَالدَّيَّانُ لَا يَمُوْتُ ط اِعْمَلْ مَا
شِئْتَ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ ط اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ ط فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط وَ مَنْ
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي
الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ط وَ نَفَعَنَا وَ اِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ ط جَوَّادٌ بَرٌّ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ
وَلَكُمْ وَ لِسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط اِنَّهٗ هُوَ

الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؕ

## خطبہ ثانیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ؕ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ؕ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ؕ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلٰینَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ؕ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلَّمَ اَبَدًا ؕ لَا سِیَّمَا عَلٰی اَوَّلِھِمْ بِالتَّصْدِیْقِ وَ اَفْضَلِھِمْ بِالتَّحْقِیْقِ ؕ اَلْمَوْلَی الْاِمَامِ الصِّدِّیْقِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَشَاھِدِیْنَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا الْاِمَامِ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ عَلٰی اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ مُزَیِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ ؕ اَلْمُوَافِقِ رَایُہٗ بِالْوَحْیِ وَالْکِتَابِ ؕ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا الْاِمَامِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ غَیْظِ الْمُنَافِقِیْنَ ؕ اِمَامِ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؕ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ عَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنِ کَامِلِ الْحَیَاءِ وَالْاِیْمَانِ ، مُجَھِّزِ جَیْشِ

الْعُسْرَةِ فِیْ رِضَی الرَّحْمٰنِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا الْاِمَامِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَصَدِّقِیْنَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَبِیْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ عَلٰی اَسَدِ اللہِ الْغَالِبِ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ ط حَلَّالِ الْمُشْکِلَاتِ وَالنَّوَآئِبِ ط دَفَّاعِ الْمُعْضَلَاتِ وَالْمَصَآئِبِ ط اَخِ الرَّسُوْلِ ط وَ زَوْجِ الْبَتُوْلِ ط سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا الْاِمَامِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط وَ اِمَامِ الْوَاصِلِیْنَ اِلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْمَ وَ عَلٰی ابْنَیْهِ الْکَرِیْمَیْنِ السَّعِیْدَیْنِ الشَّهِیْدَیْنِ ط اَلْقَمَرَیْنِ الْمُنِیْرَیْنِ النَّیِّرَیْنِ الزَّاهِرَیْنِ الْبَاهِرَیْنِ الطَّیِّبَیْنِ الظَّاهِرَیْنِ ط سَیِّدَیْنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِالْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللہِ الْحُسَیْنِ ط وَ عَلٰی اُمِّهِمَا سَیِّدَةِ النِّسَآءِ الْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ ط فِلْذَةِ کَبِدِ خَیْرِ الْاَنْبِیَآءِ صَلَوٰتُ اللہِ تَعَالٰی وَ سَلَامُہٗ عَلٰی اَبِیْهَا الْکَرِیْمِ ط وَ عَلَیْهَا وَ عَلٰی بَعْلِهَا وَ ابْنَیْهَا وَ عَلٰی عَمَّیْهِ الشَّرِیْفَیْنِ الْمُطَهَّرَیْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ ط سَیِّدَیْنَا اَبِیْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَ اَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ط وَ عَلٰی سَائِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ط وَ عَلَیْنَا مَعَهُمْ یَا اَهْلَ التَّقْوٰی وَ اَهْلِ الْمَغْفِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط وَ

بَارَكَ وَسَلَّمَ رَبَّنَا يَا مَوْلِينَا وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَ
اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلِينَا مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ
وَسَلَّمَ رَبَّنَا يَا مَوْلِينَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللهِ
رَحِمَكُمُ اللهُ ط اِنَّ اللهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ
اِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ ط يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۱ وَلَذِكْرُ اللهِ
تَعَالٰى اَعْلٰى وَ اَوْلٰى وَ اَجَلُّ وَ عَزُّ وَ اَتَمُّ وَ اَهَمُّ وَ
اَعْظَمُ وَ اَكْبَرُ ط

خطبہ اولیٰ کے شروع کرنے سے پہلے امام منبر پر کھڑا ہو کر ۵ مرتبہ آخر میں سات مرتبہ آہستہ اللہ اکبر کہے کہ یہی سنت ہے۔

مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور اگر داہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جانے اور امام سے قریب ہونا افضل ہے۔ مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگے۔ البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو منبر پر نہیں گیا اور آگے جگہ خالی ہے تو جا سکتا ہے اگر خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے پر ہی بیٹھ جائے۔ خطبہ سننے کے وقت دو زانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔

**مسئلہ:** بادشاہِ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے مثلاً مالکِ رقابِ الامم (امت کی گردنوں کا مالک کہنا) یہ محض جھوٹ و حرام ہے۔

**مسئلہ:** خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا درمیان خطبہ کے کلام کرنا مکروہ ہے۔ البتہ خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بری بات سے منع کیا تو اسے اس کی ممانعت نہیں۔

غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلافِ سنت متوارثہ ہے۔ یونہی خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہئیں۔ اگرچہ عربی ہی کے ہوں ہاں دو ایک شعر عربی پند و نصیحت کے اگر پڑھ دیئے تو حرج نہیں۔

## فضائلِ روزِ جمعہ

۱- حدیثِ مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے۔ اس میں نبی آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اس دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن میں جنت سے اُترنے کا انہیں حکم ہوا اور قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی۔

۲- حدیث ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و بیہقی اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے افضل دِنوں سے جمعہ کا دن ہے۔

۳- جمعہ کے دن سیدنا نبی آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن میں انتقال فرمایا اور اسی میں نفخہ ہے (دوسری بار صُور کا پھونکا جانا) اور اسی میں صعقہ ہے (پہلی بار صور کا پھونکا جانا) اس دن میں مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے کہ تمہارا درود مبارک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ اس وقت حضور علیہ السلام پر ہمارا درود شریف کیونکر پیش کیا جائے گا جب حضور انتقال فرما چکے ہوں گے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کر دیا ہے اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے۔ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر درود شریف پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کی اور انتقال کے بعد؟

فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔ اللہ کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے۔

۴- حدیثِ احمد و ترمذی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرے گا اللہ تعالیٰ اس کو فتنۂ قبر سے بچائے گا۔

۵- ترمذی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ انہوں نے یہ آیتِ کریمہ پڑھی:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

ترجمہ: ''آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو پسند فرمایا۔''

ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا۔ اس نے کہا: ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت دو عیدوں کے درمیان اتری جمعہ اور عرفہ کے دن۔ ہمیں اس دن کو عید منانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ عزوجل نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ اور عرفہ۔ یہ دونوں مسلمانوں کے عید کے دن ہیں اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذوالحجہ۔

## فضائلِ نمازِ جمعہ

۱- حدیث مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ رضی اللہ عنہ سے راوی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس نے اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعہ کو آیا اور خطبہ سنا اور چپ رہا

اس کے لیے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے
جمعہ کے درمیان میں اور تین دن اور۔ اور جس نے کنکری چھوئی اس کا خطبہ
سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے مثلاً کنکری پڑی ہو اسے ہٹا دے۔

۲۔ ابن حبان اپنی صحیح میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے راوی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں
کہ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتی لکھ دے گا۔
(۱) جو مریض کو پوچھنے جائے۔ (۲) اور جنازے میں حاضر ہو۔
(۳) اور روزہ رکھے (۴) اور جمعہ کو جائے (۵) اور غلام آزاد کرے۔

## جمعہ چھوڑنے والوں پر وعیدیں

۱۔ حدیثِ مسلم ابو ہریرہ و ابن عمر سے اور نسائی و ابن ماجہ ابن عباس و ابن عمر
رضی اللہ عنہم سے راوی حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے
باز آجائیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر غافلین میں سے
ہو جائیں گے۔

۲۔ حدیث: فرماتے ہیں جو تین جمعہ سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ
اس کے دل پر مہر کرے گا۔ اس کو ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و
دارمی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابو الجعد ضمری سے اور امام مالک نے
صفوان بن سلیم سے اور امام احمد نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

۳۔ صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے قصد کیا
کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے
ان کے گھروں کو جلا دوں۔

## جُمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان

۱- صحیح بخاری میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ہو سکے طہارت کرے اور تیل لگائے اور گھر میں خوشبو ہو لگائے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے مثلاً دو شخص بیٹھے ہوں انہیں علیحدہ علیحدہ کر کے درمیان میں نہ بیٹھے۔

۲- حدیث ابن ماجہ بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے لیے عید بنایا تو جو جمعہ کو آئے وہ نہائے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے۔

۳- طبرانی کبیر میں بروایتِ ثقات ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں کہ جو جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ دیتا ہے۔

## جمعہ کو اول جانے والوں کا ثواب اور گردنوں کو پھلانگنے والوں کی ممانعت

۱- حدیث بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و مالک و نسائی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی حضور رحمۃ للعلمین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے خواہ غسل فرض ہو یا غیر فرض پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا گویا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا اس نے انڈا خرچ کیا پھر جب امام خطبہ کو نکلا ملائکہ ذکر سننے کو حاضر ہوتے ہیں۔

۲- احمد، ابوداؤد ونسائی عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ فرمارہے تھے۔ فرمایا: بیٹھ جا تونے تکلیف پہنچائی۔ (بہارِ شریعت حصہ چہارم)

## روزہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط (پارہ:۲، سورۂ بقرۃ، آیت:۱۸۳)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے کہ فرض ہوئے تھے اگلوں پر تم سے پہلے ہوئے تاکہ تم گناہوں سے بچو گنتی کے دنوں کا۔''

### فضائلِ رمضان مبارک

حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی رمضان مبارک میں مجلس وعظ میں حاضر ہو اس کے ہر قدم پر برس دن کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور قیامت کے دن وہ شخص میرے ساتھ سایہ عرش کے نیچے ہوگا اور جو شخص رمضان میں نماز باجماعت پڑھے گا اس کو ایک رکعت کے بدلہ جنت میں ایک نورانی شہر عطا ہوگا اور جو شخص رمضان میں والدین کے ساتھ حتی المقدور احسان وسلوک کرے گا اور ان کی رضامندی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو منظورِ رحمت فرمائے گا۔ اور میں اس کا کفیل ہوں گا اور جو کوئی عورت اپنے خاوند کو رمضان میں خوش رکھنے کی کوشش کرے اس کو حضرت مریم اور

آسیہ علیٰ نبینا و علیہما التسلیمات کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا اور جو شخص رمضان میں کسی مسلمان کی ایک حاجت پوری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک لاکھ حاجتیں پوری فرمائے گا اور جو شخص محتاج عزیز رشتہ داروں کو رمضان میں اللہ واسطے دے اس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ایک لاکھ گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور ایک لاکھ درجے جنت میں بلند کر دیئے جائیں گے لہٰذا ہر کلمہ گو پر لازم ہے کہ وہ رمضان المبارک کی عزت و تعظیم کو ملحوظ رکھیں اور نماز پنج وقتہ، روزہ، حج، زکوٰۃ کے پابند بن جائیں اور حکم الٰہی کے صحیح عامل بن جائیں اور نواہی سے بچیں اور رمضان المبارک میں دن کو اپنے تنور و ہوٹل وار حقہ نوشی کو بند رکھیں اور جس مسلمان پر روزہ فرض ہو اسے اپنے سامنے کھانے پینے نہ دیں بلکہ اسے رمضان المبارک کی حرمت و عزت یاد دلائیں اور نصیحت کریں۔ بدنصیب ہیں وہ مسلمان جو اس مبارک مہینے کی برکتوں اور رحمتوں سے محروم رہتے ہیں اور رمضان المبارک گزرنے سے پہلے اپنے گناہ نہ بخشوالیں۔

سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ۔

ترجمہ: "اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف دوڑو۔"

## روزہ کے متعلق مختصر مسائل

**مسئلہ:** بھول کر کھانے یا پینے یا جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر کسی نے یاد دلایا پھر کھایا یا پیا یا جماع کیا تو اب روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضا لازم ہو گی کفارہ نہیں۔

**مسئلہ:** مکھی یا دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ آٹے کا غبار ہو یا خاک ہو اسے اڑ کر حلق میں پہنچے اگرچہ اسے روزہ دار ہونا یاد تھا۔

**مسئلہ:** اگر قصداً دھواں پہنچایا تو فاسد ہو گیا جب کہ روزہ دار ہونا یاد ہو خواہ وہ کسی چیز کا دھواں ہو اور کسی طرح پہنچایا ہو یہاں تک کہ اگر پتی اور خوشبو سلگتی تھی اور منہ اس کے

قریب کرکے دھوئیں کو ناک سے کھینچا تو روزہ جاتا رہا۔

**مسئلہ:** اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

**مسئلہ:** اگر روزہ یاد ہو اور حقہ پینے والا حقہ پیئے گا تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔

**مسئلہ:** اسی طرح سگار، سگرٹ، چرٹ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

**مسئلہ:** بھری سنگی لگوائی یا تیل یا سرمہ لگایا یا پھول یا عطر سونگھا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہو جب تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

**مسئلہ:** جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ سارا دن جنب رہا، روزہ نہ گیا۔ مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ و حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنب جس گھر میں ہوتا ہے اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

**مسئلہ:** منہ میں رنگین ڈورا رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر نگل گیا روزہ جاتا رہا۔

**مسئلہ:** مسافر نے اقامت کی، حیض و نفاس والی پاک ہو گئی۔ مجنون کو ہوش آ گیا۔ مریض تھا تندرست ہو گیا جس کا روزہ تھا جاتا رہا۔ اگرچہ جبراً کسی نے توڑا دیا یا غلطی سے پانی وغیرہ یا کوئی شے حلق میں چلی گئی۔ کافر تھا مسلمان ہو گیا، نابالغ تھا بالغ ہو گیا۔ ان سب صورتوں میں جو کچھ دن باقی رہ گیا ہے اسے تعظیماً روزہ کی طرح گزارنا واجب ہے۔

**مسئلہ:** نابالغ جو بالغ ہوا کافر مسلمان ہوا ان پر اس دن کی قضا نہیں باقی سب پر قضا واجب ہے۔

**مسئلہ:** کان میں تیل ٹپکایا یا پیٹ یا دماغ کی جھلی تک زخم تھا اس میں دوائی لگائی اور دماغ تک پہنچ گئی یا حقنہ لیا یا ناک سے دوا چڑھائی یا پتھر یا کنکر یا روئی یا کاغذ یا گھاس وغیرہ ایسی چیز کھائی جس سے لوگ گھن کرتے ہیں یا رمضان میں بلا نیت روزہ کی طرح رہا یا صبح کو نیت نہ تھی مگر ضحوہ کبریٰ سے پہلے نیت کی اور بعد نیت کھا لیا یا روزہ کی

نیت تھی مگر روزہ رمضان کی نیت نہ تھی یا اس کے حلق میں مینہ (بارش) کی بوند یا یا
اَولا چلا گیا یا بہت آنسو یا پسینہ نگل گیا یا یہ گمان کر کے کہ رات ہے سحری کھالی یا رات
ہونے میں شک تھا حالانکہ صبح ہو چکی تھی یا یہ گمان کر کے آفتاب ڈوب گیا ہے افطار کر لیا
حالانکہ ڈوبا نہ تھا ان صورتوں میں صرف روزہ کی قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ ٹیکہ لگانے
سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر روزہ کی حالت میں نہ چاہیے فاسد ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر جوف و
دماغ یا معدہ میں ٹیکہ لگانے سے دوا یا غذا پہنچے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ منہ میں نسوار
مَلنے سے اور پان چبانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا کیونکہ اس کے باریک اجزا حلق میں
پہنچتے ہیں۔

## سحر میں دیر اور افطار میں جلدی کرنا سنت و موجبِ برکت ہے

مگر نہ اتنی کہ شک ہو جائے۔ صبح کو رات کا ساتواں حصہ سمجھنا قطعاً غلط ہے۔ عام
جنتریوں میں صبح سے پہلے اِنتہائے سحری لکھ دیتے ہیں۔ یہ خلافِ سنت ہے۔ اوقاتِ
نماز و روزہ میں جنتریاں غلط چھپتی ہیں، ان پر اعتماد کرنا ناجائز ہے۔ ریل و تار کی گھڑیاں
بھی غلط ہو جاتی ہیں۔

ایسے وقت پر کلّی اس طرح کریں کہ ہر پرزہ پر پانی بہ جائے اور ناک میں
ایسا کہ جہاں تک نرم بانسا ہے چڑھ جائے وضو میں سنّتِ مؤکدہ ہے کہ ترکِ عادت سے
گناہی ہوگا مگر یہ غسل میں فرض ہیں کہ یہ نہ ہوں تو غسل ہی نہ ہو اور نماز باطل رہے۔ لہٰذا
روزہ دار کو بھی اس سے چارہ نہیں۔ مگر روزہ دار انہیں باحتیاط بجالائے کہ منہ کا ہر پرزہ
اور ناک کا پورا نرم بانسا دھل جائے اور پانی نہ حلق میں اترے، نہ دماغ میں چڑھے۔
ہاں غرغرہ اور ساری ناک میں پانی چڑھانا غیر روزہ میں سنت ہے روزہ میں نہیں۔ کلّی

کرنے سے حلق میں قطرہ اتر جائے یا کسی سبب سے رمضان کا روزہ نہ رہے تو دن بھر روزہ دار کی طرح رہنا واجب ہے۔ ہاں حیض و نفاس سے روزہ نہ رکھنے والی چھُپ کر کھائے لیکن روزہ میں حیض و نفاس آجائے تو اس دن بھی نہ کھائے نہ پیئے۔ روزہ کی حقیقت دل، کان، آنکھ، ہاتھ، زبان سب کا روزہ ہے۔ نہ کہ منہ بندھا رہے اور اعضاء گناہوں میں مشغول، حقہ کا دم لگانا کہ حواس میں فرق آجائے حرام ہے اور رمضانُ المبارک میں اَور سخت حرام ہے لہٰذا مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔ تاش، ڈَرا، سِٹا، شطرنج، چوسر وغیرہ لہو ولعب حرام ہیں اور روزہ میں سخت حرام ہیں۔

## نماز تراویح اور اس کے متعلق مختصر مسائل

بقولِ مفتیٰ بہ تراویح ۲۰ رکعت باجماعت سنت مؤکدہ ہے۔ مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں بسندِ صحیح مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں صحابہ کرام تیئیس رکعت کے ساتھ قیام کرتے تھے۔ بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر، لہٰذا ان سے زائد رکعت جماعت کے ساتھ اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے۔

**مسئلہ:** عالمگیری میں خلاصہ سے منقول ہے کہ نماز عشاء کے بعد سے صبح صادق تک وتروں سے قبل اور وتروں کے بعد بھی پڑھنا مکروہ ہے۔

**مسئلہ:** اگر عشاء کی نماز دھوکے سے بے وضو یا ناپاک کپڑوں سے پڑھ لی اور تراویح و وتر باوضو اَور پاک کپڑوں سے پڑھی پھر معلوم ہوا کہ عشا بے وضو پڑھی گئی تو بقولِ مختار عشاء کی نماز معہ سنن و تراویح و وتر دہرائی جائے گی۔

**مسئلہ:** ہر چار رکعت کے بعد بقدرِ چار رکعت بیٹھنا اور تسبیح و تہلیل یا درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ جامع الرموز میں تین مرتبہ اس تسبیح کا پڑھنا مستحب لکھا ہے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ، سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ

وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

(غنیہ، ردّ المحتار وغیرہ)

**مسئلہ:** اگر وتروں اور تراویح کے درمیان لوگوں کو بیٹھنا ناگوارہ ہو تو نہ بیٹھیں۔

**مسئلہ:** تراویح پڑھنا مرد وعورت دونوں کو سنت مؤکدہ ہے۔

**مسئلہ:** تراویح کی جماعت مردوں پر سنت مؤکدہ ہے۔

**مسئلہ:** اگر تراویح جماعت کے ساتھ گھر میں پڑھی جائیں تو جماعت کا ثواب مل جائے گا مگر مسجد کے ثواب سے محروم رہے گا۔

**مسئلہ:** اگر اپنی مسجد میں ختمِ قرآنِ مجید باجماعتِ تراویح نہ ہو تو دوسری جگہ امام خوش الحان صحیح مخرج کے ساتھ پڑھنے والا خوش عقیدہ متبع سنت ہو اور ان وجوہ سے مسجد محلہ چھوڑ کر دوسری جگہ جائے جائز ہے۔

**مسئلہ:** اور اگر امامِ محلہ بدعقیدہ یا ڈاڑھی کٹا ہو تو دوسری مسجد میں جانا ضروری ہے۔

**مسئلہ:** ایک امام کو دو مسجدوں میں پوری پوری تراویح پڑھانا جائز نہیں۔

**مسئلہ:** ایک امام کے پیچھے پوری تراویح پڑھنا افضل ہے۔

**مسئلہ:** اگر جماعتِ فرض میں کسی کو شرکت میسر نہ ہو اور تنہا فرض پڑھے تو اس کو تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

## مسلمانوں پر سخت افسوس ہے

کہ بعض مساجد میں نمازِ تراویح کے لیے نابالغ لڑکوں کو امام بنایا جاتا ہے جو باوجود نابالغ ہونے کے مسائلِ صلوٰۃ سے بھی بے خبر اور ناآشنا ہوتے ہیں۔ نمازِ تراویح سنت مؤکدہ ہے اور نابالغ کی نماز خالص نفل ہے لہٰذا بقولِ مفتیٰ بہٖ نابالغ کے پیچھے سنن مؤکدہ ادا نہیں ہوتیں اور بعض مسجدوں میں ریش بُریدہ امام مقرر کیے جاتے ہیں ڈاڑھی منڈانے والے اور ایک مٹھی سے کم ڈاڑھی رکھنے والے فاسق ہیں اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمہ ہے ایسوں کو امام بنانا گناہ ہے اور نماز ان کے پیچھے مکروہ تحریمہ ہوتی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

**مسئلہ:** سونے کی انگوٹھی پہننا مرد کو حرام ہے اور اس کے ساتھ نماز مکروہ ہوگی۔ خالص ریشمی لنگی قمیص اور رتہ بند وغیرہ بھی مرد کو حرام ہے اور اس کے ساتھ بھی نماز مروہ ہے۔

**مسئلہ:** وہ بدعتی جس کی بدعت حدِ کفر تک پہنچ چکی ہو اس کو امام بنانا مطلقاً ناجائز ہے۔ سیاہ خضاب لگانا یا زری کا مغرق کلاہ پہننا بھی حرام ہے ان کے ساتھ نماز مکروہ تحریمہ ہوگی۔ (کتب فقہ)

## مسلمانوں عمر کی قدر کرو

ہر کہ وقتِ صبح دم در یادِ حق بیدار نیست
خفتہ باشد ہمچو حیواں عمر ضائع میکند

---

اٹھ جاگ مسافر بھور بھی اب رین کہاں جو سووت ہے
جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے سو کھووت ہے

کرنا ہے اج کر لے جو اج کرنا ہے اب کر لے
جب چڑیوں نے چگ کھیت لیا پچھتاون پھر کیا ہووت ہے

---

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

## احکامِ اعتکاف

بیس رمضان المبارک کی عصر سے عید کا چاند دیکھنے تک اعتکاف کرنا مسلمانوں پر سنتِ مؤکدہ فرضِ کفایہ ہے۔ تمام شہر کے مسلمانوں سے یا تمام محلہ کے مسلمانوں سے ایک شخص بھی اعتکاف کرے گا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے۔ اگرچہ ثواب سے محروم رہیں گے لیکن ترکِ سنت کا الزام کسی پر نہ رہے گا۔

**مسئلہ:** اعتکاف ایسی مسجد میں کرنا چاہیے جس میں پنج وقتہ نماز باجماعت ہوتی ہو۔

**مسئلہ:** بعد نیتِ اعتکاف حدِ مسجد سے باہر نکلنا بجز انسانی حاجتوں روا اور شرعی ضرورتوں کے حرام ہو جاتا ہے۔

**مسئلہ:** انسانی حاجتیں۔ پیشاب، پاخانہ اور نہانا ہے اگر نہانے کی حاجت ہو جائے اور استنجا کرنا اور وضو ہے۔

**مسئلہ:** اگر کوئی گھر سے کھانا لانے والا نہ ہو تو بحر الرائق اور مراقی اور طحاوی میں ہے کہ کھانے کے واسطے بعد مغرب گھر تک جانا بھی حوائج ضروریہ انسانیہ سے ہو جاتا ہے اور بہتر یہی ہے کہ کھانا گھر سے آئے اور مسجد میں کھائے۔

**مسئلہ:** اور حاجاتِ شرعی سے نمازِ جمعہ ہے لہٰذا نمازِ جمعہ کو تیار ہو کر ایسے وقت جائے کہ وہاں جا کر چار سنتیں پڑھ کر خطبہ سن لے اور نماز باجماعت پڑھ لے اور بعد چاہے تو

پوری ظہر پڑھے اور بلا ضروریاتِ مذکورہ معتکف کو مسجد سے باہر نکلنا اگرچہ صاحبین کے نزدیک مکروہ ہے مگر جب تک آدھے دن سے زیادہ مسجد سے باہر نہ رہے گا۔ اعتکاف نہ لوٹے گا۔

## اعتکاف میں معتکف کو

مسجد میں کھانا، پینا، سونا، دین کی کتابوں کا پڑھنا، پڑھانا، مسائلِ دین کا بیان کرنا، بزرگانِ دین وانبیائے کرام کے حالات بیان کرنا، اگر ضرورت پڑے بغیر لاتے مال کے مسجد میں زبانی خرید وفروخت جائز ہے۔ ورنہ نہیں۔

# احکامِ صدقۂ فطر

ہر چہ داری صرف کن در راہِ اُو
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا

## صدقۂ فطر کس پر واجب ہے

صدقہ فطر ہر مسلمان آزاد صاحبِ نصاب (جس کی نصاب حالت اصلیہ سے فارغ ہو) پر واجب ہے۔ اپنے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے فی کس ۲ سیر ۳ چھٹانک ۶ ماشہ گندم۔ یہ ہی احسن ہے۔ اس میں عاقل بالغ اور مال ہونے کی کوئی شرط نہیں۔ لہٰذا نابالغ یا مجنون اگر مالکِ نصاب ہیں تو ان پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے ان کا ولی ان کے مال سے ادا کرے۔ اگر ولی نے ادا نہ کیا اور نابالغ بالغ ہو گیا یا مجنون کا جنون جاتا رہا تو اب یہ خود ادا کریں اور اگر یہ خود مالکِ نصاب نہ تھے اور ولی ادا کیا تو بالغ ہونے یا ہوش آنے پر ان کے ذمہ ادا کرنا واجب ہے۔

**مسئلہ**: باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ دینا واجب ہے۔

**مسئلہ**: صدقہ فطر واجب ہونے کے لیے روزہ رکھنا شرط نہیں۔ اگر کسی نے عذرِ سفر یا مرض وغیرہ کی وجہ سے یامعاذ اللہ بلاعذر روزہ نہ رکھا جب بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ یہ جو جہلا میں مشہور ہے کہ جو روزہ رکھے وہ صدقۂ فطر ادا کرے اور جو نہ رکھے اسے صدقہ فطر ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

## صدقۂ فطر کی مقدار

**مسئلہ**: گیہوں یا اس کا آٹا، ستو نصف صاع اور کھجور یا منقّٰی یا جو یا ستو ایک صاع۔

**مسئلہ**: اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن ۳۵۱ روپے بھر ہے اور نصف صاع ایک سو ساڑھے پچھتر روپیہ بھر۔ سوا دو سیر۔

## صدقۂ فطر کس کو دیا جائے اور کس کو نہ دیا جائے

صدقۂ فطر کے مصارف چھ ہیں: فقیر، مسکین، رقاب، غلام، فی سبیل اللہ، ابن السبیل۔

**مسئلہ**: اپنی اصل ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہم جن کی اولاد یہ ہیں اور اپنی اولاد بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہم کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ اسی طرح زکوٰۃ، نذر و کفارہ نہیں دے سکتے رہا صدقۂ نافلہ وہ دے سکتے ہیں۔

**مسئلہ**: بہو، داماد، سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا وجہ کی اولاد یا شوہر کی اولاد کو دیا جا سکتا ہے۔

**مسئلہ**: عید کے دن صبح صادق کے طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے کہ جو شخص صبح ہونے سے پہلے ہی مر گیا یا غنی تھا فقیر ہو گیا یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو واجب نہ ہوا اور اگر صبح طلوع ہونے کے

بعد مرا یا صبح طلوع ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو واجب ہے۔ (عالمگیری)

## لیلۃُ القدر

حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر آخر عشرہ رمضان میں تلاش کرو۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں بالغ ہوا ہوں ہر رمضان المبارک میں شب قدر پاتا ہوں میرا تجربہ ہے کہ اگر یکم تاریخ رمضان کی اتوار یا بدھ ہو تو شب قدر انتیسویں رات کو ہوتی ہے اور جب پیر کو پہلی ہوتی ہے تو اکیسویں شب کو شب قدر ہوتی ہے اور منگل یا جمعہ کو پہلی ہو تو ستائیسویں رات کو شب قدر ہوتی ہے۔ الغرض اس رات کی تلاش میں عشرۂ آخر کی دسویں رات تک شب بیداری کی جائے کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ عشرہ کی برکت سے ہر رات کی عبادت کا ثواب شب قدر کے برابر ہی عطا فرمائے۔

## رویتِ ہلال

شریعت میں رویت ہلال کا اعتبار ہے۔ جو واضح طور پر یا صحیح شرعی شہادت سے ثابت ہو۔ چاند اپنے اپنے محلہ میں دیکھنے کا انتظام کرنا چاہیے اور ہر چاند کی شہادت وثبوت شہر کے مقتدر عالم کے سامنے پیش کرنی چاہیے۔ چاند دیکھ کر خاموش ہو رہنا تمہید نہیں۔ رویت ہلال خط یا تار یا افواہِ بازار یا کہیں سے دو چار شخصوں کا آ کر یونہی کہہ دینا کہ وہاں چاند ہوا اصلاً معتبر نہیں۔ ریڈیو و ٹیلی فون کے ذریعہ جو خبر موصول ہو اس پر بھی عمل ناروا ہے۔ کیونکہ یہ شہادت نہیں۔ شہادت میں حاضر ہونا ضروری ہے

## شوال کے روزے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھ لیے تو اس کو پورے روزوں کا ثواب ملے گا۔ ان روزوں کو متفرق رکھنا افضل ہے اگر متواتر چھ دن رکھ لیے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

روزہ رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں:

صَوْمَ الْغَدِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَوَيْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتَ وَمَآ اَخَّرْتُ۔

ترجمہ: "میں صبح صادق کے وقت روزہ ماہِ رمضان مبارک کے مہینہ کی نیت کرتا ہوں تو یااللہ مجھے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما۔"

روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

ترجمہ: "یااللہ! میں نے تیری خاطر روزہ رکھا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر توکل کیا اور میں تیرے رزق کے ساتھ چھوڑتا ہوں۔"

## عیدین کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

(پارہ:۱،سورۃ بقرہ،آیت:۱۸۵)

ترجمہ: "روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو کہ اس نے تمہیں

ہدایت فرمائی۔"

اور فرماتا ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ (پارہ:۳۰،سورۂ کوثر،آیت:۲)

ترجمہ: "اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔"

## نمازِ عید

ہر مسلمان مرد عاقل، بالغ، مکلف، تندرست، مقیم پر چھ تکبیروں کے ساتھ واجب ہے۔

## عید کے متعلق ہدایات

نمازِ عیدین کے لیے اذان و اقامت کی ضرورت نہیں جن شرطوں کے ساتھ نماز جمعہ فرض ہو جاتی ہے انہیں کے ساتھ نماز عیدین واجب ہو جاتی ہے۔ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے فرض ہے اور عیدین کا خطبہ بعد نماز کے سنت۔ عید کے دن صبح اٹھ کر اول غسل کرے۔ مسواک کرے۔ عمدہ کپڑے پہنے۔ نئے ہوں یا دُھلے ہوئے۔ خوشبو لگائے اور کوئی میٹھی چیز کھائے، کھجور افضل ہے۔

## صدقۂ فطر ادا کرنے کے بعد

نماز کے لیے جائے اور آہستہ آہستہ یہ تکبیریں پڑھتا جائے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرْ اَللّٰهُ اَكْبَرْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

عید گاہ کو ایک راستے سے آئے اور دوسرے راستے سے واپس جائے یہ سب مستحب ہیں۔

## نیت نمازِ عید

نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نمازِ عید الفطر واجب کی. ساتھ چھ تکبیروں کے. اس امام کے پیچھے. منہ طرف کعبہ شریف کے. اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

اس کے بعد زیرِ ناف ہاتھ باندھے اور یہ قاعدۂ شرعی یاد رکھیں کہ جس تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا جائے دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ پھر اول نیت کر کے تکبیر کے ساتھ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر سب ہاتھ باندھ لیں اور پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ۔ امام کے ساتھ بغیر اعوذ اور بسم اللہ کے پڑھ کر امام کے ساتھ دو تکبیروں میں رفع یدین کر کے ہاتھ چھوڑے رکھیں اور پھر امام کے ساتھ تیسری تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ کر چُپ کر کے کھڑے رہیں اور امام الحمد للہ اور کوئی سورت پڑھے۔ پھر دوسری تکبیر میں جب امام قرأت سے فارغ ہو کر تکبیر کہے تو تینوں تکبیروں میں ہاتھ کانوں تک لے جا کر چھوڑے رکھے اور ہاتھ چھوڑے ہوئے چوتھی تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے جائیں اور باقاعدہ نماز ختم کریں۔

## عید الاضحیٰ

عید اضحیٰ تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے مگر بعض امور میں فرق ہے ہندا اہل السنت پر واضح کرتا ہوں کہ بعد اختتام نماز سکون و اطمینان کے ساتھ خطبہ سنیں۔ جب خطبہ ختم ہو جائے تو جہاں پر اپنی حوائج ضروریہ کے لیے دعا مانگیں تو دعا کے ساتھ یہ الفاظ بھی شامل کر لیں۔

یا اللہ بطفیل سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام ہم کو بد مذہبوں سے محفوظ فرما کر اہل السنت والجماعت پر قائم رکھیں۔ آمین

ہر مسلمان آزاد مرد ہو یا عورت، مقیم شہر میں ہو یا گاؤں میں. مالک نصاب علاوہ مکان سکونت و اسبابِ خانہ داری وغیرہ سے ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے کا عید کے دن مالکِ نصاب پر حسب احکام شریعت غراء علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قربانی واجب ہے جس کا وقت شہر والوں کے لیے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ عید اضحیٰ کی نماز کے بعد سے اور گاؤں والوں کے لیے عید کے دن طلوع فجر کے بعد سے شروع ہو کر بارھویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک باقی رہتا ہے۔

## قربانی کا جانور

خوبصورت ہو، بلکہ بموجب احدیث موٹا تازہ کہ پل صراط پر سواری ہوگی۔ قربانی بھیڑ، بکری، گائے، بھینس، اونٹ سے جائز ہے۔ بھیڑ، دنبہ، بکری، بکرا ایک سال کا گائے بھینس دو سال کی، اونٹ پانچ سال سے کم نہ ہو۔ چکی والا چھ ماہ کا دنبہ جب کہ ساتویں ماہ میں شروع ہو اور دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو وہ بھی جائز ہے۔ گائے، بھینس، اونٹ میں ایک سے زیادہ سات تک شریک ہو سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ بوقتِ خریداری سب شریک موجود ہوں۔ جو جانور معیوب اندھا، کانا، لنگڑا کہ مذبح تک نہ پہنچ سکے یا چوتھا پاؤں زمین پر نہ رکھ سکے۔ کان و دُم نہ رکھتا ہو، دیوانہ، چارہ نہ کھائے، خارش والا کہ دبلا ہو، خنثیٰ محض، لاغر، پستان کٹے ہوئے جو نجاست کے سوا اور کچھ نہ کھاتا ہو کوئی عضو کان، دم وغیرہ تیسرے حصہ سے زیادہ کٹا ہوا ہو۔ اس کی قربانی ناجائز ہے ولیکن خصی کی قربانی جائز بلکہ اَولیٰ ہے۔ جس شخص پر قربانی واجب ہو اس کے لیے مستحب ہے کہ عشرہ ذی الحجہ میں ناخن بال نہ ترشوائے بلکہ ۲۹، ۳۰ ذی قعد تک حجامت سے فارغ ہو جائے اور بعد تشریق نماز عید قربانی کر کے حجامت بنوائے۔ مستحب ہے کہ نویں تاریخ

کی صبح سے لے کر تیرھویں تاریخ کی نماز عصر تک بعد نمازِ جماعت پنجگانہ تین بار تکبیر بلند آواز سے کہی جائیں۔ تکبیریں یہ ہیں:

اَللّٰهُ اَکْبَرْ اَللّٰهُ اَکْبَرْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرْ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

## عیداضحیٰ کے دن مستحب ہے

کہ کھانا کھا کر نہ جائیں بلکہ فارغ ہو کر قربانی سے کھانا شروع کریں۔ غسل کر کے کپڑے نئے اگر نہ ہوں تو پاک ستھرے پہنیں۔ خوشبو لگائیں اور تکبیریں باآواز بلند کہتے ہوئے عید گاہ کو جائیں اور نماز سے فارغ ہو کر کہتے ہوئے آئیں مگر بہتر ہے کہ راستہ بدل کر آئیں۔ مستحب یہ ہے کہ ذبح کو جانتا ہو تو خود کرے، عورت ہو یا مرد۔ ورنہ دوسرے سے کروائیں۔ اور چھری وغیرہ جس سے ذبح کرنا چاہتے ہیں پہلے خوب تیز کریں مگر جانور کے رُوبرو نہ کریں اور جانور کو رُو بہ قبلہ کر کے کھوٹے پر ایک پیر رکھیں اور گھنڈی سر کی طرف رکھ کر نیچے سے ذبح کریں۔ اس وقت دِل سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی حصولِ رضا کے لیے یہ قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کہے:

اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَاِلَيْكَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ فلان بن فلان۔

اگر خود ذبح کر رہے ہوں تو اپنا اور اپنے باپ کا نام لیں اور دوسرے کی کرتے ہیں تو اس کا نام اور اس کے باپ کا لیں۔

كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ

مُصطفٰی عَلَیہِمَا الصَّلوٰۃ وَالسَّلَامُ۔

اس کے پڑھنے کے ساتھ ہی چھری حلق پر پھیر دیں کہ ہر چہار رگیں حلقوم (سانس لینے کی رگ) مری (پانی، دانہ کھانے کی رگ) ودجان (خون کے آنے جانے کی رگیں) سب ان کا اکثر حصہ کٹ کر دَم مسفوح کہ خون حرام بہہ جائے۔ ٹھنڈا ہونے پر کھال اتاریں اور گوشت ایک تہائی فقراء کو، ایک تہائی قریبی رشتہ داروں کو، اور ایک تہائی اپنے لیے رکھ لیں۔ قربانی سے کوئی حصہ قصاب یا کسی مزدور کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ قربانی کی کھال سے مصرف ڈول، مشک، چھلنی وغیرہ میں لا سکتے ہیں اور مساکین وغربا پر صرف کر سکتے ہیں۔

## نمازِ استسقا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۝۱۱ وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝۱۲

(پارہ:۲۹، سورۂ نوح، آیت:۱۲)

ترجمہ: "اپنے رب سے بخشش مانگو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ موسلا دھار پانی تم پر بھیجے گا اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغ دے گا اور تمہیں نہریں دے گا۔"

### استسقا پانی طلب کرنے کو کہتے ہیں

استسقا دعا واستغفار کا نام ہے۔ استسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے یا تنہا تنہا

دونوں طرح اختیار ہے (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ:** استسقا کے لیے پرانے یا پیوند لگے ہوئے کپڑے پہن کر تواضع اور خشوع و خضوع کے ساتھ برہنہ پیدل جائیں اور پابرہنہ ہوں تو بہتر۔ اور جانے سے پہلے خیرات کریں۔ کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے ہیں رحمت کے لیے اور کافر پر لعنت برستی ہے۔ تین دن پہلے روزہ رکھیں۔ پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور زبانی توبہ کافی نہیں دل سے توبہ کریں اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کرے یا معاف کرائے کمزوروں۔ بوڑھوں۔ بوڑھیوں بچوں کے توسل سے دعا کرے اور سب آمین کہیں۔ امام دو رکعت جماعت بلند قراءت کے ساتھ پڑھائے۔ پہلی رکعت میں سورۂ سَبِّحِ اسْمَ دوسری میں سورۂ غَاشِیَة پڑھے۔ پھر امام اپنی چادر کو پلٹائے۔ دائیں سے بائیں۔ بائیں سے دائیں۔ نیچے سے اوپر۔ اوپر سے نیچے۔ سب لوگ استغفار و دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ مینہ برسائے۔ پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ مُمْرِعَ النَّبَاتِ اَللّٰهُمَّ اَسْقِ عِبَادَكَ وَ بِهَآئِمَكَ وَ اَنْزِلْ رَحْمَتَكَ وَ اَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَةَ

ترجمہ: "یااللہ! دے ہم کو مینہ فریاد پہنچنے والا۔ سیراب کرنے والا۔ خوشگوار۔ نفع دینے والا نقصان نہ دینے والا۔ جلد آنے والا دیر نہ کرنے والا۔ فراخ کرنے والا۔ انگوری کا یااللہ پانی دے اپنے بندوں کو اور اپنے چار پایوں کو اور اپنی رحمت نازل فرما اور زندہ کر اپنے مردہ شہر کو۔"

# نمازِ کُسوف کا بیان

## کُسوف سورج گہن کو کہتے ہیں

سُورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائطِ جمعہ اس کے لیے شرط ہیں۔ وہی شخص اس کی جماعت قائم کرسکتا ہے جو جمعہ کر سکتا ہے وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں گھر میں یا مسجد میں۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ**: اگر لوگ جمع نہ ہوں تو ان لفظوں سے پکاریں: اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (تین مرتبہ) اعلان کریں۔ (درمختار)

**مسئلہ**: امام دو رکعت جماعت بلا اذان و اقامت اور خطبہ کے پڑھائے قرأت بلند نہ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں اگر یاد ہو تو سورۂ بقرہ اور دوسری میں سورۂ آلِ عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دُعا میں مشغول رہیں۔ یہاں تک کہ پُورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دعا میں طُول خواہ امام قبلہ رُو دعا کرے یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر یہ اور بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں اگر دعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے۔ دُعا کے لیے منبر پر نہ جائے۔ (درمختار وغیرہ)

# نمازِ خُسوف کا بیان

نمازِ خُسوف چاند گہن کو کہتے ہیں۔ اس کی دو رکعت ہیں اس کو بلا جماعت علیحدہ علیحدہ پڑھیں امام موجود ہو یا نہ۔

**مسئلہ:** تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو۔ یا لگاتار کثرت سے مینہ برسے۔ یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے ان سب کے لیے دو رکعت نماز مستحب ہے۔ (عالمگیری، درّمختار وغیرہ)

ایسے وقتوں میں علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ کر رفعِ تکلیف کے لیے دعا میں مشغول ہونا سنت ہے یہاں تک کہ چاند روشن ہو جائے۔

**مسئلہ:** اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں مروی فرماتی ہیں۔ جب تیز ہوا چلتی تو حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَ مَا فِیْھَا وَ خَیْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِہٖ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا وَ شَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِہٖ

## نمازِ خوف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ (پارہ ۲، سورۂ بقرۃ، رکوع ۱۵)

ترجمہ: "اگر تمہیں (دشمن کا) خوف ہو تو پیدل یا سواری پر نماز پڑھو۔"

### نمازِ خوف پڑھنے کا طریقہ

ایسے وقت میں امام جماعت کے دو حصے کرے ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کھڑا کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ جب امام اس گروہ کے ساتھ

ایک رکعت پڑھ چکے تو پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو لوگ دشمن کے مقابل تھے وہ چلے آئیں۔ اب ان لوگوں کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے پھر التحیات پڑھے اور سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہو جائے مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں یا یہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں۔ اور وہ لوگ آجائیں اور ایک رکعت بغیر قراءت پڑھ کر التحیات سے عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ تک درود اور دعا یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک پڑھ کر سلام پھیریں۔

## یہ طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے

جیسے فجر و عید و جمعہ یا سفر کی وجہ سے چار کی دو ہوگئیں اور اگر چار رکعت والی نماز ہو تو امام ہر گروہ کے ساتھ دو دو رکعت پڑھے اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھے اور اگر پہلے کے ساتھ ایک پڑھی اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ:** یہ سب احکام اس صورت میں ہیں جب امام و مقتدی سب مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر اور اگر امام مسافر ہو اور امام مقیم تو امام ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ کر سلام پھیر دے۔ پھر پہلا گروہ آئے اور تین رکعتیں بغیر قرأت پڑھے۔ پھر دوسرا گروہ آئے اور تین رکعت پڑھے پہلی میں فاتحہ و سورۃ پڑھے اور اگر امام مسافر ہے اور مقتدی بعض مقیم ہیں بعض مسافر تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کرے اور مسافر مسافر کے طریقہ پر۔

(عالمگیری وغیرہ کتب فقہ)

قَدْ خَتَمَتْ نُوْرِ شَرِیْعَتِ بِحَمْدِ اللهِ تَعَالٰی وَلَهُ الْحَمْدُ

اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّ بَاطِنًا وَّ ظَاهِرًا وَّالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى
مَنْ اَرْسَلَهٗ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ دَاعِيًا اِلَى
اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا○ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

فقیر ابو المحامد حافظ نور محمد
شیخوفوری کریالوی
باغانوالہ نمبر ۱۹، غفر اللہ لہ ولوالدیہ
۱۱ ماہِ مبارک رجب الخیر ۱۳۷۰ھ

ستا ہوٹل داتا دربار مارکیٹ لاہور

0300-7259263,0315-4959263